ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محبت نامے

ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی

ادبی دائرہ، اعظم گڑھ

© مرتب

- نام کتاب : محبت نامے
- مرتب : ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی
- صفحات : ۳۰۳
- طبع اول : اپریل ۲۰۱۷ء
- ناشر : ادبی دائرہ، اعظم گڑھ
- کمپوزنگ : عفت جہاں
- طباعت : اصیلہ پریس، دہلی
- قیمت : **Rs:300/-**
- رابطہ : 9838573645
- ای میل : azmi408@gmail.com

ملنے کے پتے

- ادبی دائرہ، ۶۴۱۔ غلامی کا پورہ عقب آواس وکاس کالونی اعظم گڑھ، ۲۷۶۰۰۱
- دارالمصنفین شبلی اکیڈمی، شبلی روڈ، اعظم گڑھ، یوپی، پن ۲۷۶۰۰۱

انتساب

برادر عزیز

ڈاکٹر جمشید احمد ندوی

اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ عربی ممبئی یونیورسٹی

کے نام

خدا وہ وقت نہ لائے کہ سوگوار ہو تو

مکتوب نگار

نمبر شمار		صفحہ
۱	ڈاکٹر آدم شیخ	۱۳
۲	ڈاکٹر آذرمیدخت صفوی	۱۷
۳	ڈاکٹر ابرار اعظمی	۱۸
۴	پروفیسر ابوالکلام قاسمی	۲۳
۵	اختر راہی	۲۴
٦	ڈاکٹر ارشاد احمد	۲٦
۷	مولانا اسیر ادروی	۲۷
۸	پروفیسر اشتیاق احمد ظلی	۳۴
۹	ڈاکٹر اشفاق احمد اعظمی	۳۵
۱۰	پروفیسر اصغر عباس	۳٦
۱۱	ڈاکٹر اکبر رحمانی	۳۷
۱۲	ڈاکٹر امتیاز ندیم	۴۱
۱۳	انور حسین اکبرپوری	۴۲
۱۴	ڈاکٹر ایم نسیم اعظمی	۴۳
۱۵	تحسین اشرف	۷۱

دیباچہ

یہ کتاب ہند و پاک کے چند اہل علم اور ارباب دین و دانش کے ان خطوط کا مجموعہ ہے جو انہوں نے گذشتہ تیس برس کے دوران میرے نام لکھے اور جن سے میں نے استفادہ کیا۔ان خطوط میں متعدد علمی و ادبی موضوعات بھی زیر بحث آئے ہیں اس لئے خیال ہے کہ جس طرح ان سے مجھے فائدہ پہنچا شاید اوروں کو بھی پہنچے۔

۱۹۸۶ء میں میری پہلی طالب علمانہ کتاب اسہل التجوید شائع ہوئی اور گذشتہ سال ۲۰۱۶ء میں مراسلات شبلی، اس تیس سالہ علمی و ادبی سفر کے دوران راقم نے متعدد علمی، ادبی، تنقیدی اور سوانحی مضامین و مقالات لکھے، سیکڑوں کتابوں پر تبصرے کئے، مقدمے، دیباچے اور پیش لفظ لکھے اور تقریباً تین درجن کتابیں تصنیف و تالیف و ترجمہ اور تحقیق و تدوین کے مراحل سے گذر کر شائع ہوئیں جنہیں ہندوستان کے ممتاز اداروں مثلاً دارالمصنّفین اعظم گڑھ، خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ، ادبی دائرہ اعظم گڑھ اور اسلامک بک فاؤنڈیشن دہلی وغیرہ نے شائع کیا۔ان کا ذکر بھی اس کتاب میں ضمناً آ گیا ہے۔

علامہ شبلی اور ان کے عظیم الشان علمی و ادبی کارنامے راقم کے مطالعہ و تحقیق اور تصنیف و تالیف کا خاص موضوع رہا ہے، چنانچہ راقم نے دس سے زاید کتابیں اس موضوع پر سپرد قلم کیں جنہیں شبلیات میں گراں قدر اضافہ قرار دیا گیا۔اعظم گڑھ جیسے دور افتادہ شہر میں بیٹھ کر اس قدر اہم علمی و تحقیقی کام کا بیڑہ اٹھانا اور اس میں کامیابی حاصل کرنا آسان نہ تھا، تاہم اس میں بڑی کامیابی نصیب ہوئی۔راقم کو سلسلہ شبلیات کی تصنیف میں جن دقتوں اور دشواریوں کا سامنا رہا اور

جس طرح میرے دوستوں اور بزرگوں نے میرا تعاون کر کے کام کو آگے بڑھایا، اس کی ایک جھلک بھی ان خطوط کے اوراق میں موجود ہے۔

راقم نے اپنے علمی سفر کے آغاز میں کثرت سے مضامین و مقالات لکھے جو ہند و پاک کے مؤقر رسائل و جرائد میں شائع ہوئے۔ اس کی تفصیل اور اس پر نقد و تبصرہ بھی ان خطوط میں جا بجا آ گیا ہے۔

ہند و پاک کے متعدد ممتاز اہل قلم اور بزرگ مصنفین سے میری خط و کتابت رہی۔ ان میں سے کئی ایک اب ہمارے درمیان نہیں ہیں۔ اب ان کے خطوط ہی ان کی یادوں کا چراغ روشن کئے ہوئے ہیں، ڈاکٹر محمد ضیاء الدین انصاری، پروفیسر اکبر رحمانی، ڈاکٹر سید عبدالباری شبنم سبحانی، پروفیسر کبیر احمد جائسی، سید حامد، پروفیسر ملک زادہ منظور احمد اور ڈاکٹر خلیق انجم وغیرہ اپنے مالک حقیقی کے حضور پہنچ چکے ہیں، تاہم ان کے خطوط نہ صرف ان کی یادیں تازہ کرتے رہیں گے بلکہ ان کی سوانح مرتب کرنے میں بھی مدد و معاون ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبروں کو نور سے بھر دے۔

آبروئے اردو جناب شمس الرحمٰن فاروقی کے چند خطوط اس مجموعہ کا گہنا ہیں۔ پروفیسر خورشید نعمانی ردولوی اور ڈاکٹر ابرار اعظمی کے خطوط شفقت کی نشانی، رضی الاسلام ندوی کے خطوط ہم عصروں سے محبت کی ایک مثال، ڈاکٹر سفیر اختر اور شبیر احمد میواتی کے خطوط علم و فن اور کتاب سے عشق کا ایک نمونہ، ڈاکٹر جمیل جالبی کا چند سطری خط مولانا شبلی سے محبت کا نتیجہ، غرض محبت نامے کے ان اوراق میں مکتوب نگاروں اور ان کے خیالات کی ایک دنیا آباد ہے۔

یہ مجموعہ انتخاب ہے یعنی بہت سے خطوط اس میں شامل نہیں کئے گئے ہیں۔ گرامی قدر ڈاکٹر محمد نعیم صدیقی ندوی مدظلہ مدیر مسئول ماہنامہ الرشاد اعظم گڑھ میرے بزرگ اور بڑے کرم فرما ہیں، وہ اپنی زندگی کے ۳۶ رسال عرب امارات میں گذار کر واپس آئے ہیں، ان کے پچاسوں خطوط میرے پاس محفوظ ہیں جس میں عرب امارات سے متعلق متعدد مفید باتیں مذکور ہیں۔ مگر انہوں نے اپنے خطوط اپنی زندگی میں شائع کرنے کی اجازت نہیں دی، اس لئے انہیں اس مجموعہ میں شامل نہیں کیا جا سکا۔ ان کے علاوہ بھی بعض خطوط بوجوہ شامل نہیں کئے گئے۔

ہر اہل قلم کا اپنا اسلوب نگارش ہوتا ہے اور اپنا اپنا انداز بیان، چونکہ ان خطوط میں مختلف النوع اہل علم اور ارباب دانش کے خطوط ہیں، جن کا تعلق ہند و پاک کے مختلف شہروں، علاقوں اور

تہذیبوں سے ہے،اس لئے ہر شخص کے خطوط میں ایک الگ ہی لطف ولذت اور حلاوت ہے۔کسی میں اسلوب بیان کی چاشنی ہے تو کسی میں علم وتحقیق کی شیرینی،کسی میں کتابوں کا ذکر ہے تو کسی میں شخصیات کا تذکرہ،کسی میں مبارک باد ہے تو کسی میں تصحیح وتوضیح،کسی میں طنز وتعریض ہے تو کسی میں تحسین وستائش،غرض ان میں بڑا تنوع اور بڑی رنگارنگی ہے۔اس میں ۷۰؍مکتوب نگاروں کے ۳۲۰؍خطوط شامل ہیں جو ۱۹۸۶ء سے ۲۰۱۵ء کے درمیان لکھے گئے ہیں،مکتوب نگاروں میں بزرگوں کے ساتھ معاصرین اور خورد بھی شامل ہیں گویا یہ تین نسلوں سے ربط وتعلق کی داستان ہے۔

خطوط کی اپنی اہمیت اور افادیت ہوتی ہے اور کسی خط کی افادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا، غالبًا میرے احباب کے پیش نظر یہی نکتہ تھا ورنہ وہ مجھ سے میرے نام کے ان خطوط کی اشاعت پر اصرار نہ کرتے اور میں ان کی محبت میں گرفتار نہ ہوتا۔

گذشتہ سال مئی ۲۰۱۶ء میں ناسازی طبع نے اعظم گڑھ سے لکھنؤ پہنچا دیا جہاں ڈاکٹروں نے عارضہ دل تشخیص کیا اور اس کا واحد علاج آپریشن قرار دیا،چنانچہ ۴؍جولائی ۲۰۱۶ء کو بمبئی میں آپریشن ہوا اور ڈاکٹروں کی مایوسی کے باوجود اللہ تعالیٰ نے زندگی بخشی اور اب بحمداللہ اچھا ہوں مگر کسی بڑے علمی وتحقیقی کام کا ابھی متحمل نہیں،سوچا اس بیکاری میں یاد ایام کی ان سوغاتوں ہی کو مرتب ومدون کرکے دل بہلاؤں۔اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ وہ اب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

جہاں تک مجھے علم ہے اردو میں اس طرح کے خطوط کے اب تک جو مجموعے شائع ہوئے ہیں،انہیں مکتوب الیہ نے مرتب نہیں کئے بلکہ کسی اور شخص نے یہ کام انجام دئے یا ان سے دلوائے گئے۔زیر نظر کتاب غالبًا پہلا مجموعہ مکاتیب ہے جسے خود مکتوب الیہ نے مرتب کیا ہے۔امید ہے قارئین اس جسارت کو گوارا فرمائیں گے۔

تمام کوششوں کے باوجود پروف ریڈنگ اور تصحیح کا کام میں صحیح طور پر انجام نہیں دے پاتا چنانچہ کئی بار کی پروف ریڈنگ کے باوجود متعدد غلطیاں رہ گئی تھیں جنہیں برادر عزیز مولوی محمد عرفات اعجاز اعظمی نے درست کیا۔اس تعاون کے لئے میں ان کا بے حد شکر گذار ہوں۔

محمد الیاس الاعظمی

ادبی دائرہ اعظم گڑھ ۲۲؍مارچ ۲۰۱۷ء

[ا]

ڈاکٹر آدم شیخ

[پ: ۲۰ر اگست ۱۹۳۱ء]

[ا]

انجمن اسلام اردو ریسرچ
انسٹی ٹیوٹ ممبئی

۲۵ر مارچ ۲۰۰۰ء

محترمی الیاس اعظمی صاحب

سلام مسنون!

امید ہے مزاج بخیر ہوں گے۔

آپ کے مضمون کی اشاعت کے سلسلے میں اس سے قبل دو خط بھیج چکا ہوں لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ آپ تک پہنچے نہیں ہوں گے۔ اس لیے کہ میں ہر خط پر آپ کا غلط پتہ لکھ رہا تھا۔ اب آپ ہی کے مضمون پر مفصل پتہ ملا اس لیے امید ہے یہ خط آپ کو ضرور ملے گا۔

ریسرچ انسٹی ٹیوٹ نے حسب حکم آپ کے مضمون کو کتابی شکل میں شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور اسے کمپیوٹر پر کمپوز بھی کروالیا ہے۔ چونکہ مذکورہ مضمون صرف پچاس صفحات ہی میں سما گیا، اس لیے چار اور مضامین شامل کر لیے گئے ہیں۔ اب یہ مضامین ''شاہ معین الدین احمد ندوی - ایک مطالعہ'' کے عنوان سے کتابی شکل میں آرہے ہیں۔ شاہ صاحب مرحوم کی شخصیت اور فن پر پہلی ادبی کوشش کو منظر عام پر لانے کی سعادت چونکہ ادارے کو نصیب ہوئی ہے اس لیے ادارہ خالق کائنات کا شکر گذار ہے اور آپ اس کتاب کے محرک ہیں اس لیے اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر دے۔ جواب ضرور عنایت کیجئے

آدم شیخ

---

[۲]

انجمن اسلام اردو ریسرچ
انسٹی ٹیوٹ ممبئی
۸/اگست ۲۰۰۰ء

محترمی عالی جناب ڈاکٹر الیاس اعظمی صاحب

سلام مسنون

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

آپ کا ۲/اگست کا خط موصول ہوا۔ اس سے قبل تین کتابچے بھی موصول ہوئے لیکن ممبئی سے باہر رہنے کی وجہ سے جواب نہیں دے سکا۔ یہ پڑھ کر خوشی ہوئی کہ آپ کے تحقیقی مقالے ''دارالمصنّفین کی تاریخی خدمات'' کی علمی وادبی حلقوں میں خوشگوار پذیرائی ہوئی۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ یہ مقالہ کتابی صورت میں بھی شائع تو ہمیں خوشی ہوگی اگر یہ مقالہ انجمن اسلام اردو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ سے شائع ہو۔ راقم الحروف آپ کی تجویز کو کمیٹی میں پیش کرنے کے بعد آپ کو مطلع کرے گا کہ اس مقالے کی اشاعت کب ہوگی۔ اس وقت تین کتابیں اشاعتی پروگرام میں موجود ہیں۔

نیازمند
آدم شیخ

---

[۳]

انجمن اسلام اردو ریسرچ
انسٹی ٹیوٹ ممبئی
یکم جون ۲۰۰۱ء

محترمی ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی صاحب

سلام مسنون

آپ کا ۱۶/مئی کا نوازش نامہ موصول ہوا۔ نوائے ادب کی ہمت افزائی کے لیے شکرگزار ہوں۔ مولانا سید ابوظفر ندوی صاحب پر آپ کا لکھا ہوا طویل مضمون ہمارے پاس موجو ہے۔ کسی

مناسب موقع پر اسے شائع کر دیا جائے گا۔ مضمون کی اشاعت دوم سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

ڈاکٹر جمخانہ والا صاحب پر لکھی ہوئی اردو کتاب کا دوسرا ایڈیشن زیر طبع ہے۔ آپ کی خدمت میں ایک کاپی پیش کر دیا تھا۔ اس کتاب کا انگریزی ترجمہ شائع ہو گیا ہے۔

ممبئ یونیورسٹی میں انتخابات نصاب میں شامل ہے۔ شعور فن کے نام سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ یہ کس قسم کی گائیڈ ہے، نمونے کے طور پر ایک کاپی بھجوانے کی زحمت فرمائیے۔

ڈاکٹر جمخانہ والا صاحب، شمیم طارق صاحب اور عبدالرازق ندوی صاحب سلام عرض کرتے ہیں۔

نیازمند
آدم شیخ

---

[۴]

انجمن اسلام اردو ریسرچ
انسٹی ٹیوٹ ممبئ
یکم نومبر ۲۰۰۲ء

محترمی ڈاکٹر الیاس اعظمی صاحب

سلام مسنون

آپ کا ۲۷/اکتوبر کا نوازش نامہ موصول ہوا۔ نوائے ادب کی پسندیدگی کے لیے شکر گذار ہوں۔ آپ کی کتاب ''علامہ سید سلیمان ندوی بحیثیت مورخ'' ایک صاحب کو تبصرے کے لیے دی تھی لیکن وہ ایک عرصے سے مفقود الخبر ہیں۔ آپ نے مولانا ضیاء الدین اصلاحی صاحب کا جو تبصرہ بھیجا ہے، انشاءاللہ اسے نوائے ادب میں شائع کر دیا جائے گا۔

یاد آوری کے لیے شکر گذار ہوں۔

والسلام
آدم شیخ

---

[۵]

انجمن اسلام اردو ریسرچ
انسٹی ٹیوٹ ممبئ
۳۱/اکتوبر۲۰۰۳ء

محترمی! محمد الیاس اعظمی صاحب

آپ کا ۱۵/اکتوبر کا مکتوب موصول ہوا۔نوائے ادب (اکتوبر تا دسمبر۲۰۱۳ء) آپ کی کتاب پر تبصرہ شائع ہو چکا ہے۔

برائے کرم نوائے ادب کے لیے خریدار بنانے کی کوشش کیجئے۔ممنون ہوں گا۔

آدم شیخ

---

[۲]

ڈاکٹر آزرمیدخت صفوی

[۱]

ادارہ فکر ونظر علی گڑھ

۲۰/جولائی ۲۰۰۱ء

مکرمی تسلیم

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

ہم ممنون ہیں کہ آپ ''فکر ونظر'' کو اپنے گرانقدر مقالوں سے نوازتے ہیں، آپ جیسے علم دوست حضرات کے تعاون اور ہمکاری سے ہی رسالہ زندہ رہے گا۔

آپ کو مارچ اور جون کا ''فکر ونظر'' ملا ہوگا، امید ہے پسند فرمایا ہوگا۔ ادارت کا فریضہ میرے سپرد کیا گیا ہے اور میں نے اس میں کچھ ضروری تغیر کیا ہے، کیونکہ بہرحال زمانہ کی رفتار کے ساتھ چلنا کچھ حد تک ضروری ہے۔

آپ کا مقالہ مولانا ابوظفر ندوی سے متعلق انشاء اللہ ہمارے ستمبر کے شمارہ کی زینت بنے گا۔ امید کرتی ہوں آئندہ بھی اپنے مفید مقالات سے سرفراز کرتے رہیں گے۔

ارادتمند

آزرمیدخت صفوی

[۳]

ڈاکٹر ابرار اعظمی

[پ:۵/فروری ۱۹۳۶ء]

[۱]

سوشل ایجوکیشن فاؤنڈیشن
خالص پور اعظم گڑھ
۲۶/مئی ۲۰۰۵ء

برادرعزیز ومکرم ڈاکٹر الیاس الاعظمی

السلام علیکم

خدا کرے بخیر وعافیت ہوں۔

الرشاد مل گیا، تبصرہ دیکھا جی خوش ہوگیا کہ آپ نے محض رسم ادائیگی نہیں کی ، اپنے احساسات وتاثرات سلیقہ سے ظاہر کیے، میں اس کے لیے سراپا سپاس ہوں۔

مخدوم من مولانا مجیب اللہ صاحب کی خدمت میں میرا مودبانہ سلام عرض کریں۔

میں ان کو انعامات کے سلسلہ کے دو بروشر دے آیا تھا، مولانا محترم نے دعائیں بھی دی تھیں اور اشاعت کا وعدہ بھی کیا تھا۔ انعامات کے اس منصوبہ کو روبہ عمل لانے میں آپ بھرپور تعاون فرمائیں اور اگر ممکن ہو تو ساتھ آجائیں۔ مجھے یقین ہے کہ اس منصوبہ کے دوررس اثرات کا اندازہ آپ کو ہوگیا ہوگا، جواب سے نوازیں، ممنون ہوں گا۔

خاکسار
ابرار اعظمی

---

[۲]

سوشل ایجوکیشن فاؤنڈیشن

خالص پور اعظم گڑھ
۱۷/ نومبر ۲۰۰۵ء

محترم ومکرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ
امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

خدمت عالی میں تین مقالے بھیجے جارہے ہیں۔ ان میں سے ''بہترین'' کا انتخاب کرنا ہے۔ برائے کرم بنظر غائر دیکھ لیں اور فیصلہ سے مطلع فرمائیں۔

مزید استدعا یہ بھی ہے کہ اس انتخاب کی وجوہ مختصر موازناتی تبصرہ کے تحریر فرمادیں۔

معیار انتخاب کے لیے بردشیر بھی منسلک ہے۔ اس کو پیش نظر رکھنے کی گذارش ہے۔ توقع ہے کہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک بھیجی ہوئی آپ کی رپورٹ ہمیں ۱۵/ دسمبر تک مل جائے گی۔

خاکسار
ابرار اعظمی

---

[۳]

سوشل ایجوکیشن فاؤنڈیشن
خالص پور اعظم گڑھ

عزیز گرامی ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ

''الرشاد'' کا نومبر، دسمبر ۲۰۰۵ء کا شمارہ پیش نظر ہے اور اس کے دو مشمولات اس تحریر کا محرک ہیں۔

پہلی تحریر ''مکتوب ابوظبی'' ہے جس میں مکتوب نگار ڈاکٹر نعیم صدیقی نے شروع کے تین پیراگرافوں میں جو کچھ تحریر کیا ہے اس کو پڑھ کر آنکھیں نم ہوگئیں۔ قلب وذہن نے بے اختیار اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ مخدومی حضرت مولانا مجیب اللہ ندوی مدظلہٗ کا سایہ ہمارے سروں پر بہت دنوں تک قائم رکھے۔ ان کے لگائے گئے پودے یعنی جامعۃ الرشاد کو ایک لازوال شجر ثمر دار بنادے اور ان کے ایثار مسلسل کو جو صدفی صد 'الدین' کی تبلیغ واشاعت کے لیے کیا گیا ہے، شرف

مقبولیت بخشے۔

اس ہیچ مداں کو مولانا مدظلہ کے افکار عالی اور اخلاق حسنہ سے استفادہ کی سعادت بارہا حاصل ہوئی ہے اور زبان و بیان اور افکار ونظریات کے ضمن میں بہت کچھ حاصل کیا ہے۔تقریباً سوا سال قبل سوشل ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے ''انعام نعت'' اور ''انعام سیرت'' دیئے جانے کا منصوبہ بنایا تو خاکسار ابتدائی خاکہ لے کر حاضر خدمت ہوا تھا۔مولانا محترم ومکرم نے از راہ تلطف اس پر قدرے تفصیل سے گفتگو بھی فرمائی تھی۔اور کامیابی کے لیے دعائیں بھی دی تھیں۔ گذشتہ ۲رفروری کو جب میں پھر حاضر خدمت ہوا اور یہ اطلاع گوش گذار کی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور پہلی تقریب انعامات ۵رفروری کو منعقد ہوگی تو ان کی آنکھوں میں جو چمک اور چہرہ پر شادمانی کی جو جھلک دیکھی اس کو الفاظ کا روپ دینے میں خود کو قاصر پار ہا ہوں۔اگر آپ کو کبھی ''احساس حصول'' کا تجربہ ہوا ہو تو آپ کو بخوبی اندازہ ہو جائے گا۔حضرت مدظلہ کی اس غیر معمولی دلچسپی کا باعث سیرت نبویؐ کو آج کے تناظر میں دیکھنے کی ہماری سعی مسلسل تھی۔

دوسری تحریر آپ کا تحقیقی مقالہ ''اردو زبان و ادب کے ارتقاء میں علامہ شبلی کا حصہ'' ہے دریا کوزہ میں بند کرنے کی کہاوت عام ہے۔شاعروں میں تو میرؔ وغالبؔ اور دیگر اساتذہ فن کی غزلوں میں بے شمار مثالیں مل جاتی ہیں مگر نثر میں ان کی مثال مشکل سے ملتی ہے۔لیکن آپ نے حق ادا کر دیا۔کسی عبقری کی شخصیت کے پہلو متعدد اور مختلف النوع ہوتے ہیں، آپ نے پندرہ عناوین کے تحت علامہ شبلیؒ کے علمی و ادبی خدوخال کی نشاندہی سلیقہ سے کی ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک عنوان ایک مستقل تحقیق کا موضوع ہے۔خوشی اس بات کی ہے کہ آپ نے بحسن وخوبی اس مقالہ کو درسی ونصابی قسم کا ہونے سے بچالیا۔

حضرت مولانا مجیب اللہ ندوی صاحب کی خدمت میں میرا سلام عقیدت پہنچادیں۔

خاکسار

ابرار اعظمی

---

[۴]

سوشل ایجوکیشن فاؤنڈیشن

خالص پور اعظم گڑھ
۲۷؍فروری ۲۰۰۶ء

عزیز گرامی السلام علیکم

۵؍فروری کی آپ کی وقیع تقریر کے خوشگوار اثرات اب تک ذہن پر منعکس ہیں۔لیکن ہم اپنے خبر نامہ فروغ میں اس کو شائع بھی کرنا چاہتے ہیں اگر آپ از راہ کرم اس کو لکھ کر بھیج دیتے تو ہم بے حد مشکور ہوتے۔امید ہے آپ یہ زحمت ضرور گوارفرمائیں گے۔ والسلام

خاکسار
ابرار اعظمی

---

[۵]

سوشل ایجوکیشن فاؤنڈیشن
خالص پور اعظم گڑھ
۲؍مئی ۲۰۰۶ء

عزیز گرامی السلام علیکم

اللہ تعالیٰ اپنے حفظ وامان میں رکھے۔گذشتہ دنوں طبعیت کافی خراب رہی۔رابطہ نہ کرسکا۔

تین عدد اشتہار، بھیج رہا ہوں، ایک الرشاد کے لیے۔اور دو آپ کی صوابدید پر کہ مناسب جگہ شائع کرادیں۔

SEF کے تئیں آپ کے مثبت اور ہمدردانہ رویہ سے جی خوش ہوا کہ میرے بعد بھی یہ کام جاری رہے گا، انشاءاللہ۔

جنوری میں الرشاد کا خریدار بنا تھا۔شمارہ بھی ملا تھا۔اس کے بعد کے شمارے نہیں ملے۔دیکھ لیں اور بھجوادیں، ایک پوسٹ کارڈ پر چند سطریں لکھ کر بھیجیں ہیں۔ والسلام

خاکسار
ابرار اعظمی

---

[۶]

خالص پور اعظم گڑھ

۳۱/دسمبر ۲۰۰۸ء

عزیز گرامی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

بطور تعمیل ارشاد دو مختصر تاثرات ارسال خدمت ہیں۔امید ہے پسند آئیں گے۔

بدخطی کے لیے معذرت۔ایک وجہ ہلکا سا رعشہ بھی ہے۔

خیال ہے کہ آپ ان کو ٹائپ بھی کرائیں گے۔اگر ایسا ہو تو ایک کاپی میرے پاس بھی بھجوادیں،ممنون ہوں گا۔

ایک چھوٹی سی زحمت بھی۔ایک رقعہ منسلک کر رہا ہوں،اسے پروفیسر ظلی کو بوقت ملاقات خود دے دیں۔

اللہ آپ کو بخیر وعافیت رکھے۔

خاکسار

ابرار اعظمی

---

[۴]

پروفیسر ابوالکلام قاسمی

[۱]

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

مکرمی محمد الیاس اعظمی صاحب!

سلام مسنون

آپ نے کرم کیا کہ اپنے مضامین کا مجموعہ بھیج کر اس سے استفادے کا موقع دیا۔ میں نے جستہ جستہ پوری کتاب پڑھ لی ہے، اطمینان سے بعد میں پڑھوں گا۔ آپ کے مطالعہ، خیالات اور اسلوب تحریر سے عرصے سے متاثر ہوں، پر خوشی اس بات کی ہے کہ ایسے سنجیدہ موضوعات پر جب لکھنے والوں کا بحران ہے، آپ اپنے معیار اور مطالعہ کا اعتبار پیدا کر رہے ہیں۔ میری طرف سے مبارکباد قبول کیجئے اور جوش قلم میں کمی نہ ہونے دیجئے۔ موقع ملا تو کچھ تاثرات تفصیل سے بھی لکھوں گا۔

والسلام

خیر اندیش

ابوالکلام قاسمی

[۵]

اختر راہی

[پ:۲۶؍نومبر ۱۹۴۷ء]

[۱]

واہ کینٹ
۲۸؍اکتوبر ۱۹۹۳ء

جناب محمد الیاس اعظمی صاحب
مومنہ ادبی لائبریری
مہراج پور اعظم گڑھ
مکرمی!

ماہنامہ ''اخبار اردو'' (اسلام آباد) میں آپ کا گرامی نامہ شائع ہوا جس سے معلوم ہوا کہ آپ مولانا شبلی نعمانی کے بارے میں کتابیات مرتب کر رہے ہیں۔ ۱۹۸۱ء میں راقم نے اس سلسلے کی ایک کوشش ''کتاب نامہ شبلی'' کے نام سے کی تھی۔ ''کتاب نامہ شبلی'' پر ماہنامہ معارف (اعظم گڑھ) نے تبصرہ شائع کیا تھا اور دارالمصنّفین کے کتب خانے میں کتاب نامہ شبلی کا نسخہ محفوظ ہوگا۔

میرے پاس کوئی زائد نسخہ نہیں ہے کہ بھجوا سکوں۔ امید ہے آپ کو اعظم گڑھ سے کتاب نامہ شبلی مل جائے گی۔

خدا کرے آپ اپنے مقصد میں کامیاب و کامران ہوں۔

والسلام
اختر راہی

---

[۲]

واہ کینٹ

۸؍دسمبر ۱۹۹۳ء

بخدمت گرامی جناب محمد الیاس اعظمی صاحب

تسلیم و نیاز

گرامی نامہ موصول ہوا۔ شکریہ

''کتاب نامہ شبلی'' کا ایک نسخہ الگ ڈاک سے بھجوا رہا ہوں۔ ''دارالمصنّفین اور اردو شعر وادب'' کے موضوع پر کام کی اطلاع سن کر خوشی ہوئی۔ اگر مولانا ابوالجلال ندوی مرحوم کے بارے میں معلومات دستیاب ہو تو اس کی اطلاع بھجوا دیں۔ میٹریل بھیجنے کی ضرورت نہیں ہوگی، محض حوالہ جات سے آگاہ کر دیجئے۔

امید ہے آپ بخیریت ہوں گے۔

والسلام

اختر راہی

[٦]

ڈاکٹر ارشاد احمد

[ا]

مظفر پور
٦ رفروری ۲۰۱۳ء

محترم جناب ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی صاحب
السلام علیکم

اردو بک ریویو (اکتوبر نومبر دسمبر ۲۰۱۲ء) کے شمارے میں آپ کی مرتب کردہ کتاب ''تاریخ اعظم گڑھ'' پر جامع تبصرہ نظر نواز ہوا۔ تاریخ سے ہماری گہری دلچسپی ہے، خاص کر اسلامی تاریخ سے، یہ کتاب پٹنہ میں کہاں مل سکتی ہے، براہ کرم مطلع کرنے کی زحمت کریں۔ یا پھر حصولیابی کی دوسری صورت سے آگاہ کریں۔ میں آپ کا شکر گذار رہوں گا۔ آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔

طالب دعا
ڈاکٹر ارشاد احمد

---

[۷]

مولانا اسیر ادروری

[پ:۱۹۲۶ء]

[۱]

ترجمان الاسلام بنارس

۲۰/مارچ ۱۹۹۶ء

مکرمی! السلام علیکم

میں دو ماہ بنارس سے باہر رہا۔اس لیے جواب تاخیر سے دے رہا ہوں، آپ کا مضمون مل گیا ابھی پڑھ نہیں سکا، اس سلسلہ مضمون کے اکثر اجزاء مختلف رسالوں میں شائع ہو چکے ہیں، دو شخصیتوں پر تفصیلی مضمون آپ کا آ چکا ہے اس مضمون میں سرسری طور پر دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ انھیں مضامین کی تلخیص ہے۔ پھر بھی مطالعہ کرنے کے بعد کوئی فیصلہ ہو سکے گا۔ آپ کے کام کا طریقہ بہت پسند ہے لیکن مضامین میں تنوع بھی ضروری ہے۔ قاری کے ذہن کی رعایت رسالوں کے لیے ناگزیر ہے آپ کی بھی اس طرف توجہ ہونی چاہئے۔ترجمان کے صفحات اس کے لیے حاضر ہیں۔

والسلام

اسیر ادروری

[۲]

ترجمان الاسلام بنارس

۲۰/جون ۱۹۹۸ء

مکرمی! السلام علیکم

مزاج گرامی!

کارڈ ملا، آپ نے المامون پر جو مقالہ لکھا ہے، بھیج دیجئے، علامہ شبلی کی تصانیف پر ایک صدی پوری ہو رہی ہے، ضرورت ہے کہ ایک بار پھر ان کی کتابوں کی خصوصیات و امتیازات سے علمی دنیا کو

روشناس کرایا جائے۔ آپ نے جو سلسلہ شروع کیا ہے وقت کی ضرورت ہے۔

خدا کرے آپ بخیریت ہوں۔ والسلام

اسیر ادروی

[۳]

ترجمان الاسلام بنارس

۲۷/جولائی ۱۹۹۸ء

مکرمی! السلام علیکم

مزاج گرامی؟

آپ نے علامہ شبلی کی کتاب المامون پر لکھنے کا تذکرہ کیا تھا میں نے لکھا کہ کام کرنے کے بعد آپ مجھے بھیج دیں، میں اس کا انتظار کر رہا ہوں۔

خدا کرے آپ بخیر ہوں۔ والسلام

اسیر ادروی

[۴]

ترجمان الاسلام بنارس

۲۳/اگست ۱۹۹۸ء

مکرمی! السلام علیکم

رجسٹرڈ ڈاک ملی، شکریہ۔ اگلے شمارے کا میٹر کاتب کے پاس جا چکا ہے اس لیے اب دوسرے شمارے میں آئے گا، آپ نے علامہ شبلی کی کتابوں کی اہمیت وافادیت نئی نسل کو بتانے کے لیے قابل قدر کام شروع کیا ہے، حق یہ ہے کہ علامہ شبلی کو ہندوستانی علماء کے یہاں وہ مقام ومرتبہ نہیں مل سکا جس کے وہ مستحق تھے، حالانکہ وہ دور جدید کے علما اور اسلامی دانشوروں کے معلم اول تھے۔ آپ کا مضمون بہت بہتر اور قابل قدر ہے۔ خدا کرے آپ بخیریت ہوں۔

والسلام

اسیر ادروی

[۵]

ترجمان الاسلام بنارس

مکرمی! السلام علیکم

مکتوب گرامی ملا اور اس کے ساتھ مضمون بھی، مضمون پسند آیا، محنت سے لکھا گیا ہے، ترجمان الاسلام اپریل والا شمارہ پریس سے آگیا ہے اور حوالہ ڈاک کیا جارہا ہے۔ اب اوائل جولائی میں اس سال کا تیسرا شمارہ شائع ہوگا، اس شمارے میں انشاءاللہ آپ کا مضمون آئے گا۔

والسلام

اسیرادروی

[۶]

ترجمان الاسلام بنارس

۵/اکتوبر ۱۹۹۸ء

مکرمی! السلام علیکم

خط ملا، شکریہ۔

''الفاروق'' پر جب آپ کا مضمون آیا اس کے دوسرے دن میں نے آپ کو ایک کارڈ لکھ کر مطلع کردیا تھا کہ مضمون مل گیا اور آئندہ شمارہ میں آئے گا لیکن آپ کے اس خط سے معلوم ہوا کہ میرا خط آپ کو نہیں ملا، آپ کو بھیجے جانے والے ہر خط کے بارے میں مجھے اندیشہ رہتا ہے ملے یا نہ ملے، آپ کے یہاں ڈاک خانہ کا نظام قابل اطمینان نہیں، جب آپ کا مضمون ملا تھا اس وقت پرچہ کی کتابت تقریباً مکمل ہوچکی تھی اس لیے اگلے شمارے کے لیے محفوظ کرلیا گیا۔ آپ جس محنت سے مضامین مرتب کرتے ہیں میری نگاہ میں اس کی بڑی قیمت ہے، اس لئے آپ کے ہر مضمون میں وزن ہوتا ہے، آپ بلا تکلف وہ مضمون ارسال کردیں جس کی تیاری میں آپ لگے ہوئے ہیں، آپ نے علامہ شبلی کے رسالہ ''اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر'' کے بعض ایڈیشن کے سلسلہ میں لکھا ہے میں نے چالیس برس پہلے یہ رسالہ پڑھا تھا، کہاں پڑھا تھا یہ بھی یاد نہیں، اس کے کسی ایڈیشن کے بارے میں بھی کوئی علم نہیں رکھتا۔ خدا کرے آپ اپنی جستجو میں کامیاب ہوں، میں بحمد اللہ بخیریت ہوں، خدا کرے آپ کا قلم رواں دواں رہے، خدا آپ کو آپ کے نیک مقاصد میں

کامیاب کرے۔ والسلام

اسیر ادروی

[۷]

ترجمان الاسلام بنارس

۲۵ر جنوری ۱۹۹۹ء

مکرمی! السلام علیکم

خدا کرے بخیریت ہوں۔

دو مہینوں کے تعلیل کے بعد بنارس آیا تو آپ کے دو خطوط ڈاک میں پڑے ہوئے تھے، اس لئے تاخیر سے جواب لکھ رہا ہوں۔ حیرت ہے کہ آپ کے سارے خطوط مجھے ملتے ہیں اور میرا کوئی خط آپ کو نہیں ملتا۔ دونوں مضامین جب جب ملے میں نے اسی دن شکریہ کا خط لکھا مگر ایک بھی آپ کو نہیں ملا، آپ کا ایک مضمون اب کی شمارے میں آرہا ہے، دوسرا اگلے شمارے میں انشاء اللہ آئے گا۔ خدا کرے یہ کارڈ آپ کو مل جائے۔ والسلام

اسیر ادروی

[۸]

ترجمان الاسلام بنارس

۱۷ر اپریل ۱۹۹۹ء

مکرمی! السلام علیکم

خط ملا شکریہ

آپ کو رسالہ نہیں ملا، تو حیرت نہیں ہوئی کیوں کہ آپ کو میرے خطوط بھی نہیں ملتے، میں نے دوبارہ بھیجنے کے لیے کہہ دیا ہے، الفاروق پر آپ کا مضمون نمبر ۳۸ میں آرہا ہے جو آج کل پریس میں ہے، آتے ہی حاضر خدمت ہوگا، آپ جو کچھ لکھیں یہ خیال رہے کہ وہ پروپگنڈہ نہ معلوم ہو، تحقیق و تفتیش واقعیت و صداقت پانے کی جدوجہد محسوس کی جاسکے آپ کی تحریر سنجیدہ، متین بھی ہوتی ہے، زبان و بیان درست ہونے کے ساتھ تحقیق و تنقید کا تاثر دیتی ہے، یہ بڑی چیز ہے۔ ترجمان الاسلام کے لائق جو مضمون ہو بلا تکلف بھیج دیجئے، اگر ضرورت محسوس ہوئی تو میں اس پر

نوٹ بھی لکھوں گا۔خدا کرے آپ بخیریت ہوں، میں بحمداللہ بخیر ہوں۔ والسلام
اسیرادروی

[۹]

ترجمان الاسلام بنارس
۳۰/مارچ ۲۰۰۰ء

مکرمی! السلام علیکم

مزاج گرامی!

آپ کا خط ملا، دارالمصنّفین کی علمی وادبی خدمات کے عنوان سے جو آپ کا مضمون ہے بھیج دیں، دوسرا مضمون بھی مجھے امید ہے کہ میرے کام کا ہوگا۔وہ بعد میں کبھی بھیج دیں گے۔پاکستانی جریدے میں شائع ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا، ابوظفر ندوی والا مضمون ملا تھا لیکن وہ ہمارے انتخاب میں نہ آسکا آپ اسے کسی دوسرے رسالہ میں اشاعت کے لیے دیدیں۔رسالہ کا ایک ذہن ومزاج ہوتا ہے، مضامین کے انتخاب میں اس کی رہنمائی کلیدی رول ادا کرتی ہے۔

والسلام
اسیرادروی

[۱۰]

ترجمان الاسلام بنارس
۲۸/اپریل ۲۰۰۰ء

مکرمی! السلام علیکم

دارالمصنّفین کی خدمات پر آپ کا مضمون مل گیا، اپریل میں شائع ہونے والا شمارہ پریس میں جاچکا ہے اب آپ کا یہ مضمون انشاءاللہ جولائی میں شائع ہونے والے پرچے میں آئے گا، آپ نے بڑی محنت اور تلاش وجستجو سے کام لیا ہے اور بڑی حد تک ایک جامع تعارف کرایا ہے، مضمون پڑھ کر خوشی ہوئی۔

خدا کرے مزاج گرامی بخیر ہوں۔ والسلام
اسیرادروی

[۱۱]

ترجمان الاسلام بنارس

۱۸/جون ۲۰۰۱ء

مکرمی!

السلام علیکم

رجسٹر ڈاک سے آپ کی کتاب اور آپ کے مضمون والا رسالہ مل گیا، تبصرہ انشاء اللہ اگلے شمارے میں آئے گا اور آپ کا مضمون بھی اسی شمارے میں ہوگا۔

جولائی میں شائع ہونے والا شمارہ مرتب ہوکر پریس جارہا ہے اس لیے یہ شمارہ خالی رہے گا امید ہے کہ ترجمان الاسلام آپ کو برابر مل رہا ہوگا۔

میں بحمداللہ بخیریت ہوں۔

والسلام

اسیرادروی

[۱۲]

ترجمان الاسلام بنارس

۹/اپریل ۲۰۰۲ء

مکرمی! السلام علیکم مزاج گرامی

خط ملا، یادآوری کا شکریہ، عرفی کا دیوان ہماری لائبریری میں تو نہیں دوسرے اداروں کی لائبریریوں کے بارے میں بھی کوئی علم نہیں۔

قاضی صاحب پر جو مضمون آپ نے لکھا ہے وہ ارسال فرمادیں تا کہ اگلے شمارہ میں آجائے، آپ کے دیار کے ایک صاحب علی گڑھ میں قاضی صاحب پر تحقیقی مقالہ لکھ رہے ہیں۔ دوبار یہاں آئے تھے، خدا کرے وہ اس کو مکمل کرسکیں۔ کام کی چیز ہوگی۔

خدا کرے آپ بخیریت ہوں۔

والسلام

اسیرادروی

[۱۳]

ترجمان الاسلام بنارس
۲۸؍جنوری ۲۰۰۳ء

مکرمی! السلام علیکم

مضمون اور مکتوب گرامی مل گئے تھے، یادآوری کا بیش از بیش شکریہ، آپ مجھے یاد رکھتے ہیں دعائیں دیتے ہیں، یہ میرے لئے خوش نصیبی کی بات ہے۔ایک ہفتہ ہوا میں بنارس آیا، رسالہ کی اشاعت میں زیادہ تاخیر ہوگئی، اس لئے دوشمارہ ایک ساتھ شائع کرنے پر مجبور ہوگیا، مشترکہ شمارہ مارچ کے شروع میں انشاء اللہ شائع ہوگا، آپ کا مضمون شامل اشاعت ہوگا، اسی طرح یاد فرماتے رہیں گے تو خوشی ہوگی۔ والسلام مخلص

اسیر ادروی

[۱۴]

ترجمان الاسلام بنارس
۲۲؍مئی ۲۰۰۴ء

مکرمی!

السلام علیکم، آپ کا خط ملا، شکریہ۔

آپ کا پتہ چھپا ہوا فہرست میں موجود ہے اور ہر شمارہ پر اس فہرست سے پتہ کاٹ کر چسپاں کیا جاتا ہے اور حوالہ ڈاک ہوتا ہے اور آپ کو رسالہ کبھی نہیں ملتا، حیرت ہے۔اب آپ ہی بتائیں اس کا علاج کیا ہے۔اب کی بار تو دو کاپی بھیجی گئی ہے اور دونوں نہیں ملی، یقیناً یا تو پتہ میں کوئی گڑبڑی ہے یا ڈاک خانہ کی عنایت۔ہمارے پاس اس کا کوئی علاج نظر نہیں آتا، تیسری کاپی بھیجنے کے لئے کہہ دیا ہے، خدا کرے آپ بخیر ہوں۔

والسلام

اسیر ادروی

[۸]

پروفیسر اشتیاق احمد ظلی

[پ: ۲؍مئی ۱۹۴۲ء]

[۱]

علی گڑھ
۹؍مئی ۲۰۰۰ء

مکرمی جناب ڈاکٹر الیاس اعظمی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے بعافیت ہوں گے۔

عنایت نامہ مورخہ ۳۰؍اپریل موصول ہوا۔ اس عنایت کے لیے مشکور ہوں۔

جی ہاں مولانا اصلاحی نمبر غیر معمولی تعویق کا شکار ہو گیا۔ مختلف اسباب ایسے جمع ہو گئے کہ تاخیر پر تاخیر ہوتی چلی گئی۔ اب آخری مرحلہ ہے۔ دعا فرمائیں کہ جلد مکمل ہو سکے۔

آپ کا مضمون شامل اشاعت ہے۔ البتہ اس میں آپ کی اجازت فرض کر کے میں نے کچھ اضافہ کیا ہے۔ برادر عزیز ڈاکٹر فخر الاسلام سے میں نے آپ سے اجازت طلبی کی درخواست کی تھی۔ اور ان کے یہ کہنے پر کہ آپ کو کوئی اعتراض نہ ہوگا، میں نے اپنا حق ادارت نہیں بلکہ حق برادرانہ استعمال کیا تھا۔ خدا کرے جب آپ اسے دیکھیں تو کوئی چیز قابل اعتراض نظر نہ آئے۔

مجھے یقین ہے کہ آپ کی علمی سرگرمیاں پوری توانائی سے جاری وساری ہوں گی۔

برادرم ڈاکٹر ظفر الاسلام صاحب سلام کہلواتے ہیں۔

طالب خیر
اشتیاق احمد ظلی

---

[۹]

ڈاکٹر اشفاق احمد اعظمی

[۱۹۳۵-۲۰۰۵ء]

[۱]

گھٹنہ

۲۱/جولائی ۱۹۹۵ء

محبی الیاس اعظمی

دعا-امید ہے تم خیریت سے ہوگے۔

تمہارا رجسٹریشن لیٹر میرے پاس پوروانچل یونیورسٹی جونپور سے آگیا ہے، ۷/جولائی کو جاری ہوا ہے۔ تمہاری کاپی بھی میرے پاس بھیج دی گئی ہے لیکن وہ اعظم گڈھ میں ہے لہٰذا میں تم کو اپنی ہی کاپی روانہ کررہا ہوں تاکہ تم ایک ماہ کے اندر اپنا داخلہ لے سکو۔ لیٹر جاری ہونے کے بعد صرف ایک ماہ کا وقت ملتا ہے اسی کے اندر داخلہ لے لینا چاہیے۔ کالج کے آفس سے داخلہ کا فارم ملے گا۔ میری دستخط کی ضرورت ہو تو گھر پر ہی چلے آنا۔ اعظم گڑھ اکثر آتا ہوں لیکن پہلے سے طے شدہ تاریخ نہیں ہوتی ہے کہ تال میل ہو سکے اور تمہاری مجھ سے اعظم گڑھ میں ملاقات ہو جائے۔ ویسے پچھلی مرتبہ اعظم گڑھ گیا تھا تو تم کو نرولی (ٹیکس اسٹنڈ اعظم گڑھ) میں دیکھا تھا۔ میں نے آواز بھی دی تھی لیکن تم اسکوٹر سے آگے بڑھ گئے۔ لہٰذا گھر پر ہی آجاؤ۔ عبدالرحمٰن کا پتہ بھی معلوم کر کے لیتے آنا میں خط لکھوں گا۔ داخلہ لے کر گئے پھر شکل نہیں دکھائی۔ تین سال کے بعد ان کا رجسٹریشن بھی مسترد ہو جائے گا یا اس کے بعد زیادہ سے زیادہ میری سفارش پر ایک سال کی اضافی مدت مل سکے گی۔

دعا گو اور خیر اندیش

اشفاق احمد اعظمی

---

[۱۰]

پروفیسر اصغر عباس

[پ: ۹/ اکتوبر ۱۹۴۱ء]

[۱]

علی گڑھ

۱۸/ مارچ ۲۰۱۴ء

مکرمی الیاس صاحب۔

سلام ورحمت

مولانا آزاد لائبریری میں عزیز صفی پوری کا ایک رسالہ ''سوانح اسلاف'' کے نام سے موجود ہے۔ اس میں شبلی کا ایک خط ملا اسے آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔ کتاب کہاں چھپی اور کب چھپی؟ یہ درج نہیں ہے۔

''حضور والا پورے سال بھر سے بیمار ہوں۔ امید زیست منقطع ہو چکی تھی، تحریری وصیت نامہ ہو چکا تھا اب ذرا افاقہ ہے، اچھا ہولوں تو آپ کے کلام کی داد دوں، اس بیماری میں بھی میں نے اس کو پڑھا اور اس قدر کہہ سکتا ہوں کہ آج ہندوستان میں کوئی اس طرز کو نباہ نہیں سکتا۔

شبلی نعمانی

اعظم گڑھ''

(سوانح اسلاف صفحہ ۱۲۳، عزیز صفی پوری)

اس خط پر تاریخ درج نہیں ہے

امید کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔

خیر اندیش

اصغر عباس

[۱۱]

ڈاکٹر اکبر رحمانی

[۱۹۴۱-۲۰۰۲ء]

[۱]

ماہنامہ آموزگار جل گاؤں

۴/۴/۲۰۰۱ء

محترمی و مکرمی! سلام مسنون

۲۲/۳/۲۰۰۱ء کا محبت نامہ باصرہ نواز ہوا، یاد فرمائی کا شکریہ۔ مولانا ضیاء الدین اصلاحی صاحب کی روئداد سے آپ کی بمبئی و بھیونڈی میں موجودگی کا علم ہوا، آپ سے میں غائبانہ طور پر متعارف ہوں، میری ایک کتاب پر آپ نے ماہنامہ الرشاد میں تبصرہ کیا تھا وہ میری نظروں سے گذر چکا ہے، پھر آپ کے مضامین الرشاد، معارف، زندگی نو وغیرہ میں نظروں سے گذرے، مولانا شبلی کی تاریخ نگاری پر آپ کا مضمون پسند آیا، اللہ کرے زور قلم اور زیادہ ہو۔ میں اپنی دو تین حالیہ تصانیف الرشاد میں تبصرے کے لئے روانہ کر چکا ہوں لیکن اب تک ان میں کسی ایک کتاب پر بھی تبصرہ نہیں شائع ہوا، حیرت ہے آپ جیسے مبصر کے ہوتے ہوئے مولانا نے کتابیں کیوں نہیں دیں۔ ''علی گڑھ سے دیوبند تک'' پر بھی آج تک تبصرہ نہیں چھپا، آپ مولانا تک میری شکایت پہنچا کر ممنون کریں۔ ٹانگ سے معذور ہو چکا ہوں، پورا وقت بستر پر ہی گذرتا ہے لیکن اللہ تعالی نے اس بہانہ سے لکھنے پڑھنے کے لئے زیادہ وقت دے دیا ہے۔ اس کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔

امید ہے کہ آپ آئندہ بھی خط و کتابت کا سلسلہ قائم رکھیں گے اور اپنی دعاؤں سے نوازتے رہیں گے۔

والسلام طالب دعا

اکبر رحمانی

---

[۲]

ماہنامہ آموزگار جل گاؤں

برادرم!

الرشاد پابندی سے مل رہا ہے۔آپ کے علمی مضامین پڑھتا رہتا ہوں اور پسند بھی کرتا ہوں۔مولانا مجیب اللہ ندوی صاحب سے دلی عقیدت ہے اور حق گوئی اور بے باک صحافت سے متاثر ہوں۔دارالعلوم ندوہ، ملی کونسل کے پروگراموں میں ان سے ملاقات کے مواقع ملے۔تعلیمی کارواں کے سفر کے دوران جامعۃ الرشاد میں قیام کا موقع ملا تھا۔خوب خاطر مدارات ہوئی۔اب بھی نیاز حاصل کرنے کی تمنا ہے۔ضیاء الدین اصلاحی صاحب نے بمبئی سے واپسی کے وقت راقم سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا تھا، مگر ناگزیر مصروفیات نے روک دیا۔اس کے بعد بھی سفر ہوا لیکن اب بھی نہ آ سکے۔شاید وہ کسی بات پر ناراض ہیں، ورنہ خط کے ذریعے ضرور مطلع کرتے۔ دارالمصنّفین سے دلی عقیدت ہے۔میرے دل میں کوئی ناراضگی نہیں۔جب کبھی کوئی علمی یا تحقیقی مضمون لکھتا ہوں پہلا حق ''معارف'' کا سمجھتا ہوں۔میں نے اپنی چند کتابیں (ایک ایک کاپی) روانہ کی تھیں مگر اب تک تبصرہ نظر سے نہیں گذرا۔مولانا سے سلام عرض کریں۔

اکبر رحمانی

[۲]

ماہنامہ آموزگار جل گاؤں

برادرم!

تعریف وتوصیف کے لئے شکرگذار ہوں۔من آنم کہ من دانم، ہر طرح کی تعریف کی مستحق اللہ کی ذات ہے۔آموزگار اچھا برا پابندی سے جاری ہے۔ڈر ہے نظر بد نہ لگ جائے۔معذوری کے عالم میں بھی زندہ رکھے ہوئے ہوں۔آپ کی کتاب اب تک نہیں ملی۔میری تازہ کتابیں آپ کے پرانے پتے پر برائے تبصرہ روانہ کر رہا ہوں۔دعا کی مولانا سے درخواست ہے۔

اکبر رحمانی

[۳]

ماہنامہ آموزگار جل گاؤں

برادرم!

الرشاد میرا پسندیدہ رسالہ ہے اور مولانا مجیب اللہ صاحب کی تحریروں اور تقریروں کا دیوانہ ہوں۔مختلف اجلاس میں کبھی کبھار ملاقات ہوتی رہتی ہے۔ان کی حق گوئی اور بے باکی سے متاثر ہوں اس لئے سب سے پہلے الرشاد کا اداریہ پڑھتا ہوں۔مولانا کی خدمت میں میرا بھی سلام عرض کریں اور خصوصی دعا کی درخواست کریں۔شکستہ پائی کے باوجود بہ توفیق ایزدی اپنے تعلیمی مشن میں لگا ہوں۔آپ کی دعائیں زندہ رکھے ہوئے ہیں۔آپ کی ذات گرامی میرے لئے اجنبی نہیں۔آپ کے مقالات دلچسپی سے پڑھتا ہوں۔مولانا شبلی اور سید سلیمان ندوی پر آپ کے معلومات افزاء مضامین پسند آئے۔میرے کتابچے پر الرشاد میں تبصرہ بھی پڑھ چکا ہوں۔بہت اچھا تبصرہ تھا۔اس لئے جو بھی کتاب شائع ہوتی ہے الرشاد کو ایک کاپی تبصرے کے لئے ضرور روانہ کرتا ہوں۔شاید کاپیوں کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے آپ نے تبصرے سے محروم رکھا۔آئندہ اس کا خیال رکھوں گا۔الرشاد کے لئے بھی قلمی تعاون کروں گا۔یہ جان کر خوشی ہوئی کہ ضیاء الدین اصلاحی اور آپ نے جل گاؤں میں مجھ سے ملاقات کے لیے بمبئی جاتے ہوئے پروگرام بنایا تھا مگر افسوس کہ ملاقات نہ ہوسکی۔امید ہے کہ آئندہ اس کا موقع ملے گا۔نیک خواہشات اور دعاؤں کے لئے شکریہ۔ اکبر رحمانی

[۴]

ماہنامہ آموزگار، جل گاؤں

برادرم!

اشتہار روانہ کیجئے۔نرخ آپ خود طے کر کے بھیج دیں۔تعاون دینے کے لئے تیار ہوں۔ کتاب کے دو نسخے بھی تبصرے کے لئے بھیجئے۔ اکبر رحمانی

[۵]

ماہنامہ آموزگار جل گاؤں

برادرم!

یہ آپ کی انکساری ہے جو آپ خود کو خوردوں میں شمار کرتے ہیں۔فارسی کی مشہور کہاوت ہے ''بزرگی بہ علم است نہ کہ بہ عمر'' آپ کے سنجیدہ تحقیقی مقالات آپ کو جو علمی مرتبہ عطا کررہے

ہیں، کم علم بزرگ بھی آپ کے سامنے ہیچ نظر آتے ہیں۔ خدا کرے آپ کی علمی فتوحات جاری رہیں۔ آموزگار کے مشمولات خصوصاً ہاشم قدوائی کے تبصرے پر آپ کے تاثرات کا علم ہوا۔ جہاں تک کتابوں کے بھیجنے کا تعلق ہے ریکارڈ دیکھ کر میں نے لکھا تھا کہ ہر کتاب کی دو دو جلدیں بذریعہ رجسٹری روانہ کی گئی تھیں۔ مگر افسوس کہ، یہ کتابیں نہ مل سکیں۔ خیر آئندہ انہیں روانہ کر دوں گا اور آپ کے نام روانہ کروں گا، تاکہ آپ جلد تبصرہ کرسکیں۔ رضی الاسلام صاحب کو بھی میں نے یوپی صحت کاروان کی بس میں علی گڑھ سے دیوبند تک کی کتاب تبصرے کے لیے دی تھی۔ ان کے ادارے کو بھی روانہ کی تھی، لیکن انہوں نے آج تک یاددہانی کے باوجود زندگی میں شائع نہ کی۔ پتہ نہیں یہ لوگ قصداً بھول جاتے ہیں یا لاشعوری طور پر، مگر مجھے آپ سے ایسی توقع نہیں ہے۔ مولانا مجیب اللہ صاحب ندوی کی خدمت میں سلام وآداب۔ خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ فتاویٰ عالم گیری کے تعلق سے جو کتاب انہوں نے شائع کی تھی وہ اب تک میری نظروں سے نہیں گذری ہے۔ کیا اس کی دوبارہ اشاعت عمل میں آئی ہے۔ ایک نسخہ بھیج کر ممنون کریں یا پھر اس کی زیراکس کاپی بھجوادیں۔ نوازش ہوگی۔

اکبر رحمانی

[۶]

ماہنامہ آموزگار جل گاؤں

برادرم!

آپ کی کتابیں اب تک نہیں ملی ہیں۔ میں خود اس کتاب کو دیکھنے کا خواہش مند تھا اور آپ کو خط لکھنے والا تھا مگر بیمار پڑ گیا۔ ہائی بلڈ پریشر ہونے کی وجہ سے اسپتال میں داخل ہونا پڑا۔ سب کام متاثر ہوا۔ آموزگار بھی ترتیب نہ دے سکا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی اشاعت میں تاخیر ہو رہی ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ مالے گاؤں، جہاں آموزگار کی کتابت وطباعت ہوتی ہے وہ بھیانک فرقہ وارانہ فسادات کی لپیٹ میں آ گیا۔ اب تک حالات پرسکون نہیں ہوئے۔ انشاء اللہ آموزگار کی تاخیر کی کمی کو کسی طرح پوری کر دوں گا۔ دعا کریں۔

اکبر رحمانی

---

[۱۲]

ڈاکٹر امتیاز ندیم

[۱]

مئوناتھ بھنجن

برادر محترم محمد الیاس اعظمی صاحب

السلام علیکم

۲۵ر ستمبر ۱۹۹۵ء کو دارالمصنّفین اعظم گڑھ میں آپ سے ملاقات ہوئی تھی۔ آپ کے حکم کے مطابق علامہ شبلی نعمانی کے مضامین اور ان پر لکھے گئے دوسرے قلم کار کے مضامین کی بابت ''مخزن'' میں جو کچھ دستیاب ہوا آپ کی خدمت میں ارسال ہے۔

شبلی نعمانی - اسدی طوسی کی ''لغت فرس''۔ ستمبر ۱۹۱۴ء ص ۱

درس نظامیہ	اکتوبر ۱۹۱۴ء ص ۱
//	نومبر ۱۹۱۴ء ص ۱
سرسید مرحوم اور اردو لٹریچر	مارچ ۱۹۵۰ء ص ۲۳
شاعری کی حقیقت	اکتوبر ۱۹۰۴ء ص ۱

خدا کرے مزاج گرامی بخیر ہوں۔

والسلام

امتیاز احمد

[۱۳]

انور حسین اکبر پوری

[۱]

لکھنو

۳۰ر ستمبر ۱۹۹۶ء

محترمی ومکرمی جناب الیاس صاحب

سلام علیکم

کافی عرصہ کے بعد کل دانش محل جانے کا موقع ملا نسیم بھائی نے آپ کا خط مورخہ ۱۶ر ستمبر ۱۹۹۷ء کا تحریر کردہ میرے حوالہ کیا، تعجب ہے اس کے پہلے کا تحریر کردہ خط مجھے نہ مل سکا شاید آپ نے خط اکبر پور کے پتہ پر تحریر کیا ہوگا۔ اس وقت ۴ر ماہ کے عرصہ سے میں اکبر پور نہ جا سکا۔

بہر حال تذکرۃ المورخین، مصنف جناب چودھری نبی احمد صاحب سندیلوی کی تصنیف ہے جو موصوف نے بنارس میں مکمل کی اور وہیں سے طبع کی ہے جو میرے کتب خانہ میں موجود ہے۔ انشاءاللہ دوران قیام اکبر پور میں مطلوبہ کتاب کی فوٹو کاپی مہیا کرسکوں گا۔

والسلام

خیر اندیش

انور حسین اکبر پوری

---

[۱۴]

ڈاکٹر ایم نسیم اعظمی

[پ:۱۲؍جنوری ۱۹۵۸ء]

[۱]

مئوناتھ بھنجن
۲۴؍اگست ۲۰۰۱ء

برادر مکرم السلام علیکم

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

آپ کا جوابی خط موصول ہوا۔ جس کا بہت بہت شکریہ

اگر کبھی شبلی منزل جانا ہوا تو یحییٰ اعظمی صاحب کے کلام کو ضرور پڑھنے کی کوشش کروں گا۔ اتر پردیش کے اس مشرقی علاقے نے بڑے بڑے فنکار پیدا کیے مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ اس علاقہ کے فنکاروں پر جتنا کچھ ہونا چاہیے تھا نہیں ہوسکا ہے۔ اس جانب توجہ دلانے کی ضرورت ہے۔

آپ کا
ایم نسیم اعظمی

---

[۲]

مئوناتھ بھنجن
۱۱؍جنوری ۲۰۰۲ء

برادرم جناب ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی
السلام علیکم

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

مورخہ ۶ ؍جنوری ۲۰۰۲ء کا ارسال کردہ مکتوب دستیاب ہوا۔ یاد فرمائی کے لیے بہت بہت شکریہ۔

’’نوائے سروش‘‘ حاضر خدمت ہے اپنے تفصیلی تاثرات سے نوازنے کی زحمت کریں ممنون ہوں گا۔ اگر شبلی اکیڈمی جانا ہو تو جناب مولانا ضیاء الدین اصلاحی صاحب کی خدمت میں میرا اسلام عرض کردیں، نیز یہ بھی یاددہانی کرانے کی زحمت کریں کہ اثر انصاری کی کتاب ’’اردو شاعری میں ہندو تہذیب کی عکاسی‘‘ اور نوائے سروش پر جلد تبصرہ شائع کرادیں۔ بقیہ سب خیریت ہے۔ آپ کے تفصیلی تاثراتی خط کا انتظار رہے گا۔ خدا کرے آپ ہمیشہ بخیر رہیں۔

آپ کا
ایم نسیم اعظمی

---

[۳]

مئوناتھ بھنجن

۲۴ ؍جنوری ۲۰۰۲ء

مکرمی جناب ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی صاحب

السلام علیکم

امید کہ آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔

آپ کا ۱۵ ؍جنوری کا ارسال کردہ مراسلہ نظر نواز ہوا۔ پڑھ کر خوشی ہوئی آپ کے مشورہ کے مطابق ایک عدد ’’نوائے سروش‘‘ اور اسی کے ہمراہ اپنا ایک مضمون ’’اسلامی نصاب تعلیم کے بنیادی عناصر‘‘ برائے اشاعت ماہنامہ الرشاد اعظم گڑھ ارسال خدمت کر رہا ہوں۔ اگر قابل اشاعت سمجھیں تو کسی قریبی شمارہ میں شامل کرلیں ہاں مضمون کے ساتھ پتہ ضرور شائع کریں یہ میری ذاتی آپ سے درخواست ہے اگر مناسب سمجھیں تو الرشاد جاری کرادیں یا کم از کم مضمون کی شمولیت اور تبصرہ کی شمولیت والا شمارہ ضرور ارسال کرائیں ممنون ہوں گا۔ مضمون پر گورا بادشاہ پور کا پتہ درج ہے لیکن رسالہ گھر کے پتے پر ہی بھجوائیں۔

امید کہ مراست کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔ کبھی اعظم گڑھ حاضر ہوا تو ضرور ملاقات کرنے کی کوشش کروں گا۔ مولانا ضیاء الدین اصلاحی صاحب اور الرشاد کی ادارت سے وابستہ حضرات کو بھی میری جانب سے سلام عرض کر دیں۔

فقط والسلام
آپ کا بھائی
ایم نسیم اعظمی

---

[۴]

مئوناتھ بھنجن
۷/فروری ۲۰۰۲ء

برادرم! السلام علیکم

آپ کے خط کے جواب میں ''الرشاد'' کے پتے پر نوائے سروش کی ایک جلد برائے تبصرہ اور ایک مضمون ''اسلامی نصاب تعلیم کے بنیادی عناصر'' برائے اشاعت ارسال کیا تھا یقیناً مل گیا ہوگا مگر رسید سے ابھی تک محروم ہوں۔

تبصرہ اور مضمون ماہنامہ ''الرشاد'' میں کب شائع کر رہے ہیں؟ مطلع کیجئے گا، ممنون ہوں گا۔

خدا کرے آپ مع الخیر ہوں گے۔

آپ کا
ایم نسیم اعظمی

---

[۵]

مئوناتھ بھنجن
یکم مارچ ۲۰۰۲ء

مکرمی جناب ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی صاحب السلام علیکم

آپ کی ہدایت کے مطابق ''نوائے سروش'' کی ایک جلد برائے تبصرہ ارسال کر دیا تھا، اس

کے ہمراہ ایک عدد مضمون بھی تھا جس کا عنوان ہے ''اسلامی نصاب تعلیم کے بنیادی عناصر''، مضمون بھی مذکورہ رسالہ میں برائے اشاعت ارسال کیا تھا۔ مورخہ ۲۵/۱/۲۰۰۲ء کو اس کے بعد مورخہ ۸/فروری ۲۰۰۲ء کو ایک مزید خط آپ کے گھر کے پتے پر ارسال کیا تھا مگر کسی ایک کا بھی جواب موصول نہ ہوسکا ہے، لہٰذا اس خط کو پاتے ہی جواب دینے کی زحمت کریں۔ ممنون ہوں گا۔

امید کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔

جواب کا منتظر
ایم. نسیم اعظمی

---

[۶]

مئوناتھ بھنجن

۱۵/مارچ ۲۰۰۲ء

برادرم مکرم　　السلام علیکم

آپ کے ارسال کردہ دونوں خطوط مورخہ ۱۳/مارچ ۲۰۰۲ء کو موصول ہوئے آپ نے کار لائقہ کے لیے یاد فرمایا اس کے لیے شکریہ۔ مگر آپ نے کافی تاخیر کردی ہے۔ کتابیں جمع کرنے کی آخری تاریخ ۳۱/جنوری ۲۰۰۲ء تھی جو بہت پہلے نکل چکی ہے۔ ہاں مغربی بنگال اردو اکیڈمی نے ابھی اپنی تاریخ کا اعلان نہیں کیا ہے۔ اس کا اعلان ہوجائے تو اس میں برائے انعام کتابیں جمع کی جاسکتی ہیں۔ میں آج ہی ڈاکٹر علقمہ شبلی صاحب کو اس بارے میں معلومات کرنے کے لیے خط لکھ رہا ہوں آجانے پر آپ کو ارسال کردوں گا یا خود لے کر حاضر ہوجاؤں گا۔ آپ مطمئن رہیں۔ ویسے کلکتہ میں کوئی آپ کا شناسا ہو تو آپ خود بھی لکھ دیجئے۔ پہلے سے معلوم رہتا تو اترپردیش اور بہار کی اردو اکادمیوں میں آپ کی کتاب ''علامہ سید سلیمان ندوی بحیثیت مؤرخ'' جمع کرادی گئی ہوتی اور آپ کو انعام بھی مل جاتا مگر افسوس کہ بروقت اطلاع نہ ہوسکی۔

مضمون اور تبصرہ اپریل کے الرشاد کے شمارہ میں شامل ہے اس کے لیے مزید شکریہ۔ میں نے جو پتہ بھیجا تھا وہ صاحب الرشاد کے مستقل خریدار بن چکے ہیں، آئندہ مزید پتے بھیجوں گا۔

خدا کرے آپ مع الخیر ہوں۔

آپ کا
ایم نسیم اعظمی

---

[۷]

مئوناتھ بھنجن
۶/ اپریل ۲۰۰۲ء

مکرمی!　　　سلام مسنون

آج ہی ڈاکٹر علقمہ شبلی [کلکتہ] کا مراسلہ موصول ہوا، جس سے پتہ چلا کہ مغربی بنگال نے ابھی تک ۲۰۰۱ء کی کتابوں پر انعامات کے لئے اعلان نہیں کیا ہے مگر جلد ہی کرنے والی ہے۔ اعلان ہوجانے کے بعد پروفارمہ موصول ہوتے ہی آپ کی خدمت میں ارسال کر دیا جائے گا یا میں خود ہی حاضر ہوجاؤں گا۔ آپ مطمئن رہیں۔

اپریل کا الرشاد کس مرحلے میں ہے؟ تازہ حالات سے آگاہ کریں۔ ہاں ایک بار مزید آپ کے گوش گذار کر دوں کہ مضمون کے ساتھ میرے نام کے آگے پتہ ضرور شائع کرا دیں۔ [ڈاکٹر ایم نسیم اعظمی .R.M.I گورا بادشاہ پور جونپور]

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

ایم نسیم اعظمی

---

[۸]

مئوناتھ بھنجن

جناب ڈاکٹر محمد الیاس صاحب
السلام علیکم

مورخہ ۲/ جون ۲۰۰۲ء کو آپ سے بذریعہ ٹیلی فون گفتگو ہوئی، جس سے معلوم ہوا کہ اپریل کے شمارہ میں مضمون کی اشاعت پر شکریہ والا خط آپ کو نہیں ملا، لہٰذا دوبارہ بطور شکریہ یہ خط ارسال خدمت کر رہا ہوں۔ آپ کی گفتگو سے یہ بھی معلوم ہوا ''الرشاد'' کے تازہ شمارہ مئی جون ۲۰۰۲ء میں

نوائے سردش پر تبصرہ بھی شامل ہے۔ مگر تبصرہ کی شمولیت والا رسالہ تادم تحریر موصول نہیں ہوسکا ہے۔ اگر زحمت نہ ہوتو دوبارہ ارسال کرنے کی زحمت کریں اور جناب الحاج اثر انصاری کے درج ذیل پتہ پر بھی مذکورہ شمارہ بھجوادیں تو میں مزید ذاتی طور پر آپ کا ممنون و مشکور ہوں گا۔

پتہ درج ذیل ہے۔

Al-Haj Asar Ansari

Raghunathpura, Mau Nath Bhanjan

مورخہ ۸؍جون کو اکبر پور جانا ہے واپسی ۹؍جون کو صبح ہوگی لہٰذا مورخہ ۹؍جون بروز اتوار شبلی اکیڈمی میں ملاقات ہوسکتی ہے، جناب ضیاء الرحمٰن صاحب سے اگر ملاقات ہوتو میری جانب سے سلام عرض کردیں۔ بقیہ حالات بدستور ہیں۔

امید کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔

ایم نسیم اعظمی

---

[۹]

مئوناتھ بھنجن

۶؍ستمبر ۲۰۰۲ء

برادرم ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی صاحب

السلام علیکم

ادھر کافی دنوں سے آپ کی خیریت معلوم نہ ہوسکی جس سے تشویش ہے۔ مہربانی فرما کر تازہ حالات سے مطلع کریں۔ ماہنامہ الرشاد بھی ادھر دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوسکا ہے۔ کچھ دنوں پہلے جناب نیاز جیراجپوری کا خط ملا تھا جس میں انھوں نے کوئی تازہ رسالہ کی اشاعت کے بارے میں لکھا تھا کہ صرف ٹائٹل کے رجسٹریشن کا انتظار ہے، پتہ نہیں ان کا یہ منصوبہ کس مرحلے میں ہے۔ اگر ملاقات ہوتی ہوتو سلام عرض کردیں۔

امید کہ مزاج بخیر ہوگا۔ ایم نسیم اعظمی

[۱۰]

مئوناتھ بھنجن

۲۷؍ستمبر۲۰۰۲ء

برادرم ڈاکٹر محمد الیاس صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا حالات سے آگاہی ہوئی۔ الرشاد ابھی تک موصول نہیں ہوا ہے۔ اب آپ کی طبیعت ٹھیک ہے یہ جان کر خوشی ہوئی۔ ادھر میں بھی کچھ پریشان ہی رہا جس کے سبب لکھنے پڑھنے کا کام تقریباً ملتوی تھا۔ اب موسم قدرے خوشگوار ہے تو طبیعت کچھ لکھنے پر بھی مائل ہے۔ اگر کوئی مضمون ہوگیا تو انشاءاللہ ''الرشاد'' کے پتے پر ارسال کروں گا۔ نیاز جیراجپوری کا خط برابر آرہا ہے چنانچہ آج ہی میں نے ایک مضمون جو اردو دنیا دہلی کے لیے لکھا تھا انہیں بھیج دیا ہے۔ مضمون کا عنوان ہے۔ ''کمپیوٹری انقلاب'' اثر صاحب کی بھی طبیعت مستقل خراب ہی رہتی ہے۔ کافی بزرگ ہوگئے ہیں اور چلنے پھرنے لکھنے پڑھنے سے بھی معذور ہیں۔ آپ کا سلام انھیں پوری ایمانداری سے پہنچادوں گا آپ مطمئن رہیں۔

خدا آپ کو ہمیشہ صحت مند رکھے۔ آمین

ضیاءالرحمٰن اعظمی صاحب کو بھی میرا سلام عرض کردیں۔

آپ کا

ایم نسیم اعظمی

---

[۱۱]

مئوناتھ بھنجن

۲۲؍اکتوبر۲۰۰۲ء

برادر ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی صاحب

السلام علیکم

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

آپ کا30-09-02 کا ارسال کردہ مکتوب بروقت مل گیا تھا اور میں نے اس کا جواب بھی دیدیا تھا، پروفیسر اکبر رحمانی صاحب کا انتقال یقیناً ایک حادثہ عظیم ہے۔ اثر انصاری بدستور زندگی سے نبرد آزما ہیں۔ خدا کرے وہ صحت مند ہو جائیں کیونکہ موصوف کے تخلیقی سوتے ابھی بدستور جاری ہیں اور ابھی اچھے تخلیقی ادب کے امکانات بھی ہیں۔

ادھر کافی دنوں سے ضیاء الرحمٰن اعظمی صاحب کی کوئی خبر نہیں مل سکی ہے ان کی کتاب ننھے منے چراغ جو میں نے اکیڈمی میں جمع کروائی تھی اس پر اکادمی نے مبلغ-/Rs1500 کا انعام بھی منظور فرما دیا ہے مگر موصوف نے اس کی بھی اطلاع نہیں دی ہے۔ بہر حال اگر ملاقات ہو جائے تو میرا اسلام عرض کر دیجئے گا۔ جناب نثار جیراجپوری کا تذکرہ اور کلام گذشتہ ماہ کے ایوان اردو کے امروز کے کالم میں پڑھا تھا۔ پسند آیا تھا اور میں نے انھیں بھی مبارکباد کا خط ارسال کر دیا تھا مگر پتہ نہ چل سکا کہ آیا خط ملا یا نہیں۔ کیونکہ خط لکھنے کے بعد بھی ملنے یا نہ ملنے کا امکان برقرار رہتا ہے اور اس کی وجہ ہمارے سرکاری شعبوں سے بے اعتباری کے علاوہ کچھ نہیں ہیں۔

خدا آپ کو سدا بخیر و عافیت رکھے۔ آمین

آپ کا بھائی
ایم نسیم اعظمی

---

[۱۲]

مئوناتھ بھنجن
۱۵ر نومبر ۲۰۰۲ء

برادرم ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی صاحب
السلام علیکم

آپ کے 21-10-02 اور 28-10-02 کے دونوں خطوط موصول ہو گئے تھے۔ میں شاید بروقت جواب نہیں دے سکا تھا۔ لہٰذا یہ مکتوب لکھ رہا ہوں۔ جہاں تک کتاب کی اشاعت کی بات ہے مسودہ اکیڈمی میں جنوری فروری میں جمع کرا دیجئے اگر آپ صفحات کا اندازہ بتا دیں تو میں تخمینہ مع پروفارمہ آپ کو بنا کر بھیج دوں گا یا پھر ملاقات ہونے پر بنا دوں گا۔ مگر آج کل جو

اکادمیوں کا حال ہے وہ آپ بھی جانتے ہیں کئی کئی سال سے مسودے پڑے ہوئے ہیں۔آپ نے گذشتہ خط میں لکھا تھا کہ الرشاد آپ کو بھیجا جارہا ہے مگر ادھر کئی ماہ سے ''الرشاد'' کا دیدار نہیں ہوسکا ہے شاید ڈاک کی نذر ہوجاتا ہو۔

بقیہ حالات بدستور ہیں ادھر کافی دنوں سے کچھ لکھ نہیں سکا ہوں اگر کچھ لکھوں گا تو ''الرشاد'' کے لیے ضرور ارسال کروں گا۔ نیاز جیراجپوری صاحب سے (اگر ملاقات ہو تو) سلام عرض کردیں۔ پتہ نہیں ان کے رسالہ کے منصوبہ کا کیا ہوا؟

امید کہ مزاج بخیر ہوگا۔ والسلام

ایم نسیم اعظمی

---

[۱۳]

مئوناتھ بھنجن

۹/جنوری ۲۰۰۳ء

مکرمی! سلام مسنون

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

ادھر کافی دنوں سے آپ کا کوئی خط نہیں آیا، یعنی خیریت نہیں ملی۔آپ کے لکھنے کے باوجود بھی الرشاد نہیں مل پا رہا ہے۔میری تازہ کتاب ''تعلیمی تجزیئے'' شائع ہوکر آچکی ہے۔انشاءاللہ جلد ہی ارسال کروں گا اور الرشاد میں تبصرہ کے لئے بھی چاہوں گا کہ اس بار آپ خاص اس کتاب پر تفصیلی تبصرہ تحریر فرمائیں۔بقیہ حالات سردلہری کی زد میں ہیں۔ فقط

ایم.نسیم اعظمی

---

[۱۴]

مئوناتھ بھنجن

۱۵/جنوری ۲۰۰۳ء

مکرمی! السلام علیکم

''تعلیمی تجزیئے'' حاضر خدمت ہے۔ احباب کی خواہش ہے کہ کتاب کی رسم اجراء ادا کی جائے مگر سردی ہے کہ موقع ہی نہیں دے رہی، بہر حال رسم کی ادائیگی ہو یا نہ ہو آپ اس کتاب پر تبصرہ ضرور کرنے کی زحمت کریں۔ ایک عدد خاص آپ کے لئے بقیہ دوسری برائے تبصرہ ہے۔

ادھر بہت دنوں سے نیاز جیراج پوری صاحب کا خط وغیرہ نہیں آیا ہے، اگر ملاقات ہوتو میرا سلام پہونچادیں، ممنون ہوں گا۔

امید کہ مزاج بخیر ہوگا۔

ایم نسیم اعظمی

---

[۱۵]

مئوناتھ بھنجن

۲۴ رجنوری ۲۰۰۳ء

مکرمی! السلام علیکم

آج ہی آپ کا خط ملا، خوشی ہوئی کہ ''تعلیمی تجزیئے'' آپ تک پہنچ گئی ہے۔ بھائی ''الرشاد'' ادھر کافی دنوں سے نہیں ملا ہے صرف وہی شمارہ مجھے ملا تھا جس میں میرا مضمون شائع ہوا تھا یا جس میں نوائے سروش پر تبصرہ شائع ہوا تھا اس کے بعد سے کوئی شمارہ نہیں ملا ہے ذرا دفتر سے معلومات کرلیں کہ آیا رسالہ بھیجا بھی جارہا ہے یا نہیں کیونکہ میری ڈاک عموماً مجھے مل جاتی ہے۔

ڈاکٹر منور انجم صاحب سے کم ہی ملاقات ہو پاتی ہے بہر حال میں جناب ماسٹر رفیق صاحب جو آج کل ان کے کالج میں ہی پڑھاتے ہیں ان سے کہہ دیا ہے وہ جیسے کتاب حاصل کرلیں گے آپ کے بتانے کے مطابق انشاءاللہ مولانا عمیر الصدیق ندوی رفیق دارالمصنفین کے پاس بھیجوادوں گا، آپ مطمئن رہیں۔ ''تعلیمی تجزیئے'' پر آپ کے بھرپور تبصرے کا انتظار رہے گا۔ میرے لائق کوئی خدمت؟

خدا کرے مزاج بخیر ہوں۔ والسلام

ایم نسیم اعظمی

---

[۱۶]

مئوناتھ بھنجن
۲۱رفروری۲۰۰۳ء

مکرمی! سلام مسنون

مورخہ ۱۵/۱/۲۰۰۳ء کو ''تعلیمی تجزیئے'' کی دوجلدیں ارسال خدمت کر چکا ہوں جو آپ کو دستیاب ہوچکی ہیں، اس کے علاوہ مورخہ ۱۳/۲/۲۰۰۳ء کو جناب عمیر الصدیق صاحب کے یہاں ڈاکٹر منور انجم کی کتاب ''اقبال سہیل حیات وخدمات'' بھی دے کر آیا ہوں جو آپ کو مل گئی ہوگی۔ عمیر الصدیق صاحب کو تعلیمی تجزیئے کی دوجلدیں برائے تبصرہ ماہنامہ معارف بھی دیدی تھی۔ بہتر ہوتا کہ ماہنامہ الرشاد اور ماہنامہ معارف میں ذرا تفصیلی تبصرہ شائع ہوجاتا۔ اس کے لئے میں نے جناب عمیر الصدیق صاحب سے درخواست کی تھی، ذرا آپ بھی کہہ دیتے تو زیادہ بہتر ہوتا، بہرحال دونوں رسالوں میں تبصرہ کا شدت سے انتظار رہے گا۔ میرے لائق کوئی خدمت ہوتو ضرور یادفرمائیں۔

امید کہ مزاج بخیر ہوں گے۔

جناب عمیر الصدیق ندوی صاحب کی خدمت میں بھی میرا سلام پہونچادیں۔ بہت پہلے اثر انصاری کی کتاب ''اردو شاعری میں ہندوتہذیب کی عکاسی'' برائے تبصرہ اصلاحی صاحب کو دیا تھا وہ کتاب جناب عمیر الصدیق صاحب کے پاس ابھی تک تبصرہ کی منتظر ہے۔

خداحافظ
ایم.نسیم اعظمی

---

[۱۷]

مئوناتھ بھنجن
یکم اپریل۲۰۰۳ء

برادر مکرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا مرسلہ مکتوب ملا، شکریہ آپ کے خط کے ساتھ ہی کلکتہ ڈاکٹر علقمہ شبلی کو بھی خط لکھا تھا

مگر ابھی تک ان کا کوئی جواب نہیں ملا ہے۔ اگر خط آجاتا ہے تو انشاء اللہ بنگال اکیڈمی میں آپ کی کتاب برائے انعام جمع کرادی جائے گی کیونکہ بنگال نے ابھی تک 2001 کی مطبوعات کے لیے کتابیں جمع کرنے کا اعلان نہیں کیا ہے۔ ویسے آپ یہ نوٹ کرلیں کہ ہندوستان کی بیشتر اکادمیوں میں ماہ جنوری میں ہی کتابیں انعام کے لیے جمع کی جاتی ہیں۔ آپ نے پہلے بتایا ہوتا تو آپ کی کتابیں میں ضرور جمع کروادیتا اور آپ کو کوئی زحمت بھی نہ ہوتی۔ کیونکہ یہ میری دلی خواہش رہی ہے کہ مشرقی اتر پردیش کے لوگوں کو ان کی پوری حصہ داری ملے مگر ایسا نہیں ہوتا۔ خود یوپی اردو اکادمی میں بیشتر لکھنؤ اور قرب وجوار کے لوگ ہی زیادہ تر فائدہ اٹھاتے ہیں بہر حال اب وقت نکل چکا ہے۔ امید کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔

ماہ اپریل کا الرشاد کب تک منظر عام پر آرہا ہے۔ گھر کے پتہ پر رسالہ ارسال کرانے کی زحمت کریں گے۔

ایم نسیم اعظمی

[۱۸]

مئوناتھ بھنجن

۴/اپریل ۲۰۰۳ء

برادرم ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی صاحب السلام علیکم

امید کہ مزاج بخیر ہوگا۔

آپ کا ۲۰۰۳/۳/۲۷ء کا ارسال کردہ خط کافی تاخیر سے موصول ہوا۔ لیجیے مالی امداد کا پروفارمہ حاضر ہے۔ آپ اسے پر کر کے مع مسودہ اکادمی کو بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک ارسال کردیں۔ اگر مسودہ کی ضخامت اور نام وغیرہ کی تفصیل معلوم ہوتی تو میں اسٹمیٹ بنا کر یعنی پروفارمہ پر کر کے آپ کو ارسال کردیتا، بہر حال پروفارمہ کی کاپی حاضر ہے۔

جناب آثر صاحب پر میرے مقالہ کا مسودہ تقریباً دو سال سے فخر الدین میموریل کمیٹی میں مالی امداد کے لئے پڑا ہے، مگر گذشتہ کئی سالوں سے گورنمنٹ نے کمیٹی کو بجٹ ہی دینا بند کر رکھا ہے۔ اس لئے اس کی اشاعت بھی التواء میں پڑی ہوئی ہے۔ یہ جان کر خوشی ہوئی کہ اکبر رحمانی کے صاحبزادے آموزگار کو شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اکبر صاحب سے میری بہت کم دنوں

تک خط و کتابت رہی اور ان کے بارے میں کوئی خاص معلومات بھی نہیں ہے، نہیں تو میں ضرور کچھ نہ کچھ لکھتا۔ بہر حال رسالہ کے لئے ہر طرح کا تعاون دینے کی کوشش کروں گا۔ برادرم عمیر الصدیق صاحب کے پاس اثر انصاری صاحب کی کتاب ''اردو شاعری میں ہندو تہذیب کی عکاسی'' اور میری کتاب تعلیمی تجزیئے دونوں ہی تبصرہ کی منتظر ہیں۔ عمیر الصدیق صاحب اگر دونوں پر جلد تفصیلی تبصرہ شائع کرا دیتے تو بہتر ہوتا۔

خدا حافظ
ایم نسیم اعظمی
۴/۴/۲۰۰۳ء

---

[۱۹]

مئوناتھ بھنجن
۱۸/اپریل ۲۰۰۳ء

مکرمی! سلام مسنون

امید کہ مزاج بخیر ہوں گے۔

آپ کے ۲۷/۳/۲۰۰۳ کے خط کے مطابق یوپی اردو اکادمی کا پروفارمہ برائے مالی تعاون ارسال کر چکا ہوں (بتاریخ ۴/۴/۲۰۰۳) امید کہ مل گیا ہوگا۔ آپ نے لکھا تھا کہ بذریعہ رجسٹری ارسال کر دیجئے مگر ان دنوں والدہ کی بیماری کے سبب میں بہت ذہنی پریشانیوں میں تھا، اس لئے رجسٹری پر یا تو نگاہ نہیں گئی یا پھر میں بھول گیا تھا۔ بہر حال بواپسی ڈاک مطلع کریں کہ پروفارمہ آپ کو ملا یا نہیں۔ اگر نہ ملا ہو تو دوبارہ ارسال کر دیا جائے گا۔ بقیہ حالات بدستور ہیں۔ ماہنامہ الرشاد دستیاب نہیں ہو پا رہا ہے اگر تبصرہ شائع ہو گیا ہو تو بھجوانے کی زحمت کریں ممنون ہوں گا۔

خدا حافظ
ایم نسیم اعظمی

---

[۲۰]

مئوناتھ بھنجن

۲؍مئی ۲۰۰۳ء

جناب ڈاکٹر الیاس اعظمی صاحب

سلام مسنون

امید کہ مزاج بخیر ہوگا۔

لیجئے پروفارمہ پر کرکے ارسال ہے، آپ اس پر دستخط کرکے کتاب کے مسودہ کے ساتھ اکادمی کو ارسال کردیں اور اس کی ایک فوٹو کاپی اپنے پاس رکھ لیں۔ ماہنامہ الرشاد دستیاب نہیں ہو سکا ہے، اس لئے تبصرہ کے بارے میں کوئی رائے قائم نہیں کرسکتا، پھر بھی امید ہے کہ آپ نے جو کچھ بھی لکھا ہوگا اچھا لکھا ہوگا۔ اگر تبصرہ کی شمولیت والا شمارہ دستیاب ہوجاتا تو بہتر تھا۔ آموزگار کے لئے میں کیا کرسکتا ہوں؟ اس سے قبل آپ کا اس بارے میں ایک خط ملا تھا اور میں نے بھی آموزگار کے سابقہ پتے پر ایک خط آپ کے حوالے سے لکھ دیا تھا۔ مگر کوئی جواب موصول نہ ہوسکا تھا۔ اس لئے پھر خاموشی رہی، اگر آپ سے خط وکتابت ہوتو اس بارے میں بھی دریافت کریں۔ جناب مولانا ضیاء الدین اصلاحی صاحب برادرم عمیر الصدیق ندوی صاحب کو میرا سلام پہنچانے کی زحمت کریں اور اثر انصاری کی کتاب ''اردو شاعری میں ہندو تہذیب کی عکاسی'' اور ''تعلیمی تجزیئے'' پر تبصرہ کی اشاعت کے لئے بھی یاددہانی کروادیں، ممنون رہوں گا۔ خداحافظ

ایم نسیم اعظمی

---

[۲۱]

مئوناتھ بھنجن

۲۱؍مئی ۲۰۰۳ء

مکرمی ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی صاحب

السلام علیکم

اس سے قبل مورخہ ۲؍۵؍۲۰۰۳ء کو اکادمی کا پروفارمہ پر کرکے ارسال کرچکا ہوں، یقیناً مل

گیا ہوگا۔ ماہنامہ الرشاد بابت اپریل مئی ۲۰۰۳ء بھی موصول ہوگیا۔ تبصرہ اور جامع تبصرہ تحریر فرمانے اور اشاعت پذیر کرنے کا بہت بہت شکریہ۔ تبصرہ مختصر مگر جامع ہے اور قابل تعریف بھی۔ آج کل گرمیوں کی تعطیل کے سلسلے میں گھر پرہی ہوں۔ انشاء اللہ کسی دن اعظم گڑھ حاضر ہوں گا۔ اب تک آپ سے ملاقات کا شرف حاصل نہیں ہوسکا ہے۔ اس شدید موسم میں اگر کوئی مضمون ماہنامہ الرشاد کے مزاج ومعیار کے لائق تحریر ہوسکا تو انشاء اللہ ارسال کرنے کی زحمت کروں گا۔ برادرم عمیر الصدیق صاحب اور محترم اصلاحی صاحب کو میری طرف سے سلام پہونچانے کی زحمت فرمائیں۔ نیز یہ بھی یاددہانی کرادیں کہ معارف میں تبصرہ کا انتظار ہے اور شدت سے انتظار ہے۔ بقیہ حالات بدستور ہیں۔ کارلائقہ سے یادفرمائیں۔ امید کہ مزاج بخیر ہوگا۔

ایم نسیم اعظمی

---

[۲۲]

مئوناتھ بھنجن

۱۰/دسمبر ۲۰۰۳ء

مکرمی!

سلام مسنون

ادھر کافی دنوں سے آپ کی کوئی خیریت موصول نہ ہوسکی ہے۔ تازہ حالات سے مطلع کریں، معارف کا وہ شمارہ جس میں آثر انصاری کی کتاب ''اردو شاعری میں ہندوتہذیب کی عکاسی'' شائع ہوا ہے، حاصل کرکے بھجوادیں کرم ہوگا۔

برادرم عمیر الصدیق صاحب کو میرا سلام پہونچادیں اور میری طرف سے ''تعلیمی تجزیئے'' پر تبصرہ کی اشاعت کے لئے یاددہائی کرادیں، ممنون ہوں گا۔ بقیہ حالات بدستور ہیں۔ اپنے تعلیم کے موضوع پر لکھے گئے مضامین کو ترتیب دے رہا ہوں۔ ارادہ ہے کہ ''تعلیمی جہات'' کے نام سے کتابی شکل دے دوں۔ نام کیسا رہے گا؟ امید کہ بخیر وعافیت ہوں گے۔

ایم نسیم اعظمی

---

[۲۳]

مئوناتھ بھنجن

۲۴؍دسمبر۲۰۰۳ء

برادرم ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی صاحب

السلام علیکم

امید کہ مزاج بخیر ہوگا۔

آپ کا خط اور تبصرہ کی شمولیت والا معارف کا شمارہ موصول ہوگیا ہے، بہت بہت شکریہ۔ انعام حاصل کرنے والا پروفارمہ بھیج رہا ہوں، اس کو یا تو ہاتھ سے ہی نقل کرلیں یا پھر کمپیوٹر سے کتابت کرالیں۔ اتر پردیش اردو اکادمی میں مذکورہ فارم کے ساتھ کتاب کی ۸؍جلدیں برائے انعام جمع کرنی ہوتی ہے جب کہ دیگر ریاستوں کی اکادمیوں میں صرف پانچ جلدیں ہی جمع کرنی ہوتی ہے۔ کتاب کے شروع میں مذکورہ فارم پُر کر کے چسپاں کردیں اور پھر کتاب بذریعہ رجسٹری ڈاک یا دستی اکادمی کے دفتر میں جمع کرادیں۔

بہت پہلے آپ کا خط ملا تھا جس میں آپ نے آموزگار کی دوبارہ اشاعت کی خوش خبری سنائی تھی دسمبر کے شاعر میں اس کا اشتہار بھی شائع ہوا ہے۔ آپ کے کہنے کے مطابق میں نے ایک مضمون ''پیرامیڈیکل کورسز کی تعلیم'' ارسال کردیا ہے اور مضمون کے ساتھ جو مکتوب تحریر کیا ہے اس میں آپ کا حوالہ بھی دے دیا ہے کہ انہیں کے یاددلانے پر یہ مضمون ارسال کررہا ہوں۔ اگر آپ سہیل رحمانی ایڈیٹر آموزگار کو خط لکھیں تو اس کا تذکرہ بھی کردیجئے گا، اگر مناسب محسوس کریں تو۔ بقیہ حالات بدستور ہیں۔

خدا حافظ

ایم نسیم اعظمی

---

[۲۴]

مئوناتھ بھنجن

۲۲؍اپریل۲۰۰۴ء

برادرم ڈاکٹرمحمد الیاس اعظمی صاحب

السلام علیکم

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

مورخہ 04-04-12 کا تحریر کردہ مراسلہ نظر نواز ہوا مضمون آپ کو مل گیا اور پسند آیا اس کے لیے بہت بہت شکریہ۔

محترم اثر انصاری کی کتاب ''دبستان شبلی کے نامور انشاپرداز'' کی صرف ایک کاپی اثر صاحب کے پاس موجود ہے اس کے علاوہ کوئی کاپی ہمارے پاس نہیں ہے، ادھر اثر صاحب کی طبیعت بھی کافی غیر چل رہی ہے اس لیے ان سے کچھ کہنا بھی بہتر نہیں ہے ایسی صورت میں مذکورہ کتاب ارسال کرنے سے بے حد معذوری ہے امید کہ معاف فرمائیں گے۔

''دبستان شبلی'' شبلی اکادمی کی لائبریری میں موجود ہے لہٰذا وہاں سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

مجھے بے حد افسوس ہے کہ آپ نے ایک کام کہا اور میں نہ کرسکا دیگر کار لائقہ سے یاد فرمائیں۔

خدا حافظ ایم نسیم اعظمی

[۲۵]

مئوناتھ بھنجن

یکم جون ۲۰۰۴ء

جناب ڈاکٹر الیاس اعظمی صاحب السلام علیکم

امید کہ مزاج بخیر ہوگا۔

مجھے بے حد افسوس ہے کہ میں آپ کے حکم کی تعمیل نہ کرسکا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگلے روز مجھے باہر جانا پڑ گیا اور میں نے جس شخص کے ذمہ یہ کام سونپا تھا وہ کنفیوزن میں پڑ گیا کہ کون سے حصہ کی کاپی کر کے بھیجنی ہے۔ کل جب میں نے دریافت کیا تو بات ذہن سے نکل چکی تھی اور اس کے کنفیوزن کا میں بھی شکار ہوگیا۔ آپ کے لیٹر پیڈ کے مطابق فون ملایا تو وہ کسی دوسرے کا فون لگ گیا، اس لئے یہ کارڈ پاتے ہی فون کے ذریعہ مطلع کریں کہ کون سے مضمون کی فوٹو کاپی درکار ہے۔ انشاءاللہ میں خود لے کر حاضر ہوجاؤں گا۔ خدا حافظ

ایم نسیم اعظمی

---

[۲۶]

مئوناتھ بھنجن

۱۳/نومبر۲۰۰۴ء

مکرمی! سلام مسنون

امید کہ مزاج بخیر ہوگا۔

ناچیز کی جانب سے عیدالفطر کی پرخلوص مبارک باد قبول فرمائیے اور للہ خاموشی توڑیئے اور صرف پچاس پیسے کا ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر تازہ حالات سے مطلع کریں۔

ایم نسیم اعظمی

---

[۲۷]

مئوناتھ بھنجن

جنوری ۲۰۰۵

برادرم ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی صاحب

السلام علیکم

خدا کرے بخیر و عافیت ہوں۔

سب سے پہلے میری جانب سے نئے سال کی دلی مبارک باد قبول فرمائیں۔ انشاء اللہ ۲۰۰۵ء ہم سب کے لئے نیک فال ثابت ہوگا۔ آپ کا مراسلہ ۱۲/۵/۲۰۰۴ء کافی تاخیر سے موصول ہوا۔ حالات سے آگاہی ہوئی۔ انشاءاللہ آپ کے دشمنان پسپا ہوکر رہیں گے۔ خدا آپ کو ہر طرح سے اپنے امن وامان میں رکھے۔ [آمین]

خطوط کا جواب نہ ملنے کے سبب میں نے سمجھا کہ آپ زیادہ مصروف ہوں گے۔ ادھر آپ کی دو ایک نئی کتاب پر تبصرہ پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ بہرحال تازہ حالات سے مطلع فرمانے کی زحمت کریں۔ برادرم عمیر الصدیق صاحب سے اگر ملاقات ہو تو انہیں بھی میرا سلام پہونچادیں۔

انشاءاللہ جلد ہی الرشاد کے لئے کوئی مضمون بھیجنے کی کوشش کروں گا۔تازہ حالات اور گھر کے لوگوں کی ضمانت کی اطلاع کا انتظار رہے گا۔خدا حافظ

ایم نسیم اعظمی

---

[۲۸]

مئوناتھ بھنجن

مکرمی! سلام مسنون

امید کہ مزاج بخیر ہوگا۔

ادھر کافی دنوں سے آپ کی خیریت معلوم نہ ہوسکی، میں بھی اپنی مصروفیت، بیماری اور دیگر پریشانیوں کے سبب خط تحریر نہ کرسکا۔آپ نے ایک کام بھی کہا تھا وہ بھی نہ ہوسکا،جس کا مجھے بے حد افسوس ہے،امید کہ میری پریشانیوں کے سبب درگذر فرمائیں گے اور تازہ حالات کے ساتھ یہ بھی تحریر فرمانے کی زحمت کریں گے کہ آپ کو دبستان شبلی کے کس مضمون کی فوٹو کاپی درکار ہے۔خدا حافظ ایم نسیم اعظمی

---

[۲۹]

مئوناتھ بھنجن

مکرمی! سلام مسنون

امید کہ بخیر وعافیت ہوں گے۔

پروفارمہ پر کرکے بروقت ارسال کر دیا تھا مگر آپ کی جانب سے نہ تو پہونچنے کی رسید ہی موصول ہوئی اور نہ ہی پھر کوئی دوسرا خط۔ للہ خاموشی توڑیئے اور بلا تاخیر تازہ حالات سے مطلع کرنے کی زحمت کیجئے ممنون ہوں گا۔ خیر اندیش

ایم نسیم اعظمی

---

[۳۰]

مئوناتھ بھنجن

مکرمی! سلام مسنون

امید کہ بخیر وعافیت ہوں گے۔

اس سے قبل ایک خط تحریر کر چکا ہوں یقیناً مل گیا ہوگا۔

محترم اثرؔ انصاری کا ۷؍جنوری ۲۰۰۵ء کو انتقال ہوگیا، آپ نے اخباروں میں ان کے انتقال کی خبر ضرور پڑھی ہوگی۔ ''اثرؔ انصاری: مختصر ادبی وسوانحی کوائف'' حاضر ہے۔ ماہنامہ الرشاد اورمعارف کے آئندہ شمارہ میں شائع کرادیں، ممنون ہوں گا۔ دیگر کار لائقہ سے یاد فرمائیں۔

خدا حافظ

ایم نسیم اعظمی

---

[۳۱]

مئوناتھ بھنجن

۴؍فروری ۲۰۰۵ء

محترم ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی صاحب السلام علیکم

اس سے قبل جناب اثر انصاری صاحب کا کوائف نامہ ارسال کر چکا ہوں اس کی روشنی میں ایک جامع رپورٹ ماہنامہ الرشاد اور معارف میں شائع کرادیں، ممنون ہوں گا۔ میرے پاس اثر انصاری کی صرف ایک ایک کتابیں ہیں، صرف ''اثر انصاری فکر وفن کے آئینے میں'' کے چند نسخے رہ گئے ہیں، لہٰذا میں کسی بھی دن موقع ملتے ہی لے کر حاضر ہوجاؤں گا۔

میں اثر نصاری پر ایک یادگاری کتاب ترتیب دینے کے لئے سوچ رہا ہوں، جس میں اثر انصاری کے انتقال پر کچھ لوگوں کے تاثرات، چند ایک حیات اور فکر وفن پر مضامین اور ان کے کچھ تازہ غیر مطبوعہ کلام شامل ہوں گے، جس میں آپ کی شمولیت بھی ضروری ہے۔ بقیہ حالات بدستور ہیں۔ ادھر والدہ کی بیماری کے سبب ذہنی طور پر پریشان ہوں، دعا کیجئے کہ اللہ تبارک تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔[آمین] خدا حافظ

مخلص ایم.نسیم اعظمی

---

[٣٢]

مئوناتھ بھنجن

۷رفروری

مکرمی! سلام مسنون

ڈاکٹر منور انجم صاحب کی اقبال سہیل سے متعلق کتاب حاصل کرلی ہے۔ کتاب کی قیمت Rs200/- ہے کوئی معتبر آدمی نہ مل سکا اس لیے بھجوا نہیں سکا انشاء اللہ عیدالاضحیٰ کے موقع پر اعظم گڑھ آنا ہوگا تو کتاب لیتا آؤں گا۔

امید کہ مزاج بخیر ہوں گے۔ ایم نسیم اعظمی

---

[٣٣]

مئوناتھ بھنجن

۲۱رمارچ ۲۰۰۵ء

برادرم سلام مسنون

امید کہ مزاج بخیر ہوں گے۔

ادھر کافی دنوں سے آپ کی کوئی خیر خبر موصول نہیں ہوسکی ہے۔ ''تعلیمی تجزیئے'' پر تبصرہ کب تک شائع ہو رہا ہے۔ تبصرہ کی شمولیت والا شمارہ ضرور ارسال کرانے کی زحمت کریں نیز برادرم عمیر الصدیق صاحب سے بھی جلد تبصرہ شائع کرانے کے لیے یاد دہانی کرادیں، بقیہ حالات بدستور ہیں عمیر الصدیق ندوی صاحب کو بھی میرا اسلام پہنچادیں۔ کار لائقہ سے یاد فرمائیں۔ ممنون ہوں گا۔

خیر اندیش

ایم نسیم اعظمی

---

[۳۴]

مئوناتھ بھنجن
۲۳/اپریل ۲۰۰۵ء

برادرم ڈاکٹر الیاس اعظمی صاحب السلام علیکم

امید کہ بخیر و عافیت ہوں گے۔

اس سے قبل والے آپ کے خط کا جواب ارسال کر چکا ہوں یقیناً مل گیا ہوگا۔ حسب وعدہ کتاب ''اثر انصاری فکر و فن کے آئینے میں'' ارسال نہ کر سکا جس کے لیے معذرت خواہ ہوں۔ اور بذریعہ ڈاک ارسال کر رہا ہوں ساتھ ہی اثر انصاری کے کچھ منتخب اشعار بھی تا کہ آپ ان کی مدد سے جناب اثر انصاری مرحوم پر ایک جامع مضمون تحریر کر کے ارسال کر سکیں۔ امید کہ مایوس نہیں کریں گے۔ مضمون اگر وسط مئی ۲۰۰۵ء تک موصول ہو جاتا تو بہتر ہے۔

ایک خط جناب ضیاء الرحمٰن اعظمی صاحب کے لئے ہے آپ انہیں دینے کی زحمت گوارا فرمائیں، ممنون ہوں گا۔

خدا حافظ
ایم نسیم اعظمی

---

[۳۵]

مئوناتھ بھنجن
۶/مئی

مکرمی! سلام مسنون

امید ہے کہ مزاج بخیر ہوگا۔

اس سے قبل ''اثر انصاری فکر و فن کے آئینے میں'' مع منتخب اشعار و کوائف نامہ ارسال کر چکا ہوں جو آپ کو موصول ہو چکا ہے جیسا کہ آپ کے خط سے معلوم ہوا ہے۔ جناب اثر انصاری کی شاعری یا ان کی نثری خدمات میں سے جس موضوع پر آپ مناسب سمجھیں ایک عدد جامع مضمون لکھ کر ارسال کرنے کی زحمت کریں ممنون ہوں گا۔

آپ نے اپنے خط میں اثر انصاری سے متعلق جس وفیاتی نوٹ کا تذکرہ کیا ہے وہ موصول نہیں ہوسکا ہے اور نہ ہی نظر سے گذرا ہے۔ گذشتہ جمعہ کو جناب ڈاکٹر سرفراز احمد صاحب نے بھی تذکرہ کیا تھا اور اس کی تعریف بھی کی تھی مگر ان کے ذہن سے یہ بات نکل گئی تھی کہ مذکورہ نوٹ ''الرشاد'' میں شائع ہوا ہے یا ''معارف'' میں۔ آپ کے خط اور مضمون کا انتظار رہے گا۔

خدا حافظ
ایم نسیم اعظمی

---

[۳۶]

مئوناتھ بھنجن

۱۹ر مئی

جناب ڈاکٹر صاحب۔ سلام مسنون

امید کہ بخیر و عافیت ہوں گے۔

اثر انصاری صاحب کے متعلق امید کہ آپ نے کام شروع کر دیا ہوگا اور جلد ارسال کر کے ممنون کریں گے۔

جناب مولانا ضیاء الدین اصلاحی صاحب کو بھی اس سلسلے میں خطوط تحریر کر چکا ہوں مگر کسی بھی جواب سے محرومی ہے، میری جانب سے مولانا موصوف کو سلام پہنچا دیں اور اپنے طور پر یاد دہانی بھی کرا دیں تو مزید مشکور ہوں گا۔ بقیہ حالات بدستور ہیں۔

پس نوشت: الرشاد کا وہ شمارہ جس میں اثر انصاری کے انتقال کی خبر شائع ہوئی ہے بھیجنے کی زحمت کریں۔ بصورت دیگر فوٹو کاپی بھی بھیجا جا سکتا ہے۔

خدا حافظ
ایم نسیم اعظمی

---

[۳۷]

مئوناتھ بھنجن

یکم جون ۲۰۰۵ء

جناب ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی صاحب السلام علیکم

امید کہ مزاج بخیر ہوگا۔

اس سے قبل 05-5-19 کو ایک خط تحریر کر چکا ہوں یقیناً ملا ہوگا اور آپ نے جناب اثر انصاریؔ صاحب پر کام بھی شروع کر دیا ہوگا۔ آپ کے اثر انصاری سے متعلق مضمون اور الرشاد میں اثر انصاری کے انتقال سے متعلق مطبوعہ رپورٹ کا شدت سے انتظار رہے گا۔ رسالہ نہ ملنے کی صورت میں اس کی فوٹو کاپی ہی بھیجنے کی زحمت کریں، میں بے حد ممنون ہوں گا۔

ایک عدد مضمون بعنوان ''عربی مدارس کے اساتذہ کے لیے تربیتی اداروں کی ضرورت'' ارسال ہے۔ ماہنامہ الرشاد کے کسی قریبی شمارہ میں شامل اشاعت کرا کر مشکور فرمائیں۔

خدا حافظ

ایم نسیم اعظمی

---

[۳۸]

مئوناتھ بھنجن

۱۵؍جولائی

برادرم جناب ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی صاحب

السلام علیکم

امید کہ بخیر و عافیت ہوں گے۔

لیجئے ''عظمت کے نشاں'' پر مختصر تبصرہ حاضر خدمت ہے۔ تبصرہ عجلت میں لکھا گیا ہے اس لیے ممکن ہے اس میں مزید ترمیم و اضافے کی ضرورت ہو اگر ایسا محسوس ہو تو آپ کو پورا حق ہے۔ کل یعنی ۱۶؍جولائی کو عزیزی ظہیر حسن اعظم گڑھ جا رہے ہیں یقیناً آپ سے ملیں گے اس لیے تبصرہ اور ایک عدد مضمون بعنوان ''مولانا محمد علی جوہرؔ۔ حریت پسند سے صحافت تک'' برائے اشاعت ماہنامہ ''الرشاد'' ارسال ہے۔ آپ کی رائے اور جواب کا انتظار رہے گا۔

ایم نسیم اعظمی

[۳۹]

مئوناتھ بھنجن
۵/اگست

مکرمی! سلام مسنون

امید کہ بخیر وعافیت ہوں گے۔

اثر انصاری مرحوم سے متعلق آپ کے مضمون کا شدت سے انتظار ہے امید کہ توجہ فرما کر ممنون کریں گے۔

خدا حافظ
ایم نسیم اعظمی

---

[۴۰]

مئوناتھ بھنجن
۲۶/اگست

مکرمی! سلام مسنون

جناب اثر انصاری مرحوم سے متعلق کتاب کی ترتیب کا کام محض آپ کے مضمون کے بنا التواء میں پڑا ہوا ہے۔امید کہ توجہ فرما کر ممنون کریں گے۔ میں مضمون کا شدت سے منتظر ہوں۔

ایم نسیم اعظمی

---

[۴۱]

مئوناتھ بھنجن
۳۰/دسمبر ۲۰۰۵ء

برادرم ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی صاحب سلام مسنون

امید کہ بخیر وعافیت ہوں گے۔

کل رات میں ٹیلی فون سے ہوئی گفتگو کے مطابق اتر پردیش اردو اکادمی کے پروفارمہ برائے انعام کی نقل حاضر ہے آپ چاہیں تو ہاتھ سے اس کی آٹھ کاپیاں تیار کر لیں ویسے بہتر ہوتا

کہ آپ ٹائپ کروالیتے۔ بہر حال کتاب وقت کے اندر جمع کرادیں اور بہار اردو اکادمی سے بھی فارم منگوا کر وہاں بھی جمع کرادیں۔ بہار اردو اکادمی کا پروفارمہ آجائے تو اس کی ایک فوٹو کاپی مجھے بھی بھیجنے کی زحمت کریں ممنون ہوں گا۔

ایک ضروری بات یہ ہے کہ دارالمصنفین میں ایک کتاب ''تاریخ جمالیات'' کے نام سے ہوگی جس کے مصنف مجنوں گورکھپوری ہیں وہ کتاب چاہے خود لے کر یا برادرم عمیرا لصدیق صاحب کے نام سے ایشو کرا کر مجھے ایک ہفتہ کے لیے دلوادیں تو بڑی مہربانی ہوگی میں کتاب خود آ کر لے آؤں گا اور وقت کے اندر خود ہی پہنچا دوں گا میں اپنی مصروفیت کے سبب خود اتنا وقت دارالمصنفین میں آ کر نہیں گذار سکتا امید کہ اس جانب خصوصی توجہ فرما کر ممنون کریں گے۔

خداحافظ

ایم نسیم اعظمی

پس نوشت: اتر پردیش اردو اکادمی کا پتہ: وبھوتی کھنڈ گومتی نگر لکھنؤ۔226010

بہار اردو اکادمی کا پتہ: اردو بھون۔اشوک راج پتھ، پٹنہ نمبر ۴

---

[۴۲]

مئو ناتھ بھنجن

جناب محمد الیاس اعظمی صاحب السلام علیکم

بہت قبل غالباً آجکل اردو میں آپ کا کوئی مضمون یحییٰ اعظمی کی شاعری کے بارے میں پڑھا تھا۔تبھی یہ خیال آیا تھا کہ آپ کو خط لکھ کر مبارکباد پیش کروں گا مگر مصروفیت کے سبب بات آئی گئی ہوگئی۔ بہر حال کئی ماہ بعد اپنے اس ارادے کی تکمیل کے لیے یہ خط ارسال کر رہا ہوں۔کیا یحییٰ اعظمی صاحب کا کوئی مطبوعہ دیوان ہے اور اگر ہے تو کہاں سے دستیاب ہو سکے گا اس بارے میں لکھنے کی زحمت کریں۔ممنون ہوں گا۔

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔جواب کے لیے کارڈ ارسال ہے۔جلد جواب کی توقع کی جاتی ہے۔

آپ کا بھائی

ایم نسیم اعظمی

---

[۴۳]

مئوناتھ بھنجن

۱۵/فروری ۲۰۰۶ء

محترم ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی صاحب!

السلام علیکم

امید کہ مع الخیر ہوں گے۔

لیجئے مقالہ ''علامہ شبلی نعمانی کے تعلیمی کارنامے اور ان کی عصری معنویت'' حاضر خدمت ہے۔ میں اسے مزید صاف کرنا چاہتا تھا مگر عدیم الفرصتی کے سبب ایسا نہ کر سکا، بہرحال کام چل جائے گا۔ بہتر ہوتا کہ آپ اسے ایک بار زحمت کر کے پڑھ لیتے اور پھر محترم ڈاکٹر شباب الدین صاحب کے حوالے کر دیتے چونکہ آپ کی خواہش تھی کہ میں بھی مقالہ لکھوں سو میں نے تحریر کر دیا، اب آپ اور محترم ڈاکٹر شباب الدین صاحب جو چاہیں کریں۔ ایک کام جو ہونے کا تھا میں نے کر دیا کیسا ہے، اس کا فیصلہ تو آپ حضرات کی بالغ نظری ہی کر سکتی ہے۔

علامہ شبلی نعمانی کے حوالے سے ہونے والے پروگرام میں بہرحال شرکت کی خواہش ہے۔ مقالہ پڑھا جائے یا نہ پڑھا جائے اس کی کوئی بات نہیں، مہمان بہرصورت مقدم ہیں۔ میری جانب سے ڈاکٹر شباب الدین صاحب کو سلام پہونچا دیں اور مناسب سمجھیں تو خط بھی دکھا سکتے ہیں۔ بقیہ حالات بدستور ہیں۔ الرشاد اور آپ کے تبصرے کا انتظار رہے گا۔ بقیہ باتیں انشاء اللہ ٹیلی فون سے کی جائے گی۔

آپ کا اپنا

ایم.نسیم اعظمی

---

[۴۴]

مئوناتھ بھنجن

۲۵/جنوری ۲۰۰۸ء

مکرمی!   السلام علیکم

امید کہ مزاج بخیر ہوگا۔ گذشتہ دنوں مختصر ہی سہی مگر اچھی ملاقات رہی۔ برادرم مولانا عمیرالصدیق صاحب کو آپ نے کتاب بھجوادی ہوگی اور غالباً آئندہ ۲۴ رفروری کے پروگرام سے بھی مطلع کردیا ہوگا۔ ایسا میرا یقین ہے۔

بہتر ہوتا کہ کتاب کے بارے میں آپ کے گرانقدر تاثرات تفصیلی تبصرے کی صورت میں موصول ہوجاتے۔ امید کہ علامہ شبلی والا مضمون آپ نے جناب ڈاکٹر افتخار اعظمی یا ڈاکٹر شباب الدین میں سے کسی نہ کسی کے حوالے کردیا ہوگا۔ بقیہ حالات بدستور ہیں۔

مخلص

ایم نسیم اعظمی

---

[۱۵]

تحسین اشرف

[۱]

لاہور

محترم ڈاکٹر الیاس الاعظمی صاحب

سلام مسنون!

آپ کا مضمون ''تذکرہ گلشن ہند اور علامہ شبلی نعمانی'' جو ہفت روزہ ''ہماری زبان'' کے شمارہ نمبر۴ میں (۲۲ تا ۲۸ جنوری ۲۰۰۵ء) چھپا تھا، راقمہ کی نظر سے گذرا۔ علامہ شبلی نعمانی کے اس تحقیقی کام کو روشنی میں لانے کی یہ کاوش بلاشبہ بہت اچھی ہے، آپ نے درست فرمایا ہے کہ شبلی کے اس کارنامے کی طرف کسی نے توجہ نہیں کی۔ ''گلشن ہند'' مولوی عبدالحق اور انجمن ترقی اردو کے نام سے ہی معروف ہے۔ شبلی کا ذکر اس سلسلے میں گلشن ہند کے سرورق کے ایک جملے کے علاوہ کہیں نہیں ملتا۔

اصل میں آپ کے اس مضمون کی صرف پہلی قسط میں پڑھ سکی ہوں، کیونکہ اگلا شمارہ میری رسائی میں نہیں آسکا، آپ نے خاصی شرح وبسط کے ساتھ گلشن ہند کے تدوین کے طریق کار پر روشنی ڈالی ہے لیکن پورا مضمون پڑھے بغیر میں کوئی بھی رائے دینے سے ارادتاً احتراز کر رہی ہوں، سر دست دو کوتاہیوں کی نشاندہی کرنا چاہوں گی۔

(۱) اس مضمون میں پروف کی بے شمار غلطیاں ہیں جو ظاہر ہے کہ آپ کی غلطیاں نہیں کہلا سکتیں۔

(۲) کوئی ایک شعر بھی درست نہیں چھپا یہ قابل افسوس بات ہے ''ہماری زبان'' کے عملہ ادارت کو محتاط رویہ اپنانا چاہیے۔

اصل میں مجھے آپ سے یہ درخواست کرنا ہے کہ میں تحسین اشرف پنجاب یونیورسٹی لاہور

میں شعبہ اردو میں ایم فل کی طالبہ ہوں اور ایم فل کے تحقیقی مقالے طور پر گلشن ہند پر کام کر رہی ہوں، آپ کا مضمون بعض وجوہات کی بنا پر میرے لیے بے حد اہم ہے از رہ عنایت مجھے اس کی دوسری قسط یا مکمل مضمون کی نقل بھجوا دیں آپ کی تحقیقات میرے تحقیقی کام میں بلاشبہ میری معاونت کریں گی اور کیا علامہ شبلی کا زیر مطالعہ نسخہ مجھ تک پہنچ سکتا ہے؟ کیا میں اس سے مستفید ہو سکتی ہوں۔

آپ کا مکمل مضمون پڑھنے کے بعد اگلے خط میں اپنی ناقص رائے ضرور پیش کروں گی اس خوش گمانی کے ساتھ اختتام کر رہی ہوں کہ آپ اپنے مضمون کی اگلی قسط مجھے ضرور بھجوائیں گے۔

آپ کی صحت اور درازی عمر کے لیے دعا گو۔

تحسین اشرف

---

[۱۶]

مولانا سید جلال الدین عمری

[۱]

جماعت اسلامی ہند دہلی

برادرم ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی صاحب

سلام ورحمت۔

خیریت سے ہوں اور خیریت کا متمنی ہوں۔

آپ کا مضمون ''سرسید اور علم تاریخ'' اپریل تا جون کے شمارہ میں شائع ہو گیا ہے۔کل ڈاک کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔انشاء اللہ جلد آپ کو مل جائے گا۔اس بار کمپیوٹر سے ٹائٹل وغیرہ سبھی پسند آئے گا۔مضامین کا انتخاب بھی اچھا ہے۔

مولانا اصلاحی صاحب سے سلام کہئے اور سیرت النبی کی چھٹی جلد کے لیے یاد دہانی کرا دیجئے۔کوئی آنے والا ہو تو ارسال کر دیں۔آپ کی کتاب بھی مل گئی ابھی مطالعہ کا موقع نہیں ملا، اطمینان سے پڑھوں گا۔ بقیہ سب خیریت ہے۔　　خیر اندیش

جلال الدین

---

[۲]

جماعت اسلامی ہند دہلی

۲۴؍جنوری ۲۰۰۰ء

برادر عزیز محمد الیاس اعظمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کو میں بھولا نہیں ہوں، آپ کا مضمون تحقیقات اسلامی میں شائع ہو چکا ہے۔تازہ

مضمون بھی انشاء اللہ شائع ہوگا۔آپ جانتے ہیں کہ تحقیقات اسلامی سہ ماہی ہے اس میں مضمون کی اشاعت دیر سے ہی آتی ہے اس لیے آپ کا مضمون دو ایک شماروں کے بعد ہی شائع ہو سکے گا۔

''سوئے حرم چلا'' پر آپ نے الرشاد میں جو تبصرہ لکھا ہے وہ ابھی تک میری نظر سے نہیں گذرا۔ممکن ہو تو الرشاد کا وہ شمارہ دہلی کے پتے پر مجھے بھجوا دیں۔

امید ہے کہ آپ ہر طرح خیریت سے ہوں گے۔

جلال الدین

---

[۱۷]

ڈاکٹر جمیل جالبی

[۱]

اسلام آباد
۲۲/اگست ۱۹۹۳ء

محترمی
السلام علیکم
آپ کا خط ملا۔ یاد فرمائی کا شکریہ۔
یہ اچھی بات ہے آپ شبلی نعمانی کے تعلق سے کتابیات مرتب کر رہے ہیں۔ ہمارے ہاں کوئی کتابیات ابھی مرتب نہیں ہوئی۔ جب آپ اسے ہر اعتبار سے مکمل کر لیں تو اس کی ایک عکسی نقل مجھے بھی بھجوا دیجئے گا۔ مقتدرہ قومی زبان کے ۲۸/ پمفلٹ آپ کو رجسٹری سے بھجوائے جا رہے ہیں، ملنے پر مطلع کیجئے۔
امید ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔

آپ کا مخلص
جمیل جالبی

[۱۸]

سید خالد جامعی

[۱]

مکرم ومحترم جناب ڈاکٹر الیاس اعظمی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے آپ بخیر ہوں گے۔

بندہ کی پذیرائی کا شکریہ، تاخیر کے لیے معذرت خواہ ہوں، جریدہ ۳۲ اور ایک دوست کا رسالہ حاضر خدمت ہے آپ کی پیش کش کا بہت شکریہ۔

حضرت معین الدینؒ کی کتاب کی اشاعت سے ہمیں خوشی ہوگی، رسالے اور رسائل پر آپ کے تبصرے کا منتظر ہوں۔

دارالمصنّفین کی آج تک کی طبع شدہ کتابوں کی مکمل فہرست ارسال فرمائیے اور کیا دارالمصنّفین یا ندوہ سے مغربی فکر وفلسفے سائنس پر کوئی اہم کتاب شائع ہوئی ہے یا اس موضوع پر ہندوستان میں کوئی کام ہورہا ہے۔

محتاج دعا

خالد جامعی

---

[۲]

برادر گرامی ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی

وعلیکم السلام

آپ کے دو خط ملے، دونوں کا جواب ارسال کیا گیا اور شاہ صاحب کی سوانح شائع کرنے کا بھی کا عندیہ دیا گیا تھا، افسوس کہ آپ کو وہ خط نہیں ملے۔ کتابوں کا بہت شکریہ جریدہ پابندی سے

شائع ہو رہا ہے۔ خاص شمارہ نمبر ۳۴ رآپ کو ارسال کیا گیا تھا لیکن آپ کو خط ملا نہ رسالہ۔ ۳۷ جریدے شائع ہو چکے ہیں، ڈاک خرچ بہت زیادہ ہے اس لیے آپ کو ای میل کیا جائے یا یہاں سے کوئی لے جائے۔ اسلام اور سائنس، اور اسلام اور مغرب پر جو کچھ شائع ہو رہا ہے اس کا جائزہ لے رہے ہیں کہ اس میں کیا غلط ہے۔ فی الحال عبدالباری، وحیدالدین خان اور ڈاکٹر رفیع الدین کو لیا ہے۔ پھر دوسروں کا نقد ہوگا۔ کیا ساحل آپ کو ملتا ہے اس میں بہت اہم مباحث آ رہے ہیں، فیصل بھٹکل ندوی صاحب کے پاس آتا ہے، ان سے لے کر دیکھ لیجئے۔ ضیاء الدین اصلاحی صاحب کے انتقال پر تعزیت قبول فرمایئے۔ کیا ہندوستان کے کسی مدرسے میں مغربی فکر و فلسفے، جدید سائنس کی تعلیم ہو رہی ہے؟ ندوہ یا کسی بڑے مدرسہ کا نصاب اگر ای میل سے ارسال کر سکیں تو کرم ہوگا۔ کیا ہند کے کسی عالم یا مفکر نے مغربی فکر و فلسفے پر کوئی اہم نقد لکھا ہے؟

محتاج دعا

خالد جامعی

---

[۳]

برادر گرامی ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی

وعلیکم السلام

آپ کے محبت نامے کا شکریہ۔ جریدہ ای میل کے ذریعے مل سکتا ہے، تقریباً آٹھ ہزار صفحات ہیں، مغربی فکر و فلسفے پر بہت قیمتی مضامین اس میں شامل ہیں۔ خصوصاً مغربی فکر و فلسفے کا مطالعہ کیسے کیا جائے، جریدہ ۳۷۔ ان مضامین میں سے اگر آپ ہند میں کوئی شائع کرنا چاہیں تو ضرور کیجئے۔ ندوہ کا ایک وفد دو سال قبل کراچی آیا تھا اس نے بتایا تھا کہ وہاں واضح ندوی صاحب کے نوٹس مغربی فلسفے پر پڑھائے جاتے ہیں وہ فلسفے پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ اس مرتبہ تحقیقات اسلامی میں فلسفے پر پہلا مضمون شائع ہوا ہے لیکن موصوف جدیدیت اور پس جدیدیت کی گہرائی سے واقف نہیں ہیں، بہرحال لائق مطالعہ مضمون ہے۔ ساحل کے وہ تمام شمارے ای میل کیے جا سکتے ہیں جن میں مغرب زیر بحث آیا ہے آپ اسے مرتب کر کے وہاں شائع کر سکتے ہیں۔ ان دنوں اسلام اور سائنس کے حوالے سے لکھی گئی اہم کتابیں زیر تبصرہ ہیں۔ مذہب و سائنس پر ندوی

صاحب کی کتاب دیکھ کر افسوس ہوا بہت کمزور اور غلط کتاب ہے، ہند میں مذہب وسائنس اور جدید فلسفہ، ٹیکنالوجی پر کیا کام ہورہا ہے؟ ندوہ یا دارالمصنفین نے جدید فلسفے سائنس وٹیکنالوجی پر کچھ لکھا ہو۔ شبلی پر جریدہ اور ساحل میں بہت کچھ شائع ہوا ہے وہ دیکھ لیجئے

محتاج دعا

خالد جامعی

---

[۱۹]

ڈاکٹر خلیق انجم

[۱۹۳۳-۲۰۱۶ء]

[۱]

انجمن ترقی اردو ہند دہلی
۲۹/جولائی ۲۰۰۲ء

الیاس صاحب۔آداب!

آپ نے لکھا ہے کہ مجھے آپ نے کئی خط لکھے۔مگر مجھے آپ کا صرف ایک ہی خط ملا۔ پتا نہیں کیوں ڈاک کی نذر ہو گئے۔

ماہنامہ ''الرشاد'' بڑی پابندی سے مل رہا ہے۔کرم فرمائی کا تہہ دل سے شکر گذار ہوں۔

آپ نے شاہ معین الدین احمد ندوی۔حیات و خدمات'' کا کمپوز مسودہ بھیجا تھا۔حضرت! انجمن کی کتابوں کی طباعت کا طریقہ بہت مختلف ہے۔ ہماری ادبی کمیٹی خود موضوعات طے کرتی ہے اور خود ہی اس کے مصنف بھی۔ ہم مصنف سے موضوع پر کتاب لکھنے کی درخواست کرتے ہیں۔ دل چسپ قصہ یہ ہے کہ ہمارا یہ کتاب چھپنے کا عمل اتنا طویل ہے کہ اگر مصنف دیے گئے موضوع پر کتاب لکھنے کو راضی ہو جائے تو کتاب چھپنے تک چار پانچ سال لگ جاتے ہیں۔

میں نے آپ کا مسودہ ادبی کمیٹی میں پیش کیا، مگر اس پر اعتراض یہ کیا گیا کہ یہ موضوع انجمن کی ادبی کمیٹی نے نہیں دیا تھا۔

نیاز کیش
خلیق انجم

---

[۲]

انجمن ترقی اردو ہند دہلی

۲۳/اگست۲۰۰۲ء

الیاس صاحب۔آداب!

آپ کا نوازش نامہ موصول ہوا۔آپ ہی کو نہیں مجھے بھی اس کا افسوس ہے کہ انجمن ایسی عالمانہ کتاب شائع کرنے سے معذور ہے۔اس کے اسباب میں پچھلے خط میں آپ کو لکھ چکا ہوں۔

میرے لیے یہ بڑے فخر کی بات ہوگی کہ میں اس کتاب کا پیش لفظ لکھوں، لیکن میں ۱۵/ستمبر کے بعد لکھ پاؤں گا۔کیوں کہ اگلے پندرہ بیس دن میں بہت مصروف ہوں۔

خدا کرے آپ بخیریت ہوں۔

نیاز کیش
خلیق انجم

---

[۳]

انجمن ترقی اردو ہند دہلی

۲۹/جنوری۲۰۰۳ء

الیاس صاحب۔آداب!

میں زندگی بھر کسی سے اتنا شرمندہ نہیں ہوا جتنا آپ سے ہو رہا ہوں۔آپ کا مسودہ میرے پاس محفوظ ہے، کسی الماری میں رکھ کر بھول گیا ہوں۔اسے تلاش کرنے میں ایک آدھ گھنٹہ درکار ہوگا۔

انجمن ترقی اردو(ہند) کا جشن صد سالہ ۲۸/فروری تا ۳/مارچ ۲۰۰۳ء منعقد کیا جا رہا ہے۔اس انتظام میں اتنا مصروف ہوں کہ فوراً وہ مسودہ تلاش نہیں کر سکتا۔۳/مارچ کے بعد دو تین دن کے اندر اندر آپ کا مسودہ مع مقدمہ بھیج دوں گا۔

خدا کرے آپ بخیریت ہوں اور مجھ سے ناراض نہ ہوں۔

نیاز کیش
خلیق انجم

[۴]

انجمن ترقی اردو ہند دہلی

۸؍مئی ۲۰۰۳ء

الیاس اعظمی صاحب۔آداب!

سخت شرمندہ ہوں۔دراصل ''شاہ معین الدین احمد ندوی'' والا مسودہ فائلوں میں دب گیا تھا اور پوری کوشش کے باوجود نہیں مل رہا تھا۔آپ کا خط آنے پر ایک بار پھر تلاش کیا اور خدا کا شکر ہے کہ مل گیا۔میں چند روز میں اس کا مقدمہ لکھ کر بھیج دوں گا۔

خدا کرے بخیریت ہوں۔ نیاز کیش

خلیق انجم

---

[۵]

انجمن ترقی اردو ہند دہلی

۳۱؍اکتوبر ۲۰۰۳ء

اعظمی صاحب۔السلام علیکم!

حضرت! آپ نے بالکل صحیح لکھا کہ میری غیر معمولی مصروفیات نے آپ کے اور میرے درمیان ایک فاصلہ پیدا کر دیا ہے۔یقین جانئے کہ میرے دل میں آپ کی محبت اور عزت ویسی ہی ہے جیسی پہلے تھی۔چوں کہ آپ کی کتاب پر مقدمہ نہیں لکھ سکا تھا، اس لیے شرمندگی میں آپ کو خط بھی نہیں لکھ پایا۔

آپ کی کتاب پر ڈاکٹر اشفاق احمد اعظمی کا تبصرہ موصول ہوا۔یہ تبصرہ اتنا طویل ہے کہ اس کی اشاعت ''ہماری زبان'' میں ممکن نہیں ہے۔آپ جانتے ہیں کہ ہمارے بیالیس ممبر ہیں اور سب ادیب اور شاعر ہیں۔انجمن کے ایک مشہور ادیب کی کتاب پر بہت طویل تبصرہ آیا تھا جس کے چھاپنے سے میں معذور تھا۔اس پر خاصا اختلاف ہوا اور پھر معاملہ ادبی کمیٹی تک پہنچا۔نتیجہ یہ ہوا کہ ادبی کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ ''ہماری زبان'' میں بھی تبصرہ ڈیڑھ یا دو کالم سے زیادہ نہیں چھپے گا۔میں اس پر سختی سے پابندی کرتا ہوں۔انجمن کے اراکین کی کتابوں پر تبصرہ ڈیڑھ یا دو صفحات سے

زیادہ نہیں ہوتا۔آپ از راہ کرم اعظمی صاحب کا تبصرہ مختصر کر کے بھیج دیجئے، میں فوراً چھاپ دوں گا۔اعظم گڑھ آنے کو بہت جی چاہتا ہے۔خدا کرے کے یہ موقع جلد ملے۔

خدا کرے آپ بخیریت ہوں۔ نیاز کیش

خلیق انجم

---

[۶]

انجمن ترقی اردو ہند دہلی

۲۶/اپریل ۲۰۰۴ء

الیاس صاحب۔آداب!

آپ کی کتاب پر پیش لفظ ارسال خدمت ہے۔میں پہلے بھی اظہار شرمندگی کر چکا تھا۔آج پھر اس کا اعادہ کرتا ہوں۔دراصل مسودہ ڈاکٹر اسلم پرویز لے گئے تھے اور میرے ذہن سے بالکل اتر گیا تھا کہ وہ مسودہ اسلم صاحب کے پاس ہے۔کچھ دن ہوئے یہ مسودہ مل گیا۔اس پر پیش لفظ لکھ کر ارسال خدمت کر رہا ہوں۔

خدا کرے آپ بخیریت ہوں۔

نیاز کیش

خلیق انجم

---

[۷]

انجمن ترقی اردو ہند دہلی

۶/جنوری ۲۰۰۵ء

اعظمی صاحب۔آداب!

مجھے بے انتہا صدمہ ہے کہ میں علامہ شبلی سمینار میں شامل نہیں ہو سکا۔دراصل انہیں تاریخوں میں مجھے پاکستان کے سمیناروں میں شرکت کرنی تھی۔کل ہی واپس آیا ہوں۔

شر پسندوں کی بدتمیزی کی تفصیل تو لکھئے۔بھائی! یہ شر پسند ہر جگہ ہوتے ہیں۔"تذکرہ گلشن

ہند اور علامہ شبلی'' کے عنوان پر آپ کا مقالہ بہت جلد شائع کردوں گا۔ یہ مضمون بہت اچھا ہے۔ بہت جلد ''ہماری زبان'' میں شائع ہو جائے گا۔ امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے۔

نیاز کیش
خلیق انجم

---

[۸]

انجمن ترقی اردو ہند دہلی

۶رجنوری ۲۰۰۵ء

اعظمی صاحب۔ آداب!

مرحوم پروفیسر نثار احمد فاروقی پر آپ کا مضمون موصول ہوا۔ میں ''ہماری زبان'' کا فاروقی نمبر شائع کر رہا ہوں۔ اسی میں یہ مضمون بھی شائع کیا جائے گا۔

جناب اردو ادب سے میرا براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے۔ آپ اپنے مضمون کے سلسلے میں ڈاکٹر اسلم پرویز کو خط لکھئے۔ میں ان کے معاملات میں دخل دینا مناسب نہیں سمجھتا۔

امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے۔

نیاز کیش
خلیق انجم

---

[۹]

انجمن ترقی اردو ہند دہلی

۲۶راپریل ۲۰۰۵ء

اعظمی صاحب۔ آداب!

اشفاق احمد اعظمی مرحوم پر آپ کا مقالہ موصول ہوا۔ حضرت اشفاق صاحب سے مجھے بھی اتنی ہی محبت تھی جتنی آپ کو ہے۔ ان کے علمی کارناموں سے میں بہت متاثر ہوں۔ ان کی جب بھی کوئی مضمون یا نظم آتی، میں اس کو فوراً ''ہماری زبان'' میں شائع کرتا۔ آپ کا مضمون جب ملا تو میں

اسی وقت کمپوزنگ کے لیے دے دیا۔ اگلے شمارے میں شائع ہو جائے گا۔

خدا کرے آپ بخیریت ہوں۔

نیاز کیش
خلیق انجم

---

[۱۰]

انجمن ترقی اردو ہند دہلی

۱۷/مارچ ۲۰۰۸ء

الیاس اعظمی صاحب۔ آداب

آج آپ کا خط اور شاہ معین الدین احمد ندوی: حیات و خدمات کی دو جلدیں موصول ہوئی۔ میرا اعظم گڑھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کبھی رہا بھی نہیں۔ جب میں پی ایچ ڈی کر رہا تھا تو کتابوں کی تلاش میں اعظم گڑھ گیا تھا اور ایک دفعہ ایک سمینار میں شرکت کے لیے وہاں حاضر ہوا تھا۔ پھر بھی مجھے اعظم گڑھ اور اس کے اکابرین سے دلی عقیدت ہے۔ خدا علامہ شبلی، سید سلیمان ندوی، شاہ معین الدین اور ضیاء الدین اصلاحی مرحوم کو جنت میں جگہ دے۔ ان حضرات کی خدمات غیر معمولی ہیں لیکن بڑی بات یہ ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے اردو والوں نے ان کی خدمات کا بھرپور اعتراف کیا ہے اور انشاءاللہ آئندہ بھی کریں گے۔

آپ کی کتاب دیکھ کر مجھے دلی مسرت ہوئی۔ ضیاء الدین اصلاحی صاحب پر اپنا مقالہ ضرور بھیجیے۔ میں شوق سے چھاپ دوں گا۔ اب رہا سوال اس کتاب پر میرے تبصرے کا تو جناب! پوری دنیا میں یہ قاعدہ ہے کہ اگر کتاب پر کسی ادیب کا پیش لفظ ہوتا ہے تو وہ اس پر تبصرہ نہیں کرتا۔ کیوں کہ اپنے پیش لفظ میں وہ سب باتیں کہہ چکا ہوتا ہے جو وہ تبصرے میں کہتا۔

آپ اس کتاب پر کسی اچھے آدمی سے تبصرہ کرا کے فوراً بھیج دیجیے۔ تبصرہ بہت طویل نہیں ہونا چاہیے۔ آپ تو ''ہماری زبان'' کے تبصرے ملاحظہ کرتے ہی ہیں بس وہی تبصرہ چاہیے۔

خدا کرے آپ بخیریت ہوں۔

نیاز کیش
خلیق انجم

[۱۱]

انجمن ترقی اردو ہند دہلی

۵؍مئی ۲۰۰۸ء

اعظمی صاحب۔آداب!

آپ کا نوازش نامہ اور شاہ معین الدین احمد ندوی: حیات اور خدمات پر کلیم صفات کا تبصرہ موصول ہوا۔تبصرہ اچھا ہے اور بہت جلد شائع کر دیا جائے گا۔

آپ جون میں دہلی تشریف لا رہے ہیں،انشاءاللہ ملاقات ہوگی۔

امید ہے آپ بخیریت ہوں گے۔

نیاز کیش
خلیق انجم

---

[۱۲]

انجمن ترقی اردو ہند دہلی

۲؍جولائی ۲۰۰۹ء

الیاس اعظمی صاحب۔آداب!

آپ کا خط اور گیان چند کی شاعری پر مقالہ دونوں موصول ہوئے۔یہ مقالہ ''ہماری زبان'' کی دو تین اشاعتوں کے بعد شائع کر دیا جائے گا۔مجھے خوشی ہے کہ آپ کے اس مقالے نے مجھے گیان چند صاحب سے متعارف کرایا، ورنہ میں اپنی اس کوتاہی کا اعتراف کرتا ہوں کہ میں ان سے واقف نہیں تھا۔اچھے شاعر ہیں اور سیدھے سادے انداز میں شعر کہتے ہیں۔

خدا کرے آپ بخیریت ہوں۔

نیاز کیش
خلیق انجم

---

[۱۳]

انجمن ترقی اردو ہند دہلی

۱۴؍فروری ۲۰۱۲ء

الیاس اعظمی صاحب۔آداب!

مجھے دلی مسرت ہے کہ آپ کو علامہ شبلی سے ایسی عقیدت ہے کہ آپ ان پر لگاتار کتابیں لکھ رہے ہیں۔میں بھی علامہ کا بہت بہت بڑا عاشق ہوں لیکن اتنا نہیں جتنا کہ آپ ہیں۔مجھے آپ کی کتاب پر پیش لفظ لکھنے میں بہت خوشی ہوگی۔اس سلسلے میں میری ایک گذارش ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ کی کتاب پر جو پیش لفظ لکھوں وہ بہت جامع ہو۔اس لئے براہ کرم مسودے کے ساتھ اپنا سوانحی خاکہ اور اپنی تصنیفات کی فہرست ضرور بھیجئے۔

خدا کرے آپ بخیریت ہوں اور علامہ شبلی کے بارے میں جو ادبی خدمات انجام دے رہے ہیں خدا آپ کو اس کا اجر دے۔(آمین)

نیاز کیش
خلیق انجم

[۲۰]

پروفیسر خورشید نعمانی

[پ:۱۹۳۶ء]

[۱]

کرلا ممبئی

۱۴/اکتوبر ۱۹۹۹ء

مکرمی ڈاکٹر الیاس اعظمی صاحب

سلام مسنون

آپ کا گرامی نامہ مجھے قدرے تاخیر سے ملا پھر چار پانچ دن کی تاخیر لکھنے میں ہوئی جس کے لیے معذرت خواہ ہوں، سب سے پہلے تو آپ اپنے وقیع مقالے کے لیے میری دلی مبارکباد قبول فرمائیں، آپ نے موضوع کا انتخاب خوب کیا اور ایک جامع مقالہ قلم بند کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو آپ کی محنت کا اجر ملے اور شبلی کالج آپ کے لیے بہتر جگہ ہے خدا کرے وہاں کوئی صورت نکل آئے۔ اپنے دوران قیام جب میں وہاں شعبہ میں گیا تو مجھے مایوسی ہوئی آپ ماشاء اللہ وہاں کی جگہ کے لیے سب سے مناسب اور بہتر ہیں۔

جواب دینے میں تاخیر یوں ہوئی کہ میں پہلے انجمن اسلام کے ڈائریکٹر آدم شیخ صاحب سے گفتگو کر لینا چاہتا تھا مگر ادھر میرے یہاں مہمانوں کی یورش اور ۳/اکتوبر کو میرے عزیز ترین شاگرد پروفیسر انور ظہیر (مت سہل ہمیں جانو کے خالق) اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال نے مجھے شدت سے متاثر کر دیا۔ آدم شیخ صاحب میرے استاذ بھی رہے ہیں اور بہترین دوست بھی ہیں، ان سے ابھی ٹیلی فون پر گفتگو کی، موصوف نے بتایا کہ آپ کا مقالہ ان کو دو ایک دن قبل مل گیا ہے اور اس میں میرے نام ایک خط بھی ہے جو کہ مجھ کو ان سے مل جائے گا۔ ۱۶/اکتوبر کو ۵/ہفتوں کے لیے وطن جا رہا ہوں۔ آپ کا مقالہ وہاں سے آنے کے بعد شوق سے دیکھوں گا۔ ان کا موجودہ شمارہ جگن ناتھ آزاد نمبر ہے۔ ابھی ان سے جو گفتگو ہوئی وہ بہت حوصلہ افزا

ہے، وہ انشاء اللہ اگر مکمل ہوسکا تو پورا مقالہ ایک شمارہ یا زیادہ سے زیادہ دو شماروں میں شائع کرنے کے لیے تیار ہوئے ہیں اور موجودہ شمارے کے بعد جو شمارہ آئے گا اس میں آپ کا مقالہ شائع ہوگا۔

شاہ صاحب مرحوم پر مقالہ لکھ کر آپ مجھ پر سبقت لے گئے یہ میرے لیے مزید خوشی کا باعث ہے۔

میرا مقالہ انشاء اللہ دو تین ماہ میں مکمل ہو جائے گا میں اس کی تکمیل کے سلسلے میں ایک سال سے وطن نہیں گیا۔

محترم ضیاء الدین صاحب اور محترم عمیر الصدیق صاحب، مولانا عارف صاحب اور کلیم صفات اصلاحی صاحب سے میرا اسلام عرض فرمائیں، عمیر صاحب کو بتا دیں کہ انور ظہیر کی کتاب پر ان کا تبصرہ پسند کیا تھا مگر افسوس بہت جلد چل بسا، اس کی کتاب کا دوسرا ایڈیشن پاکستان میں شائع ہوا تھا۔ میرے دوسرے شاگرد ڈاکٹر غلام رسول صاحب کی کتاب ''اردو کی منتخب تاریخی کتابوں کا تنقیدی جائزہ'' پر بھی ان کا تبصرہ ہونا ہے۔ وہ بھی یہاں رہتے ہیں اور تبصرے کے لئے ہر ماہ منتظر رہتے ہیں۔

محترم عبد المنان ہلالی اور محترم احتشام علی صاحب کی خدمت میں بھی سلام عرض فرمائیں۔

آپ کا مخلص

خورشید نعمانی

---

[۲]

کرلا ممبئی

۱۱ر جنوری ۲۰۰۰ء

مکرمی الیاس صاحب

سلام مسنون

آپ کا ۱۷ر دسمبر ۱۹۹۹ء کا فرستادہ خط مجھے عید سے چار پانچ دن قبل ملا، ایک دن ڈاکٹر آدم شیخ صاحب سے ملنے گیا تو ملاقات نہ ہوسکی اس سے قبل میں ان سے مل چکا تھا اور انھوں نے وعدہ کیا تھا کہ ان کی کوشش یہی ہوگی کہ مضمون ایک قسط میں چھپ جائے گا مگر عید کے دن فون پر گفتگو

میں انھوں نے بتایا کہ وہ اسے دوقسطوں میں شائع کریں گے۔آپ کا مضمون ماشاءاللہ بہت اچھا ہے میں مکمل تو نہیں پڑھ سکا مگر جستہ جستہ پڑھ لیا، جگن ناتھ آزاد نمبر تو شائع ہوگیا اور غالبًا دارالمصنّفین پہنچ بھی چکا ہوگا۔ مولانا ضیاء الدین اصلاحی صاحب کا مضمون سرفہرست ہے۔آزاد نمبر میں وہ مقالہ نما نہیں شائع کرسکے اس کے چھ ماہ بعد مقالہ شائع ہوگا یہی وجہ انھوں نے بتائی آپ کا مضمون ایک قسط میں شائع نہ کرنے کی۔ بہر حال خدا کرے آزاد نمبر کے بعد آپ کا مضمون آجائے۔کوشش کیجیے کہ یہ کسی صورت شائع ہوجائے آپ کا مقالہ تو کافی طویل ہوگا وہ بھی شائع ہوجائے تو بہت اچھا کام ہے۔

میں رمضان سے قبل وطن سے آگیا تھا مگر پورے رمضان بہت تکلیفوں میں گذرے۔ پہلے الرجی ہوئی پھر دانت میں شدید تکلیف ہوگئی جس کی وجہ سے ایک دانت نکلوانا پڑا، آخری روزے کے دن B.P ہائی ہوگیا، علاج اور پرہیز جاری ہے۔ میرا مقالہ بھی تقریباً پورا ہوگیا ہے۔ مجھے ایک سال کی متوقع توسیع نہیں مل سکی۔

حضرت مولانا علی میاںؒ کے غم سے نڈھال ہوں، ایک ایسی شخصیت ہم لوگوں کے درمیان سے اٹھ گئی ہے جس کا خلاء عرصہ تک پُر نہ ہوسکے گا۔ دارالمصنّفین کے تو وہ مسیحا تھے۔

مولانا ضیاء الدین صاحب، مولانا عمیر الصدیق صاحب، مولانا عارف عمری صاحب، مولوی احتشام علی صاحب، پروفیسر ہلالی صاحب سب کی خدمت میں سلام عرض کیجیے۔ علی حسن سے بھی سلام کہیے۔ باقی سب خیریت ہے۔

یونیورسٹیوں اور کالجوں کے اشتہارات دیکھتے رہیے اور اپلائی کرتے رہیے، انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔ اگر شبلی کالج میں کوئی گنجائش ہو تو چہ خوب۔

ڈاکٹر آدم شیخ صاحب نے بھی آپ کو خط لکھنے کا وعدہ کیا ہے۔

آپ کا مخلص

خورشید نعمانی

---

[۳]

کرلا بمبئی

۱۷/مارچ ۲۰۰۰ء

مکرمی ڈاکٹر الیاس الاعظمی صاحب   سلام مسنون

آپ کا گرامی نامہ آج ملا۔ خیریت وعافیت معلوم ہوئی۔ مجھے افسوس ہے کہ آپ کو مضمون کی اشاعت سے متعلق کافی زحمت اٹھانا پڑی۔ اس قسم کے فیصلے انجمن اسلام کے صدر ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا صاحب عموماً کرتے ہیں، جب آپ کا مضمون شائع ہونے کا وقت آیا تو ان کو آزاد نمبر کی سوجھ گئی۔ ڈاکٹر آدم شیخ صاحب سے مرے تعلقات بہت اچھے ہیں، پہلے مری کوشش تھی کہ یہ ایک نمبر میں شائع ہو جاتے جب انہوں نے دو نمبروں میں شائع کرنے کی بات کی میں راضی ہو گیا مگر مری دلی خواہش تھی کہ یہ کتابی شکل میں شائع ہو جس کے لئے میں نے ان کا تعاقب کیا اور انہوں نے ڈاکٹر جمخانہ والا کی اجازت لے لی۔ اب یہ کتاب انشاءاللہ کتابی صورت میں شائع ہوگی۔ آپ کے مضمون کی کتابت ہوگئی ہے جو کہ ۵۰/صفحات میں کتابی تقطیع پر آ گیا ہے۔ کتاب کے لئے یہ ضخامت بہت کم ہے اس لئے محترم ضیاء الدین صاحب کا وفیات جو کہ شاہ صاحب پر تھا اور مولانا علی میاںؒ کا پرانے چراغ والا مضمون، ایک مختصر مضمون میرا لے کر یہ ۸۶/صفحات ہو رہے ہیں۔ میرے پاس تعمیر حیات کا نمبر تھا مگر مجھے یاد نہیں آ رہا تھا۔ تین چار دن بڑے تلاش بسیار کے بعد وہ مجھے مل گیا۔ اس میں سے ایک دو مضمون لے کر سوسوا سو صفحہ کی کتاب انشاءاللہ ہو جائے گی۔ ارادہ تھا کہ ۲۸/ مارچ کو حضرت علی میاں سمینار میں اس کی رسم اجراء مولانا ضیاء الدین صاحب کے سامنے ادا کر دی جائے مگر کمپیوٹر کے کمپوزر نے بے شمار غلطیاں کر دیں۔ میں نے آپ کا مضمون سرسری پہلے پڑھ لیا تھا مگر پروف ریڈنگ کے وقت لفظاً لفظاً پڑھا ہے۔ آپ کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں آپ نے بہت اچھا مقالہ سپرد قلم کیا ہے اور حق ادا کر دیا ہے اور جو کام میرے کرنے کا تھا آپ نے پورا کر کے مجھے شرمندہ بھی کر دیا ہے۔ آپ نے اگر اپنا مضمون فکر ونظر میں ارسال کر دیا ہے تو اسے رکوا دیجئے۔ آپ کو آدم شیخ صاحب نے خط لکھا ہے، آپ ان سے چند نسخے ضرور منگوا لیجئے گا۔ ورنہ بعد میں ملنا مشکل ہو جائے گا۔ کتاب انشاءاللہ ڈاکٹر آدم شیخ صاحب کے حسب وعدہ اپریل کے آخر تک آپ کے ہاتھ میں ہوگی۔ ابھی معلوم ہوا کہ مولانا ضیاء الدین صاحب بمبئی پہنچ چکے ہیں اور کہیں کلیان میں مقیم ہیں۔ انشاءاللہ کل پرسوں ان سے ملاقات ہوگی۔ دارالمصنّفین میں سب سے سلام عرض کر دیں۔

آپ کا
خورشید نعمانی

---

[۴]

کرلا ممبئی
۵/اگست ۲۰۰۰ء

محترم الیاس اعظمی صاحب
سلام مسنون
امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

میں ۲۰/جولائی کو وطن سے واپس آیا ایک مہینہ بعد ڈاکٹر آدم شیخ، ڈاکٹر اسحٰق جمخانہ والا صاحب سے ملاقات ہوئی دونوں نے تقریبات کی کامیابی کی روداد سنائی۔ اس امر کی خوشی ہے کہ آپ کا مضمون شاہ صاحب پر ایک مختصر کتاب کا محرک ہوا، حرف آغاز میرا ہی لکھا ہوا ہے اور میری ہی تحریک پر آخر میں ڈاکٹر آدم شیخ صاحب نے آپ کا شکریہ ادا کیا ہے، اب وہ مولانا عبدالسلام ندوی پر کتاب شائع کرانے کے لیے تیار ہیں، ہارون صاحب سابق پرنسپل صابوصدیق پالی ٹیکنک بھی اس کی اشاعت کے لیے ذرائع پیدا کرنے کے لیے تیار ہو گئے ہیں، آپ نے کچھ مواد کی فراہمی کا وعدہ کیا ہے وہ آپ ارسال کر دیجئے گا۔

مجھے جولائی کا معارف اب تک نہیں مل سکا ہے۔ میں محترم مولانا ضیاءالدین صاحب کو بھی خط لکھ رہا ہوں، ان کو آپ یاد دہانی کرا کر جولائی کا معارف بھجوا دیجئے گا۔

آپ کا
خورشید نعمانی

---

[۵]

کرلا، بمبئی
۱۱/اگست ۲۰۰۱ء

مکرمی ڈاکٹر الیاس الاعظمی صاحب   سلام مسنون

آپ کا ۲۹؍جون کا گرامی نامہ کل شب وطن سے واپسی پر ملا۔ میں ۲۵؍جون کو وطن گیا تھا اور ۱۰؍اگست کی شب میں واپسی ہوئی۔ مجھے بھی خیال تھا کہ ادھر عرصہ سے آپ سے مراسلت نہ ہوسکی۔ وطن جانے سے قبل ایک لفافہ محترم ضیاء الدین صاحب کو لکھا تھا مگر جواب سے محرومی رہی۔ اب انشاء اللہ آپ لوگوں سے ملاقات وسط اکتوبر میں مولانا عبدالسلام ندوی صاحب سمینار کے موقع پر ہوگی۔ میں نے اپنا مضمون ہارون صاحب کو وطن جانے سے پہلے سپرد کردیا تھا۔ امید ہے کہ اس کی کمپوزنگ وغیرہ ہوگئی ہوگی۔ بمبئی میں بیٹھ کر کوئی وقیع مضمون لکھنا بڑا مشکل ہوجاتا ہے۔ یہاں باوجود کوشش کے صدق جدید کی فائلیں نہ مل سکیں۔ اس لئے مولانا عبدالماجد دریابادی کی رائے جو انہوں نے مولانا کے انتقال پر لکھی ہوگی مل نہ سکی۔ آپ اگر زحمت کرکے اکتوبر و نومبر ۵۶ء کے شمارے سے وہ اقتباس مجھے بھیج دیں تو وہ اب بھی شامل ہوسکتا ہے۔ میرا عنوان ہے ''مولانا عبدالسلام، ان کے اساتذہ، رفقاء اور معاصرین کی نظر میں''۔

آپ کا خط پڑھنے سے قبل ہی ڈاکٹر آدم شیخ صاحب کا فون میری خیریت طلبی کا آیا تھا۔ اب جب ان سے ملاقات ہوگی تو آپ کی کتاب پر تبصرہ کے لئے کہوں گا۔ امید ہے کہ وہ کتاب تبصرہ کے لئے مجھے ہی دیں گے۔

آپ نے میری تحریروں کے بارے میں پوچھا ہے، لوگوں نے مجھے تبصرہ نگار سمجھ رکھا ہے۔ میں انہیں میں زیادہ الجھا رہتا ہوں۔ مضامین و مقالے کم لکھ پاتا ہوں۔ مجھے خوشی ہے کہ آپ کی Thesis کا ہر باب ایک کتاب کی شکل میں آرہا ہے۔ یہ بات باعث طمانیت ہے اور آپ اس کے لئے قابل مبارک باد ہیں۔ پتہ نہیں میری کتاب طباعت کے کس مرحلہ میں ہے۔

امید ہے کہ اب کمپیوٹر ٹھیک کام کررہا ہوگا۔

محترم ضیاء الدین اصلاحی صاحب، محترم عمیر الصدیق صاحب، مولانا عارف عمری صاحب و دیگر رفقاء سے سلام عرض فرمائیں۔ باقی اور سب خیریت ہے۔

آپ کا مخلص
خورشید نعمانی

[۶]

کرلا ممبئی

۱۵؍جنوری ۲۰۰۲ء

محترم الیاس اعظمی صاحب

سلام مسنون

آپ کا گرامی نامہ باصرہ نواز ہوا، آپ کی محبت کا ممنون ہوں، آپ کی ناسازی طبع کا حال معلوم ہو کر افسوس ہوا، خدا کرے اب آپ بالکل ٹھیک ہوں، آپ لوگوں کے جانے کے بعد میری آنکھ کا آپریشن کامیاب رہا لیکن بعد میں بلڈ پریشر ہائی ہوگیا، کولسٹرول بھی بڑھا ہوا ہے جس کی وجہ سے کھانے وغیرہ پر بڑی بندشیں ہوگئی ہیں۔ بڑھاپے میں یہ سب معمول کی باتیں ہیں۔

اس مرتبہ آپ لوگوں سے ملاقات بہت تشنہ رہی، میرا پروگرام تھا کہ ایک دن آپ لوگوں کا کھانا رہے گا اور طویل نشست ہوگی مگر عجلت میں آپ لوگوں کی روانگی کی وجہ سے کچھ نہ ہو پایا، عمیر الصدیق صاحب پہلی مرتبہ تشریف لائے تھے، ان سے بھی تفصیلی ملاقات نہ ہوسکی، بہرحال یار زندہ صحبت باقی۔ باقی کبھی آئندہ انشاء اللہ۔ آپ لوگوں کے جانے کے بعد جائسی صاحب اور (ابوسفیان) اصلاحی صاحب دن بھر یہاں رہے، رات کو واپسی ہوئی۔ آپ کا تحقیقی مقالہ تو غالباً خدا بخش لائبریری پٹنہ شائع کر رہی ہے۔ خوشی کی بات ہے ادھر آدم شیخ صاحب سے عرصہ سے ملاقات نہیں ہوئی ہے دارالمصنفین میں مولانا ضیاء الدین صاحب، مولانا عمیر الصدیق صاحب اور مولانا عارف عمری صاحب سے مؤدبانہ سلام عرض کیجئے۔ ایک دن مولانا مستقیم صاحب تشریف لے آئے تھے کافی دیر تک دارالمصنفین کے بارے میں گفتگو ہوتی رہی، مجھے افسوس ہے کہ مالی امور کے معاملے میں کچھ خاطر خواہ پیش رفت نہ ہوسکی۔ ایوب صاحب کو آپ کی کتاب ''شعور فن'' کے لیے فون فوراً کر دیا تھا مگر چونکہ یہ کتاب ان کے لیے مفید مطلب نہیں ہے ابھی تک نہیں لے گئے، مجھے جو نسخہ آپ نے عنایت کیا تھا ایک اعظم گڑھ کی لڑکی جو Net کی تیاری میں لگی ہے، لے گئی ہے اور استفادہ کر رہی ہے۔

باقی اور سب خیریت ہے۔

آپ کا مخلص

خورشید نعمانی

[۷]

کرلا ممبئی

یکم جون ۲۰۰۲ء

برادر گرامی محترم ڈاکٹر الیاس اعظمی صاحب

سلام مسنون

امید ہے کہ مزاج گرامی مع الخیر ہوں گے۔ اس سے قبل گفتگو میں اپنی خرابی طبیعت کا ذکر کر چکا ہوں، یوں ٹھیک ہوں مگر طبیعت ابھی تک پوری طور سے بحال نہیں ہوئی ہے، دس دن سے گھر سے نہیں نکل رہا ہوں۔ طبیعت کی خرابی کے باوجود ''شبلی سخنوروں کی نظر میں'' پر پورا تبصرہ بھی مکمل کر لیا جو آپ کی خدمت میں حاضر ہے، خدا کرے آپ تک بخیر و عافیت پہنچ جائے، پھر دارالمصنفین کے پتہ پر ارسال کر رہا ہوں، ذرا نظر رکھئے گا اور جب مل جائے تو فون سے مطلع کر دیجئے۔

اہلیہ کی آنکھ کا آپریشن ۷رجون کو ہونے والا ہے۔ خدا کرے بہ عافیت یہ مرحلہ گذرے۔

باقی سب سے سلام و دعا کہئے۔

آپ کا مخلص

خورشید نعمانی

---

[۸]

کرلا ممبئی

۱۷رنومبر ۲۰۰۳ء

محترم ڈاکٹر الیاس اعظمی صاحب

سلام مسنون

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

ادھر آپ کی تحریر نظر سے نہیں گذری مگر آپ کا ذکر خیر رسائل و جرائد میں اکثر رہتا ہے جن سے آپ کی خیریت ملتی رہتی ہے۔ آپ کی کتاب پر اچھے تبصرے ہندوستانی زبان، معارف میں

نظر سے گذرے اور ہندوستانی زبان میں مضمون بھی، جہاں تک یاد پڑتا ہے۔آپ مبارکباد قبول فرمائیں اور شعور فن کا دوسرا ایڈیشن بھی آپ حضرا نے محنت سے تیار کیا ہے جو میری نظر سے گذرا، طلباء کو اس سے Net کی تیاری میں کافی مدد ملے گی۔

دسمبر کے مہینے میں اردو اکادمیوں کو نئی کتابیں ارسال کی جاتی ہیں اور انعامات کے فارموں کی خانہ پری کی جاتی ہے۔آپ سے مودبانہ التماس ہے کہ وہ اکادمیاں جو سالانہ آل انڈیا انعامات دیتی ہیں ان کے فارموں کے زیراکس آپ مولانا ضیاء الدین صاحب کو فراہم کرادیں، بلکہ ان کی مدد فرمائیں تا کہ یوپی، بہار، مغربی بنگال اور ان اکادمیوں کو یہ کتابیں وقت مقرر تک پہنچ سکیں۔ان اکادمیوں کے علاوہ اگر کوئی دوسری اکادمی All India انعامات دیتی ہیں وہاں بھی کتابیں بھیجوا دیجئے گا۔مولانا عمیر الصدیق صاحب سے سلام عرض کیجئے گا، وہ بھی اس میں معاون ہوسکتے ہیں۔ان کا قیام بمبئی میں بہت مختصر رہا جس سے تشنگی رہی، میں نے ضیاء الدین صاحب کو بھی خط لکھا ہے، اگر کتاب کی دوسری جلد اس وقت تک تیار ہوجائے تو دونوں جلدیں بھجوادیں ورنہ ایک ہی جلد بھجوائیں۔میں آپ کے تعاون کا ممنون ہوں گا۔

دارالمصنفین کے دیگر رفقاء کی خدمت میں سلام عرض کریں۔آپ کے کسی ڈگری کالج میں تقرری کے لیے دعا کرتا رہتا ہوں، خدا آپ کو کامیابی عطا فرمائے، آمین۔

آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔

آپ کا مخلص
خورشید نعمانی

---

[۹]

کرلا بمبئی

۲۵ر اپریل ۲۰۰۴ء

مکرمی ڈاکٹر الیاس الاعظمی صاحب سلام مسنون

آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا۔نوائے ادب کا اکتوبر کا شمارہ آپ کو مل گیا اس کی خوشی ہوئی۔ انجمن سے باوجود کوشش کے یہ شمارہ نہ مل سکا اس لئے مجھے اپنا نمبر آپ کو بھیجنا پڑا۔نوائے ادب

میرے نام بھی نہیں آتا۔ شیخ صاحب ڈاک کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کا رونا رویا کرتے ہیں۔ایک نوائے ادب پر چھ روپیہ کے ٹکٹ لگ جاتے ہیں، میں اگر کبھی چلا جاتا ہوں تو دے دیتے ہیں اب تو مرا انجمن جانا بھی بہت ہی کم ہو گیا ہے۔

شاہ صاحب مرحوم پر آپ کی کتاب آ رہی ہے اس کی خوشی ہے۔شاہ صاحب کا جو غیر مطبوعہ کام ہوگا وہ دارالمصنّفین ہی میں ہوگا۔جس کا مجھے علم نہیں ہے۔جو کچھ آپ کی دست رس میں ہے وہی میری دسترس میں تھا۔اب شاہ صاحب کے انتقال کے بعد جو وفیات،شذرات،نظرات لکھے گئے ہوں۔پاکستان کے رسائل میں بھی لکھا گیا ہوگا مگر وہاں تک میری رسائی نہیں ہے۔میں نے مولانا سعید اکبرآبادی کے نظرات سے ایک اقتباس اپنی کتاب میں دیا ہے وہ آپ وہاں دیکھ لیجئے۔شاہ صاحب کے انتقال کے بعد اگر کچھ تعزیتی خطوط آئے ہوں وہ وہاں دیکھ لیجئے۔

میں نے ڈاکٹر شیخ کو کتاب VP کرنے کی بات کہی،ان کا جواب یہ تھا کہ آپ کو اور مولانا ضیاء الدین صاحب کو کئی کاپیاں دی گئی ہیں جو ان کے پاس ہونگی۔مجھ کو انہوں نے دس کاپیاں دیں جو میں نے ہندوستان و پاکستان میں اعزا اور جاننے والوں کو بھیج دی تھیں۔گذشتہ دو تین ماہ قبل مولانا عمیر الصدیق صاحب کا تبصرہ اس پر شائع ہوا ہے وہ کتاب وقتی طور پر ان سے حاصل کر لیں۔شیخ صاحب تو بھیجنے سے رہے۔

میں نے آپ کے حسب ارشاد مقدمہ چار صفحات میں لکھ دیا ہے۔اس میں آپ کتر بیونت کر کے اپنی مرضی کے مطابق جتنا چاہیں چھپوا دیں۔کتابوں کا حصہ آپ ہی کے مضمون سے اجمالاً لے لیا ہے۔آپ بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجر عطا فرمائے۔آمین۔کتاب کی تیاری کے بعد اس کی طباعت کا مرحلہ سب سے مشکل کام ہوتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اسے بھی پورا کر ہی دے گا۔خدا بخش لائبریری والے یہ کام کر دیتے ہیں ان ہی کو کہئے۔

ڈاکٹر آدم شیخ پر ایک کتاب تقریباً ڈھائی سو صفحات کی آئی ہے۔ڈاکٹر شیخ عبداللہ ان کے اور میرے شاگرد رہے ہیں انہوں نے یہ کتاب لکھی ہے۔اس کی رسم اجراء کا ایک بڑا جلسہ حال میں یہاں ہوا۔ممکن ہے وہ تبصرہ کے لئے معارف میں بھیجیں۔

پاکستان سے پروفیسر مشیر الحق کے بھائی شاہ محی الحق فاروقی نے اپنی کتاب کے دو نسخے معارف اور دو نسخے الرشاد کے لئے ارسال کئے ہیں وہ مولانا مجیب اللہ صاحب کے کچھ عزیز بھی

ہوتے ہیں۔ مجھے بھی ایک کتاب ''بیدار دل لوگ'' بھیجی ہے۔اس میں ایک خاکہ مولانا ابوالجلال ندوی صاحب مرحوم پر ہے۔اس خاکہ میں انہوں نے مولانا ضیاء الدین صاحب کے خلاف نا مناسب زبان استعمال کی ہے، میں نے اس کی نشاندہی ان کو کی تو انہوں نے معذرت کا اظہار کیا۔ بہرحال وہ اس پر تبصرہ کے جلد خواہاں ہیں۔الرشاد میں تو غالباً آپ ہی تبصرہ کرتے ہیں اگر ممکن ہو سکے تو لکھ دیجئے مگر شرط ہے کہ تبصرہ ان کو پہنچے بھی۔

شاہ صاحب کے شذرات بھی اپنی کتاب میں شامل کر لیجئے گا۔ان کا ذکر آپ نے خاکہ میں تو نہیں کیا ہے مگر انشاء اللہ کسی نہ کسی جگہ اس کا ذکر تو ہوگا ہی۔

محترم ضیاء الدین صاحب ومولانا عمیر الصدیق صاحب و دیگر رفقاء کی خدمت میں سلام عرض فرمائیں۔خدا کرے یہ لفافہ آپ کو خیریت سے مل جائے۔ میں نے کیفی اعظمی سمینار کا مقالہ ۱۶ روپئے کی معمولی ڈاک سے مولانا ضیاء الدین اصلاحی کے نام سے ارسال کیا مگر وہ وہاں نہیں پہنچ سکا۔جس کا افسوس ہے، وہ سمینار کیوں ٹل گیا آج تک نہ معلوم ہو سکا۔

باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا کہ وہاں شبلی کالج میں اردو کی لکچرر کی اسامی خالی ہوئی ہے آپ کوشش کیجئے۔آپ کو کسی یونیورسٹی یا ڈگری کالج میں ہونا چاہئے وہاں رہ کر کام کرنے کے مزید مواقع مل سکتے ہیں۔

باقی اور سب خیریت۔اس کی رسید ضرور بھیج دیجئے گا۔

میری دوسری جلد کے بارے میں ذرا یاد دہانی کراتے رہا کیجئے۔ وہ اگر مجھے مل جائے تو آئندہ سال اکادمی انعامات کے لئے بھجوا سکوں۔

آپ کا مخلص
خورشید نعمانی

---

[۱۰]

کرلا، بمبئی
۳۰ رمئی ۲۰۰۴ء

محترم ڈاکٹر الیاس الاعظمی صاحب سلام مسنون

خدا کرے مزاج گرامی مع الخیر ہوں۔

آپ کا ۱۴؍اپریل کا خط مجھے ملا تھا اور ۲۵؍تاریخ کو حسب ارشاد میں نے شاہ صاحب سے متعلق ایک تحریر آپ کو ارسال کر دی تھی اور لکھا تھا کہ اس کی رسید سے مطلع فرمائیں۔

آج کل یوپی سے آنے والی ڈاک عموماً بدنظمی کا شکار ہے۔ایک ایک اور ڈیڑھ ڈیڑھ ماہ کے بعد خطوط ملتے ہیں اور بیشتر گم ہو جاتے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ شرمندگی کا سبب بھی ہوتے ہیں،اس لئے آپ مطلع فرمایئے کہ وہ تحریر آپ کو ملی یا نہیں۔

ادھر دارالمصنّفین بھیجے ہوئے مرے کئی خطوط گم ہو گئے،جس میں کیفی اعظمی سمینار کا مقالہ بھی شامل ہے۔اس کی مجھے تکلیف ہوئی۔

پرسوں مولانا ابوالبقا ندوی صاحب تشریف لائے تھے۔محترم ضیاء الدین صاحب سے سلام عرض کیجئے۔۱۴؍مئی کو اقبال رودولوی [میرے عزیز خاص اور دوست] کا انتقال ہو گیا۔اس کی اطلاع میں نے ضیاء الدین صاحب کو اسی دن دی تھی۔پتہ نہیں کہ وہ خط ملا یا گم ہو گیا۔میری دوسری جلد کب تک شائع ہونے کی امید ہے۔ذرا یاددہانی کرا دیجئے گا۔یہاں باقی حالات بدستور ہیں۔

آپ کا مخلص
خورشید نعمانی

---

[۱۱]

کرلا،بمبئی
۲۱؍جولائی ۲۰۰۴ء

مکرمی و محترمی ڈاکٹر الیاس الاعظمی صاحب سلام مسنون

آپ کا گرامی نامہ قدرے تاخیر سے موصول ہوا،جس سے آپ کے بریف کیس کی گمشدگی کی خبر سے دلی تکلیف ہوئی۔کافی بڑا نقصان ہو گیا،اب اسے شدنی ہی کہا جا سکتا ہے۔آپ کے پہنچنے کی اطلاع تو ایک ہفتہ کے اندر محترم ضیاء الدین صاحب کے خط سے مل گئی تھی۔

آپ نے مجھ سے متعلق جن تاثرات کا اظہار کیا ہے،اس میں آپ کی محبت کو دخل زیادہ

ہے۔ جہاں تک میرا تعلق ہے اتنا ہی کہہ سکتا ہوں: من آنم کہ من دانم

الرشاد کا دوسرا شمارہ ملا، اس کی خوشی بھی ہے مگر احساس شرم کا ہے، جی چاہتا ہے کہ بہت سے رسائل منگاؤں مگر اس قدر مالی استطاعت نہ ہونے کے سبب یہ خواہش مارنا پڑتی ہے۔ اس لئے آپ سے مودبانہ گذارش ہے کہ اسے مستقل مت بھیجئے۔ مولانا کی سوانح اور آپ کے تبصرے بالخصوص ''بطواف کعبہ رفتم'' دلچسپی سے پڑھے۔ حضرت مولانا سے میرا مودبانہ سلام عرض کیجئے گا۔

یونیورسٹی میں ایم.اے. کے لکچرس شروع ہوگئے ہیں، اس مرتبہ ڈاکٹر اگاسکر کو بالکل الگ تھلگ کردیا ہے۔

آپ لوگوں کے لکھنے کے مطابق کتاب کی دوسری جلد جلد ہی پریس سے آجانے کا امکان ہے۔ اگر کوئی معتبر شخص آپ کے ہاں سے آنے والا ہو تو چند جلدیں بھجوادیجئے گا۔ پہلی جلد کے چند نسخوں پر سال ۲۰۰۴ء شائع کرادیجئے گا۔ پتہ نہیں آپ کے بھتیجے کے داخلے کا کیا رہا۔ خدا کرے کسی مناسب جگہ پر داخلہ ہوگیا ہو۔ محترم ضیاء الدین اصلاحی صاحب اور مولانا عمیر الصدیق صاحب سے سلام عرض فرمائیں۔ آپ کے جانے کے بعد اقبال مرحوم سے متعلق وفیات کا شمارہ مل گیا تھا۔ آپ نے بھجوایا وہ غلطی سے آفس والوں نے جنوری کا شمارہ بھجوادیا۔ بہر حال اس کی ضرورت نہیں تھی۔

آپ کا
خورشید نعمانی

---

[۱۲]

کرلا، بمبئی
۲۷ ستمبر ۲۰۰۴ء

مکرمی ڈاکٹر الیاس اعظمی صاحب سلام مسنون

فون سے آپ کی خیریت مل گئی تھی، اشاریہ کا ذکر آپ نے کیا تھا وہ ابتک نہیں ملا، فون سے ایک دن قبل الرشاد مل گیا تھا، آپ کے سفرنامہ کی پہلی قسط پڑھی اور حضرت مولانا مجیب اللہ صاحب کی سوانح کا باب پڑھا، موصوف کی خدمت میں میرا سلام عرض کردیجئے گا۔

میں نے جیسے تیسے اپنا مضمون ''مولانا شبلی کے اثرات اور معنویت'' لکھ لیا ہے اور کل گودان سے ۲۵؍نومبر بروز جمعرات کا ریز رویشن بھی کرالیا ہے، انشاء اللہ ۲۶؍نومبر کی شام کو کسی وقت اعظم گڑھ پہنچوں گا۔ وہاں پہنچ کر آپ کو کچھ زحمت دوں گا وہ کتابوں کو اکادمیوں سے بھیجنے کے متعلق ہوگی، میرے پاس یو پی اردو اکادمی اور مغربی بنگال کے فارم ہیں، بہار اور دوسری اکادمیوں کے فارم اگر آپ کے پاس ہوں تو محفوظ کر کے رکھئے گا۔ میں تھوڑی سی کتابیں اپنے ساتھ لاؤں گا اور باقی آپ سے گذارش کروں گا کہ آپ دارالمصنّفین سے وقت مقررہ کے دوران اسے روانہ کرا دیجئے گا، دہلی اردو اکادمی سے متعلق یا کسی یو پی، بہار اور مغربی بنگال کے علاوہ اگر آپ کے علم میں ہو تو وہاں بھی بھیجا جا سکتا ہے۔

محترم ضیاء الدین صاحب کو بھی اطلاع کر رہا ہوں، یوں آپ بھی ذکر کر دیجئے گا۔

اورنگ زیب عالم گیر پر آپ کا عالمانہ مضمون آج کل ہماری زبان میں پڑھ رہا ہوں۔

یوں اگر آپ کے کوئی شناسا یہاں آنے والے ہوں تو ان کے بدست کتاب کے چند نسخے ضرور ارسال کرا دیجئے گا، بہار اکادمی کا فارم چاہئے ذہن میں رکھئے گا۔

باقی حالات بدستور ہیں۔ پروفیسر دلوی سمینار سے متعلق دریافت کر رہے تھے مگر میں نے کہہ دیا کہ مالی وسائل کی کمی کے سبب زیادہ لوگوں کو نہیں بلا رہے ہیں، انہوں نے مجھے ایک ترکیب بتائی کہ اگر دکن انسٹی ٹیوٹ پونہ کے سرپرست کو اگر ادارہ خط لکھے کہ پروفیسر دلوی صاحب کو وہ لوگ Depuit کریں اور کرایہ کے کفیل ہوں تو وہ لوگ غور کر سکتے ہیں مگر دارالمصنّفین نے ڈاکٹر جمخانہ والا کو بلایا ہے تو دونوں ایک دوسرے کی موجودگی پسند نہیں کریں گے، اس لئے خاموشی ہی میں مصلحت ہے۔

آپ کا
خورشید نعمانی

---

[۱۳]

کرلا بمبئی
۳؍اکتوبر ۲۰۰۴ء

مکرمی ڈاکٹر الیاس الاعظمی صاحب سلام مسنون

امید ہے کہ اس سے قبل تحریر کردہ خط ملا ہوگا، خط لکھنے سے تیسرے دن ''الرشاد'' ماہ ستمبر موصول ہوا جس میں آپ کے سفر کی دوسری قسط میں آپ نے میرے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا وہ آپ کی شرافت نفس اور محبت کے غماز ہیں وگرنہ من آنم کہ من دانم

جس تفصیل سے آپ نے دیگر حضرات کا ذکر کیا اس سے خوشی ہوئی، آپ کا ارسال کردہ ''اشاریہ'' تو مجھے اب تک نہیں ملا مگر ڈاکٹر نعیم ندوی کا جامع تبصرہ ضرور پڑھا جس سے اس کی اہمیت وافادیت اجاگر ہوگئی۔ آپ جس طرح اپنی ملازمت کے فرائض منصبی سے عہدہ برآ ہونے کے بعد تصنیفی وادارتی کاموں میں مصروف رہتے ہیں قابل داد ہے۔ آپ کے لئے سب سے مناسب جگہ شبلی کالج ہے۔ مری دلی خواہش اور دعا ہے کہ آپ کو کسی یونیورسٹی یا ڈگری کالج سے کوئی اسامی مل جائے تو وہاں آپ کے تحقیقی وتخلیقی جوہر کھل کر سامنے آسکیں گے۔

میں انشاءاللہ ۲۶ر نومبر ۲۰۰۴ء جمعہ گودان اکسپریس سے اعظم گڑھ پہنچ رہا ہوں۔ میں چاہتا تھا کہ کوئی معقول ہم سفر مل جائے مگر یہ ممکن نہ ہوسکا۔ تنہا سفر کرنے سے طبیعت گھبراتی ہے۔

آج ہی ضیاء الدین صاحب کو بھی خط لکھ رہا ہوں۔...... صاحب نے میرے ساتھ رہنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ امید ہے کہ آپ لوگ اس بات کا خیال رکھیں گے اور اگر قیام دارالمصنفین میں ممکن ہو تو مناسب رہے گا۔

محترم مولانا عمیر الصدیق صاحب ودیگر حضرات سے سلام عرض فرمائیں۔

آپ کا مخلص
خورشید نعمانی

---

[۱۴]

کرلا، بمبئی

۱۷ر اکتوبر ۲۰۰۴ء

محترم ڈاکٹر الیاس الاعظمی صاحب سلام مسنون

خدا کرے مزاج گرامی مع الخیر ہوں۔ آپ نے خط میں چند پریشانیوں کا ذکر کیا تھا، خدا

کرے وہ دور ہوگئی ہوں۔آپ کا خط کتاب کے دو نسخے ۷-۸ دن ہوئے ملے۔میں نے تبصرہ لکھ کر ایک کاپی کے ساتھ ڈاکٹر آدم شیخ کو ارسال کر دیا ہے اور فون پر بات کر لی ہے۔ان کا آئندہ شمارہ ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا نمبر ہوگا۔آپ کی کتاب پر تبصرہ اس کے بعد ہی ہو سکے گا۔ پرکار صاحب کو بھی دے سکتا تھا مگر چونکہ اکتوبر کے شمارہ میں میرا ایک مضمون گاندھی جی پر چھپ چکا ہے، اس لئے تبصرہ جنوری میں شائع نہ کرتے اور چونکہ وہ تبصرہ کا معاوضہ دیتے ہیں۔اس لئے ضمیر نے گوارا نہ کیا۔آپ کا مضمون پروفیسر نجیب اشرف ندوی صاحب پر نوائے ادب میں چھپ گیا ہے۔ میں نے ان سے آپ کو بذریعہ ڈاک رسالہ ارسال کرنے کے لئے لکھا ہے۔میرے نام جو رسالہ آیا ہے۔وہ آپ کے لئے میں لیتا آؤں گا۔وہ لوگ رسالہ بھجوانے میں نہایت تساہلی برتتے ہیں۔

میں نے گودان سے ۲۵ نومبر کا ٹکٹ کروایا تھا مگر اب میں نے پروگرام میں کچھ تبدیلی کر دی ہے۔اب میں وطن سے انشاءاللہ ۲۵ یا ۲۶ نومبر کو اعظم گڑھ پہنچ جاؤں گا۔آپ تقریباً ۲۵ کتابوں (دونوں جلدوں) کا پیکٹ جن پر ۲۰۰۴ء چھاپا گیا ہو دفتر کے ذریعہ سے بندھوا کر رکھا دیجئے گا۔

لکھنؤ کے لئے کتابیں میں اپنے ساتھ لیتا جاؤں گا اور بھائی کے ذریعہ جمع کرا دوں گا، باقی کتابوں کے لئے آپ کو تکلیف دوں گا۔

میں اعظم گڑھ بس سے سفر کا ارادہ رکھتا ہوں۔ذرا یہ معلوم کرا لیجئے گا کہ وہاں سے لکھنؤ براہ فیض آباد بس کس وقت چھوٹتی ہے۔میں نے ۱۹۹۷ء میں گھر اسی بس سے سفر کیا تھا اور گھر کے قریب کے اسٹاپ پر اتر گیا تھا اور قریب ایک بجے گھر پہنچ گیا تھا۔

باقی حالات بدستور ہیں۔اگر ضرورت محسوس ہو تو اس پتہ پر خط بھیج سکتے ہیں۔

Mr. HARIS NOMANI
Mohalla Khawaja Hall Post Rudaulvi Pin 225411
Distt FAIZABAD (U.P.) Phone 05241-234069 234707

آپ کا
خورشید نعمانی

---

[۱۵]

کرلا بمبئی

۳۰ر دسمبر ۲۰۰۴ء

محبّ گرامی ڈاکٹر الیاس اعظمی صاحب   سلام مسنون

خدا کرے مزاج گرامی مع الخیر ہوں اور آپ کو تمام پریشانیوں سے نجات مل چکی ہو اور ذہنی یکسوئی حاصل ہو چکی ہو۔ میں بمبئی ۵ر دسمبر کو پہنچ گیا تھا۔ اس وقت سے آج تک خاندان سے متعلقہ پانچ افراد کی موت ہو چکی ہے۔ میری سگی چچازاد بہن کا انتقال کراچی میں ہو گیا، جب کہ میں اعظم گڑھ میں تھا۔

الرشاد کا ماہ اکتوبر و نومبر کا شمارہ ملا۔ بمبئی کے سفر میں آپ نے جس طرح محبت کا اظہار کیا اس کے لئے ممنون ہوں۔

کل معارف ماہ دسمبر بھی ملا جس میں مولانا ضیاء الدین اصلاحی صاحب کے شذرات اور مولانا عمیر الصدیق صاحب کی سمینار سے متعلق تفصیلی رپورٹ ملی۔ ان دونوں حضرات کے نیک کلمات سے متعلق ممنون ہوں۔ ان حضرات تک ہدیۂ تشکر پہنچا دیجئے۔

یہاں بمبئی یونیورسٹی میں ۳ر تا ۵ر دسمبر ایک بڑا سمینار نصابی مسائل سے متعلق ہو رہا ہے اور اردو کی تعلیم و تدریس سے متعلق ہے کوئی مقالہ تو نہیں پڑھ رہا ہوں مگر اس میں آج کل مصروفیت ہے۔

اگاسکر صاحب ۳۱ر دسمبر کو ریٹائر ہو رہے ہیں۔ باقی حالات بدستور ہیں۔

میں بیس کتابیں وہاں سے لے کر آیا تھا۔ وطن میں ۸ر کتابوں کا پیکٹ بھائی کے پاس رکھ آیا تھا کہ ۱۵ر دسمبر تا ۱۵ر جنوری ۲۰۰۵ء تک اردو اکادمی کے منیجر کو ارسال کر دیں۔ وہ کام تو انشاء اللہ ہو جائے گا۔ البتہ میں بہار اور مغربی بنگال اکادمی میں یہ کتابیں بھجوانا چاہتا تھا مگر ان اکادمیوں کا کتابوں (انعامی) سے متعلق کوئی اشتہار یہاں نظر سے نہیں گذرا، اگر آپ کے پاس بہار اکادمی کا فارم ہو، اس کی ایک کاپی مجھے جلد از جلد ارسال کر دیجئے۔ مغربی بنگال اکادمی کا فارم میرے پاس ہے مگر کب تک اور کس سال کی کتابیں وہ مانگتے ہیں اس کی کوئی اطلاع یہاں نہیں ہے۔ اس لئے اگر آپ کے علم میں یہ بات ہو تو تاریخوں کی نشاندہی کیجئے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی دوسری اکادمی انعام وغیرہ دیتی ہو جو میری معلومات میں نہیں ہے تو اس کی بھی نشاندہی کیجئے۔

باقی حالات بدستور ہیں۔ آپ کے جواب کا انتظار کروں گا۔

آپ کا مخلص

خورشید نعمانی

---

[۱۶]

کرلا بمبئی

۲۸ر مئی ۲۰۰۵ء

مکرمی ڈاکٹر الیاس الاعظمی صاحب سلام مسنون

آپ کا گرامی نامہ کئی روز ہوئے موصول ہوا تھا لیکن جواب خرابی طبیعت کی وجہ سے نہ لکھ سکا۔ اعظم گڑھ سے واپسی کے بعد بائیں گھٹنے اور دائیں ہاتھ میں جو تکلیف شروع ہوئی اس نے چند دنوں تک صاحب فراش کر دیا، تشخیص Osteoanthietes ہے یعنی بڑھاپے میں ہڈیوں کی تکلیف۔ علاج جاری ہے مگر پیروں میں تکلیف ہنوز ہے۔

ادھر ماشاء اللہ آپ کے کئی مضامین نظر سے گذرے، معارف میں شاہ صاحب پر مضمون بہت عمدہ تھا، پھر ڈاکٹر اشفاق صاحب کی رحلت پر، اب ہماری زبان میں ڈاکٹر نثار فاروقی پر یہ مضمون تو آپ کا الرشاد میں شائع ہو چکا ہے۔ بہر حال جدھر بھی دیکھتے ہیں آپ ہی آپ ہیں، ع

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

نوائے ادب مجھے کبھی ملتا ہے اور کبھی نہیں۔ وہاں سے دوسرا رسالہ بھجوانا ذرا مشکل کام ہے، میں کہہ دوں گا مگر آدم شیخ صاحب اب مزید مصروف ہو گئے ہیں۔ اب تک وہ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر تھے اب وہ انجمن اسلام کے جوائنٹ سکریٹری بھی ہو گئے ہیں اس لئے ان سے کسی کام کی توقع نہیں جا سکتی۔ ادھر مولانا کلیم صفات صاحب کے مضامین ہماری زبان میں نظر سے گذرتے رہے، خوشی کی بات ہے ان مضامین کے ذریعہ دارالمصنّفین کا نام بھی آجاتا ہے۔ مولانا عمیر الصدیق کی تحریریں بڑی دل نشیں ہوتی ہیں۔ انہوں نے خود کو صرف تبصروں تک محدود کر رکھا ہے وہ اپنے قلم کی جولانی سے اب تک کئی کتابوں کے مصنف ہو چکے ہوتے۔ آپ سے ان کے مراسم خاصے اچھے ہیں، ان سے میری طرف سے گذارش کیجئے کہ وہ ادھر توجہ دیں۔ ڈاکٹر توقیر ندوی رفیق ہیں یا چھوڑ کر چلے گئے، کیفی سمینار میں تو وہ نظر بھی نہ آئے۔

مئی کے معارف میں محترم ضیاء الدین اصلاحی صاحب نے محبوب الرحمٰن فاروقی صاحب کا

مضمون حج سے متعلق غالباً مروتاً شائع کر دیا، وہ مضمون معارف کے معیار کا نہیں تھا، دوسرے استحصال کا معاملہ جو پرائیویٹ ٹورز کمپنی والے کرتے ہیں۔ یہ مضمون کسی کثیر الاشاعت روزنامے میں شائع ہونا چاہئے تھا جو زیادہ سے زیادہ نظروں سے گذرتا۔ یہ میں نے آپ کو لکھ دیا ہے ان سے ذکر مت کیجئے گا۔

محترم ضیاء الدین صاحب سے سلام عرض کیجئے۔ خدا کرے ان کے مزاج بخیر ہوں، ان کے وفیات اس مرتبہ اچھے ہیں خاص طور سے پہلا مضمون۔

باقی حالات بدستور ہیں۔ آجکل ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا کی بھی طبیعت خراب چل رہی ہے۔

---

[۱۷]

کرلا بمبئی

۱۱ راگست ۲۰۰۵ء

مکرمی ڈاکٹر الیاس الاعظمی صاحب سلام مسنون

خدا کرے مزاج گرامی مع الخیر ہو اور آپ کے سارے معاملات آپ کے حق میں طے ہو گئے ہوں۔ آپ کی خیریت ''الرشاد'' سے برابر ملتی رہتی ہے، صرف یہی نہیں ''الرشاد'' میں آپ ہی آپ رہتے ہیں، گذشتہ اور اس سے قبل کے شماروں میں ڈاکٹر نعیم ندوی کے فرمودات سے طبیعت بدحظ ہوگئی۔ آپ کی کتاب اور مرحوم صباح الدین صاحب سے متعلق نامعقول رائیں اور معاندانہ تبصرہ پسند نہ آیا پھر گذشتہ شمارہ میں اپنی پیرانہ سالی [۵۹] سال اور اپنے خاندان کی اہمیت کا اظہار مناسب نہیں تھا۔ وہ میرے ساتھ طفل مکتب تھے، ہاں ان کے والد مرحوم عطاء الرحمٰن صاحب بڑے شریف اور مرنجا مرنج انسان تھے۔

کیفی اعظمی سمینار سے واپسی کے بعد ادھر میری طبیعت کافی خراب رہی۔ پہلے گھٹنوں کا درد، پھر تین ماہ لگاتار کھانسی کا سلسلہ اور اس کے بعد منہ میں چھالوں کی شدید تکلیف۔ اب یہ سب ٹھیک ہو گئے ہیں لیکن ان سب کے اثرات ابھی بھی صحت پر ہیں۔ ادھر بمبئی کی طوفانی قیامت خیز بارش نے اہل بمبئی کو تباہ و برباد کر دیا۔ آپ کے بھائی صاحب کا علاقہ، کرلا، کالینہ، بھیونڈی، ممبرا سب مسلم علاقے اس کی زد میں تھے۔ بڑا اتلاف جان و مال ہوا ہے۔ خدا کرے آپ کے بھائی

صاحب وغیرہ بھی محفوظ رہے ہوں۔مری کتابوں، رسائل وجرائد کا شدید نقصان ہوا، زندگی میں پہلی مرتبہ مرے گھر میں تین فٹ پانی آ گیا، میرے یہاں کتابوں کے علاوہ اور کچھ ہے بھی نہیں۔ پھر کپڑوں، ریفریجریٹر، مکسر وگرائنڈر، سوٹ کیس سب بیکار ہو گئے۔ میں تو پانچ دن اپنے چچازاد بھائی کے یہاں یونیورسٹی کے سامنے رہا۔ یہاں ۷/دن بعد بجلی وفون ٹھیک ہو سکا۔بس دعا کیجیے کے آئندہ سب مامون ومحفوظ رہیں۔

مولانا ضیاء الدین صاحب اور مولانا کلیم صفات اصلاحی صاحب کو بھی خط لکھا ہے۔مولانا عمیر الصدیق صاحب سے بھی حال بتا دیجیۓ گا۔ باقی حالات بدستور ہیں۔آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔

آپ کا مخلص
خورشید نعمانی

---

[۱۸]

کرلا ممبئی
۲۷/اگست ۲۰۰۵ء

مکرمی ڈاکٹر الیاس اعظمی صاحب

سلام مسنون

اللہ کرے مزاج گرامی مع الخیر ہوں گے۔

پہلے آپ کا خیریت طلبی کا فون، پھر آپ کے مضمون کی رجسٹری اس کے بعد خیریت طلبی کا لفافہ موصول ہوا جس کے لیے سراپا سپاس ہوں،فون پر گفتگو کے بعد امید ہے کہ آپ کو میرا تفصیلی خط بھی مل چکا ہوگا۔

آپ کا مضمون بہت عمدہ ہے جس سے آپ کی شرافت نفس اور اخلاص ومحبت مترشح ہو رہی ہے، ورنہ جہاں تک میرا تعلق ہے میں اسی قدر لکھ سکتا ہوں کہ من آنم کہ من دانم۔

دعا کیجیۓ کہ جو کچھ آپ نے لکھا ہے میں خود کو اس قابل بنا سکوں۔

قاسم امام صاحب کو اطلاع کر دی ہے۔ وہ میرے شاگرد ہیں مگر بے انتہا بے پروا انسان ہیں،

وہ بیک وقت شاعر، سیاست داں، استاذ اور بہت کچھ ہیں، انھوں نے مجھ سے متعلق پھلجڑی چھوڑ دی ہے، ایک رسالہ میں اعلان بھی شائع کرا دیا ہے مگر لوگوں سے مضمون لکھوالینا اور ان کو چھپوا دینا کار دارد ہے۔ آپ کے مضمون کی زیراکس اپنے پاس رکھ لوں گا اور اوریجنل ان کو دیدوں گا۔ میرا مزاج اس بات کو گوارا نہیں کرتا ہے میں اپنے احباب ورفقاء سے مضمون لکھنے کے لیے کہوں۔

شاہ صاحب سے متعلق کتاب کے مسودہ کے بارے میں آپ وہاں کے ڈائریکٹر کو لکھئے اس سے قبل انصاری صاحب تحقیقی مزاج کے آدمی تھے مگر اب ڈاکٹر امتیاز احمد تاریخ سے زیادہ سیاست کے آدمی معلوم ہوتے ہیں ان سے اگر مسودہ مل جائے تو یہی غنیمت ہے۔

ادھر بارش کی وجہ سے ڈاک کی بڑی بدنظمی رہی، سب کے خطوط ضائع ہو گئے، میری کتابوں کا بڑا نقصان ہوا خود علمی خدمات کی ۱۲/جلدیں بالکل ناقص ہو گئیں۔

محترم ضیاء الدین صاحب کا کوئی خط اب تک نہیں ملا، حالانکہ میں ایک مفصل خط ان کو لکھ چکا ہوں، کلیم صفات اصلاحی صاحب کا بہت اچھا مضمون پہلے ہی مل چکا ہے مگر میرے تاثرات کا خط غائب ہو گیا ان کو بھی دو خط لکھ چکا ہوں خدا کرے مل گئے ہوں ان کو میرا فون نمبر بتا دیجئے گا۔

مولانا عمیر الصدیق صاحب و پروفیسر ہلالی سے سلام عرض کریں محترم ضیاء الدین صاحب کی خدمت میں سلام عرض کریں آخر میں اس پر خلوص تحریر کے لیے ممنونیت کا دوبارہ اظہار کرتا ہوں۔ آج کل اعظم گڑھ میں سیلابی خبروں سے تکدر ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو محفوظ رکھے۔ آمین۔

آپ کا مخلص

خورشید نعمانی

---

[۱۹]

کرلا ممبئی

۲۹/دسمبر ۲۰۰۵ء

محترم ڈاکٹر الیاس اعظمی صاحب

سلام مسنون

امید ہے کہ مزاج گرامی مع الخیر ہوں گے۔

آپ کا خط مجھے تاخیر سے پرسوں ملا، خیریت و کیفیت معلوم ہوئی، ڈاکٹر آدم شیخ ایک ہفتہ کے لئے پہنچ گئی گئے ہوئے ہیں۔ انشاء اللہ واپسی پر ان سے نوائے ادب کا اکتوبر، دسمبر کا شمارہ بھیجوادوں گا، یوپی و بہار اردو اکادمی کے فارم میرے پاس نہیں ہیں اور نہ اب تک وہاں کے انعامات سے متعلق کوئی اشتہار بھی نظر سے نہیں گذرا۔ مغربی بنگال اکادمی کا فارم مجھے یہاں مہاراشٹر اردو اکادمی سے ملا لیکن انہوں نے 2002-2001 میں شائع شدہ کتابوں کو انعامات کے لیے ۲۹ دسمبر تک مانگا ہے اس لیے وہاں ابھی یہ کتابیں بھیجنا مناسب نہیں ہے۔

اگر آپ کو یوپی اور بہار اردو اکادمی کے فارم یا ان کے اعلانات نظر آئیں اور وہاں کے شرائط وضوابط پر کتاب کی پہلی جلد پر اگر انعامات ملتے ہوں تو آپ ان دونوں اکادمیوں کو مطلوبہ کتابیں بھیجوا دیجئے گا لیکن اگر پہلی جلد پر انعامات نہیں ملتے تو کتابیں بھیجنا مناسب نہیں ہوگا اور کتابیں ضائع ہوجائیں گی۔ میں نے مولانا ضیاء الدین صاحب کو لکھا ہے کہ اگر ہوسکے تو دونوں جلدوں پر ایک ہی سال یعنی 2003 یا 2004 کا سال اشاعت ہوتو بہتر ہوگا اگر دوسری جلد 2003 پر تیار نہ ہوسکے تو دونوں جلدوں کو 2004 ہی چھپوادیں مگر موصوف کا کوئی جواب اب تک نہیں آیا۔ مہاراشٹر اکادمی میں ابھی انعامات سے متعلق اعلان نہیں ہوا ہے، معلوم ہوا کہ مارچ تک آئے گا۔

باقی حالات بدستور ہیں، مولانا ضیاء الدین صاحب اور مولانا عمیر الصدیق صاحب سے سلام عرض کیجئے گا۔ آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔ جواب آپ پوسٹ کارڈ پر بھیجئے۔

آپ کا مخلص

خورشید نعمانی

[۲۰]

کرلا ممبئی

۱۶/مئی ۲۰۰۶ء

محترمی و معظمی ڈاکٹر الیاس اعظمی صاحب

سلام مسنون

میں بفضلہٖ بعافیت ہوں۔ ادھر آپ کے دو فون آئے، دوسرے سے مولانا مجیب اللہ ندویؒ

کے سانحہ ارتحال کی دلخراش خبر ملی، اسی دن ایک تعزیت نامہ جامعۃ الرشاد کے پتے پر آپ ہی کے نام ارسال کیا ہے۔ مولانا کے بعد جامعۃ الرشاد اور الرشاد کی ذمہ داریوں میں آپ کی شرکت مزید بڑھ جائے گی۔ خدا سے دعا ہے کہ یہ ادارہ اور اس سے متعلق سارے کام آئندہ بھی اسی طرح چلتے رہیں۔

آپ کی دونوں کتابیں مجھے کل مل گئیں، ''ساحلوں کے شہر میں'' کتاب کا انتساب میرے نام کر کے آپ نے بے پناہ محبت کا اظہار کیا اور بقول عثمان ہارونی ''بصد سامان رسوائی سر بازار می رقصم'' کا سامان مہیا کر دیا۔ ''عظمت کے نشاں'' قابل قدر شخصیات پر قابل قدر کتاب بھی ہے، دونوں پر تبصرے لکھ کر آپ کو ارسال کروں گا۔ کل کتاب ملنے سے پہلے پرکار صاحب کا فون آیا تھا وہ کسی کام کے سلسلے میں سنیچر کے دن مجھ سے ملنے آئیں گے اگر وہ تیار ہو گئے تو تبصرہ لکھ کر ان کو دیدوں گا۔ امید ہے کہ آپ کی ارسال کردہ دونوں کتابیں ان کو بھی مل گئی ہوں گی۔ ''نوائے ادب'' انجمن میں نئے نظام کی آمد کے بعد سے بند ہے، ڈاکٹر آدم شیخ صاحب کا کوئی کام نہیں ہو رہا ہے اور نہ کوئی ڈائریکٹر ہی مقرر ہوا ہے۔

آئندہ سال یہاں پورے سال بمبئی یونیورسٹی کے ڈیڑھ سو سال پورے ہونے پر مختلف شعبوں کی جانب سے کئی پروگرام ہوں گے۔ فارسی شعبہ کی جانب سے خسرو پر ایک سمینار اگست میں ہوگا ایک مقالہ مجھے بھی لکھنا ہے۔

ایران کلچرل سنٹر کا ایک دعوت نامہ ایران سے ملا ہے، وہاں مہدویت پر ایک سمینار ستمبر میں ہوگا مگر اس کا ایک سینافسس ماہ جون تک بھیجنا ہوگا اگر وہ منظور ہو جائے تو مضمون فوراً مانگتے ہیں مہدویت سے متعلق مواد نایاب ہے، ایران کلچرل ہاؤس والے بھی کچھ مدد نہیں کرتے، آپ وہاں دارالمصنّفین میں دیکھئے اگر کچھ مل جائے تو حضرت امام مہدی (جن کا اہل تشیع کو انتظار ہے) بیسیوں عنوانات دئے ہیں کسی شخص کے بدست یا اگر آپ تشریف لائیں تو ساتھ لیتے آئیے استفادہ کے بعد فوراً واپس کر دوں گا۔

باقی حالات بدستور ہیں، دارالمصنّفین ہی میں اس کے متعلق مواد ملنے کی توقع ہے۔

باقی تمام پرسان حال سے سلام عرض فرمائیں۔

آپ کا مخلص

خورشید نعمانی

---

[٢١]

کرلا بمبئی

٦ رجون ٢٠٠٦ء

محترم ڈاکٹر الیاس اعظمی صاحب سلام مسنون

امید ہے کہ مزاج گرامی مع الخیر ہوں گے۔

آپ سے فون پر گفتگو کے بعد امید ہے میرا تعزیت نامہ حضرت مولانا مجیب اللہ صاحب مرحوم سے متعلق جو کہ میں نے آپ کے نام جامعۃ الرشاد کے پتے پر ارسال کیا تھا مل چکا ہوگا اور دوسرا خط اور کتابوں کی رسید آپ کے گھر ارسال کیا تھا وہ بھی مل گیا ہوگا۔

میں نے آج آپ کی دونوں کتابوں یعنی (١) عظمت کے نشاں اور (٢) ساحلوں کے شہر میں پر تبصرہ لکھ لیا۔ عظمت کے نشاں کی اوریجنل کاپی تو میں ہندوستانی زبان کے لئے پرکار صاحب کو دیدونگا۔ ان سے میری گفتگو ہو چکی ہے اور وہ انشاء اللہ اکتوبر کے شمارے میں اسے چھاپنے کا وعدہ کر چکے ہیں۔ اس کی زیراکس کاپی آپ کو ارسال کر رہا ہوں۔ جب یہ ہندوستانی زبان میں چھپ جائے گا تو آپ کسی اور جگہ اس کو چھپنے کے لئے بھیج سکتے ہیں۔ آج کل عام رواج ہو گیا ہے کہ ایک ایک تبصرہ کئی کئی جگہوں پر چھپتا ہے۔

''ساحلوں کے شہر میں'' کا اوریجنل تبصرہ آپ کو ارسال کر رہا ہوں کیونکہ آپ نے اس کی کاپی پرکار صاحب کو نہیں بھیجی تھی، دوسری بات یہ تھی کہ ایک وقت میں ایک مصنف کی دو کتابوں پر وہ تبصرہ شائع نہیں کرتے۔ آپ اسے کسی اور رسالے میں شائع کرا سکتے ہیں یا اسے شمیم طارق صاحب کو بھی بھیج سکتے ہیں کیونکہ آج کل وہاں کوئی ڈائرکٹر نہیں ہے اس لئے عارضی طور پر ان کو کام دیکھنے کے لئے کہہ دیا گیا ہے۔ 'ڈاکٹر آدم شیخ' کے جانے کے بعد انہوں نے معلوم ہوا کہ نوائے ادب کا ایک شمارہ نکالا بھی ہے مگر وہ میرے پاس نہیں آیا۔

باقی حالات بدستور ہیں۔ یہاں ہم لوگ بفضلہ بعافیت ہیں۔

آج کل تو آپ کے اوپر کام کا بار زیادہ ہو گیا ہوگا۔

آپ کا مخلص
خورشید نعمانی

---

[۲۲]

کرلا بمبئی
۲۵؍جولائی ۲۰۰۷ء

مکرمی الیاس الاعظمی صاحب سلام مسنون

امید ہے کہ مزاج گرامی مع الخیر ہوں گے۔ میری طبیعت ادھر چنداں خراب رہی، پیروں میں سوجن تھی۔ تشخیص ٹسٹ وغیرہ کے بعد ہوئی کہ خون میں یورک ایسڈ بڑھ گئی ہے جس کی وجہ سے Non veg کھانوں پر سختی سے پابندی ہے اور علاج بھی جاری ہے، وزن بھی بہت بڑھ گیا ہے اسے بھی قابو میں رکھنے کوشش جاری ہے۔

ادھر عرصہ سے آپ کی خیریت نہ ملی مگر الرشاد او رمعارف سے آپ کی خیریت ملتی رہتی ہے۔ یہی حال مولانا ضیاء الدین صاحب کا بھی ہے ان کی خیریت معارف سے ملتی رہتی ہے۔ الرشاد پابندی سے مل رہا ہے۔ مولانا مجیب اللہ ندوی مرحوم پر نمبر کی تیاری کی اطلاع بھی برابر مل رہی ہے۔ بے اختیار جی چاہا کہ میں بھی اس بزم میں شریک ہوجاؤں۔ قریب دس دن ہوئے ایک مختصر مضمون الرشاد کے پتہ پر ڈاکٹر نعیم ندوی اور آپ کے نام ارسال کیا ہے، خدا کرے مل گیا ہو۔ آپ کا حلقہ ادارت اگر مناسب سمجھے تو شامل اشاعت کرے۔ مجھے خوشی ہوگی۔ مولانا مرحوم کو میرے دارالمصنّفین کے دوران قیام مجھ سے بہت انس تھا اور ان کی قربت میں مجھے کچھ سیکھنے کا بھی موقع ملا۔ مولانا نعیم ندوی کی اہلیہ کے انتقال کی خبر اس سے ملی، بہت تکلیف ہوئی۔ اللہ تعالی ان کو صبر عطا فرمائے۔ آمین.

یہاں مرے شب و روز حسب معمول گذر رہے ہیں۔ یونیورسٹی کی مصروفیات رہتی ہیں۔ اب جینا بڑے صاحب کی جگہ صاحب علی صاحب ہیڈ ہو گئے ہیں۔ یہ سب rotation کی کرامات ہیں۔

دارالمصنّفین میں محترم ضیاء الدین صاحب سے سلام عرض فرمائیں و دیگر رفقاء سے بھی۔

ضیاءالدین صاحب یہاں آئے تھے مگر اس درمیان کچھ طبیعت کی خرابی اور کچھ مصروفیت کے سبب صرف ایک دن کھانے ہی پر ملاقات ہوسکی مگر جی بھر کر گفتگو بھی نہ ہوسکی۔ کالج میں پرنسپل وشباب الدین صاحب ودیگر حضرات سے بھی سلام عرض فرمائیں۔ آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔

آپ کا مخلص

خورشید نعمانی

---

[۲۳]

کرلا ممبئی

۲۷/اگست ۲۰۰۷ء

محترم ڈاکٹر الیاس اعظمی صاحب

سلام مسنون

خدا کرے آپ کے مزاج اب بالکل ٹھیک ہوں۔ ادھر عرصہ سے نہ آپ کا کوئی خط آیا اور نہ فون، اس کی فکر تھی، محترم ضیاءالدین صاحب کے خط سے آپ کی علالت اور مکان سے متعلق مصروفیت کا حال ملا جس سے تکلیف ہوئی۔

ادھر قریب ڈیڑھ ماہ قبل ایک تاثراتی مضمون مرحوم مولانا مجیب اللہ صاحب سے متعلق آپ کے پتے پر جامعۃ الرشاد ارسال کیا تھا امید ہے کہ وہاں پہنچ گیا ہوگا، اگر قابل اشاعت سمجھیں تو شائع کردیجئے، دوسرے معلوم ہوا کہ شہر میں مکان کی تعمیر میں بھی مصروف ہیں۔ دوسرا خط میں نے گھر کے پتہ پر لکھا تھا پتہ نہیں وہ آپ کو ملا یا نہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو جلد صحت عاجلہ اور کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

ادھر میں اور میری بیوی بھی مختلف تکالیف کا شکار رہے۔ علاج چل رہا ہے، میرے لیے پرہیز سخت تکلیف دہ ہے، صرف ترکاریوں پر گذارہ ہے۔ گوشت وغیرہ بالکل بند ہے۔

ڈاکٹر جینا بڑے کا تقرر جواہر لال نہرو یونیورسٹی میں دہلی میں بحیثیت پروفیسر ہوگیا ہے اب یہاں ڈاکٹر صاحب علی تنہا ڈپارٹمنٹ میں ہیں اور ہم لوگ ہیں۔

باقی حالات بدستور ہیں۔ بارش یہاں خوب ہورہی ہے۔ محترم عمیر الصدیق صاحب محترم

کلیم صفات اصلاحی و دیگر رفقاء سے سلام عرض فرمائیں۔ پروفیسر ہلالی سے بھی سلام عرض کریں، پروفیسر شباب الدین صاحب وغیرہ سے بھی سلام کہئے گا۔

آپ کا مخلص
خورشید نعمانی

---

[۲۴]

کرلا بمبئی
۲۵/دسمبر ۲۰۰۷ء

گرامی قدر ڈاکٹر الیاس الاعظمی صاحب سلام مسنون

آپ کا محبت نامہ موصول ہوا۔

اس سے قبل آپ کی علالت کی اطلاع سے فکر تھی مگر بفضلہٖ آپ بالکل ٹھیک ہیں۔ میں نے محترم ضیاء الدین صاحب کو رودولی جانے سے قبل ایک خط لکھا تھا۔ رمضان سے ایک دن قبل میری اہلیہ گر گئیں تھیں اور Pelvis کی ہڈی کا فریکچر ہو گیا تھا۔ چند دنوں کے بعد مجھے وطن جانا تھا، بھتیجے کی شادی کے سلسلے میں۔ بڑی دشواریوں سے ہوائی سفر کرنا پڑا اور رودولی میں قیام بھی پاکستانی اعزہ کی آمد کے سبب تقریباً ۵۰/دن کا ہو گیا۔ اس سے قبل مری طبیعت خراب تھی۔ اب میں تو ٹھیک ہوں بیوی بھی چلنے لگی ہیں مگر کمزوری بہت پیدا ہو گئی ہے۔ دعا کیجئے کہ جلد بالکل صحت مند ہو جائیں۔

آپ کا موبائیل چوری ہونے کا افسوس ہوا میرا نمبر نوٹ کر لیجئے 022-26503245

میں نے جو مضامین لکھے سب چھپ سکتے ہیں۔ اس معاملے میں میری لاپروائی کو بڑا دخل رہا ہے۔ ۱۹۷۷ء میں دارالمصنّفین کی ادبی خدمات، ۱۹۸۲ء میں مضامین کا مجموعہ ''فکر و نظر''، ۱۹۹۱ء میں عرفان آگہی، ۲۰۰۳ء میں دارالمصنّفین کی تاریخ اور علمی خدمات جلد اول اور ۲۰۰۴ء میں جلد دوم شائع ہوئی ہے۔ مضامین کے دو مجموعے یقینی ہو سکتے ہیں۔ آپ کی طرح سے میرے مضامین و کتابوں کا مرکز و محور دارالمصنّفین ہی رہتا ہے۔ اس کے مضامین میں بھی یہی موضوعات ملیں گے۔ میری آخری کتاب تو محترم ضیاء الدین صاحب نے چھاپ دی ورنہ اس کے چھپوانے کی

میں جرأت نہ کرتا، دارالمصنّفین کوان کتابوں کوتبصروں کے لئے اردو کے اہم رسائل وجرائد میں بھجوانا چاہیئے مگر وہ لوگ اس بات کے قائل نہیں ہیں۔مضامین کے مجموعے بھی وہاں سے چھپ سکتے ہیں مگر غالبًا وہاں سے یہ چھپ نہ سکیں گے۔اکاڈمیوں سے گرانٹ حاصل کرنا اور قید وبند میں رہ کر کام کرنا میرے لئے بہت مشکل امر ہے۔ڈاکٹر صاحب علی جب تک یونیورسٹی میں نہیں ہوتے تھے کہا کرتے تھے کہ آپ پر کام ہونا چاہیئے مگر صدر شعبہ ہو جانے کے بعد خاموشی اختیار کر رکھی ہے اور اصرار میرا مزاج نہیں۔ایک اعظم گڑھ کی لڑکی کو ایم.فل.کا مقالہ مجھ سے متعلق لکھنے کو کہا ہے مگر اس کی شادی ہوگئی اور کام بھی نہ ہوسکا۔یہ سب کتابیں بھی مجھ سے لے گئی تھی مگر سب غائب ہیں۔

میرے پاس ''فکر ونظر'' کی ایک کاپی رہ گئی ہے۔عرفان آگہی مرے پاس ہے وہ بھجوادونگا، اس پر عمیر الصدیق صاحب کا تبصرہ بھی معارف میں آیا تھا اور یہ کتاب وہاں لائبریری میں موجود بھی ہے، جہاں تک یاد پڑتا ہے فکر ونظر بھی وہاں بھجوائی تھی مگر اس پر تبصرہ نہ آسکا تھا۔

میں آپ کی محبت کا قائل ہوں لیکن راہ کی دشواریوں سے بھی واقف ہوں، یوں فہرست مضامین بھی تلاش کر کے بھیج دوں گا مگر اس پر کچھ وقت لگے گا۔

آپ کی فرمائش یادداشت سے متعلق سر آنکھوں پر، بہت سے حضرات یہاں بھی وطن میں بھی خواہش کرتے ہیں۔ میری یادداشت کے مرکز ومحور تین ہیں: [۱] میرا وطن اور میرا گھر [۲] دارالمصنّفین، اعظم گڑھ اور شبلی کالج اعظم گڑھ [۳] عروس البلاد بمبئی

یہ canvas بڑا ہی مسئلہ ہے کہاں سے شروع کروں اور کہاں ختم کیونکہ ع

حدیث دلکش افسانہ ازاں کجا خیزد   وگراز سر گرفتم قصہ زلف پریشاں راں

کاش کہ میری زندگی میں وہ دن آجائے کہ جب میں سر جوڑ کر اس کے لئے بیٹھ جاؤں۔ آپ بھی دعا کیجئے۔

محترم ضیاء الدین صاحب، محترم عمیر الصدیق صاحب، ڈاکٹر توقیر ندوی، ڈاکٹر عبدالمنان ہلالی، محترم جناب کلیم صفات اصلاحی صاحب، و دیگر رفقاء کی خدمت میں سلام عرض فرمائیں۔ پروفیسر افتخار صاحب، ڈاکٹر شباب الدین صاحب سے بھی اگر ملاقات ہوتو سلام عرض کریں۔

باقی اور سب خیریت ہے۔   آپ کا مخلص

خورشید نعمانی

بمبئی یونیورسٹی میں جنوری فروری و مارچ میں تین سمینار ہونے جارہے ہیں جن کی ترتیب یوں ہے: قرۃ العین پر ایک سمینار۔فروری میں غالب پر ایک سمینار اور تیسرا سعادت حسن منٹو پر ایک سمینار، اگر اس دوران یہاں آسکیں تو کافی دل چسپی کا ماحول ہوگا۔

---

[۲۵]

کرلا بمبئی

۱۰رمئی ۲۰۰۸ء

محترمی ومکرمی ڈاکٹر الیاس اعظمی صاحب سلام مسنون

خدا کرے مزاج گرامی مع الخیر ہوں۔

سب سے پہلے میں آپ کی تازہ بہ تازہ نو بہ نو کتاب ''شاہ معین الدین احمد ندوی، حیات و خدمات'' پر ہدیہ تبریک پیش کروں۔اس سے پہلے بھی آپ ہی کے مضمون کی بدولت انجمن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ سے شاہ معین الدین احمد ندوی، علم وحلم کا پیکر شائع ہوئی تھی۔ اس معاملے میں شرمساری محسوس کرتا ہوں کیونکہ میری سابقہ کتابوں میں یہ اعلان آتا رہا کہ میں شاہ صاحب پر کتاب لکھوں گا مگر آپ یہ بازی مجھ سے مار لے گئے۔کتاب ہر چند کہ مختصر ہے لیکن جامع ہے۔ وفیات پر آئندہ بھی اس کا ایک ضمیمہ شائع کر سکتے ہیں۔

میں اپنے بارے میں کیا لکھوں۔کبھی اس کے بارے میں سوچا ہی نہیں۔ مجھے لکھنے پڑھنے کا شعور دارالمصنّفین ہی سے ملا جب میں بی اے کا طالب علم تھا تو ہمارے پروفیسر ڈاکٹر اعجاز حسین کے گوند اسمتھ کا ایک مضمون انگریزی ادب کی کتاب پر تھا اس کا عنوان تھا City Night Peace جس کا ترجمہ میں نے 'سکوت نیم شبی' کے عنوان سے کیا اور قومی آواز کے سنڈے ایڈیشن میں ۱۹۵۳ء میں چھپا۔ دارالمصنّفین کے علم پرور ماحول میں مجھے پڑھنے کا زرین موقع ملا اور میں نے حسب استعداد کافی پڑھا۔

۱۹۶۲ء میں میں بمبئی آگیا یہاں دارالمصنّفین تو نہیں تھا لیکن پروفیسر نجیب اشرف ندوی اور محترم عبدالرزاق قریشی صاحب جیسے ذی علم حضرت مل گئے جس سے میری علم کی طلب مہمیز ہوتی۔ میں نے ایم.اے.و پی ایچ.ڈی.کی ڈگری بمبئی یونیورسٹی سے لی۔کالج میں حالات کی ناسازگاری

سے ایم.اے. تاریخ بھی کر لیا۔ گورکھپور یونیورسٹی سے بی ایڈ بھی کر لیا تھا۔ مقالہ جیسا کہ آپ خود جانتے ہیں ''دارالمصنّفین اعظم گڑھ کی ادبی خدمات'' ہے جو ۱۹۷۷ء میں شائع ہوا۔ یہ میری پہلی کاوش ہے اور اس بات کی خوشی ہے کہ یہ کتاب دارالمصنّفین میں تعطیلات کے دوران لکھی گئی اور شاہ صاحب اور صباح الدین صاحب مرحوم کی نظروں سے گذر کر اچھی قرار پائی۔ یہ میری دوسری کاوش ہے جسے طالب علمانہ ہی کہا جا سکتا ہے۔ مرا پہلا مجموعہ مضامین فکر ونظر ہے جو کہ ۱۹۸۲ء میں بمبئی سے شائع ہوا۔ مزاج سے بے خبری اور انکساری اس کتاب سے جھلکتی ہے۔ اس میں مختصر مختصر ۱۶/مضامین شامل ہیں جن میں ۱۱/مضامین ادبی وتنقیدی اور ۵/مضامین تحقیقات پر مشتمل ہیں: [۱] اقبال اور حب الوطنی [۲] اقبال کا تعلیمی نقطہ نظر [۳] مولانا آزاد، شخصیت اور فن [۴] 'مجاز' حقیقت کے دور میں [۵] مجاز کی انقلابی شاعری [۶] پریم چند، جنگ آزادی کا عظیم مصنف [۷] غالب، ایک مطالعہ [۸] کیفی اعظمی کی شاعری [۹] یاس یگانہ کا فن [۱۰] اردو ادب میں رام چندر جی کا ذکر [۱۱] انجمن اسلام اور ریسرچ انسٹی ٹیوٹ۔ شخصیات کے ضمن میں [۱۲] مولانا عبدالسلام ندوی [۱۳] شاہ معین الدین احمد ندوی [۱۴] پروفیسر نجیب اشرف ندوی [۱۵] عبدالرزاق قریشی مرحوم [۱۶] ایک مثالی زندگی، انوار الحق نعمانی مرحوم۔ مری تمام سابقہ کتابوں کے نسخے دریا برد ہو گئے اس کی ایک کاپی میرے پاس رہ گئی ہے جو کسی معتبر شخص کے ذریعہ آپ کو ارسال کروں گا، آپ اس کی زیراکس کرا لیجئے گا اور کتاب مجھے واپس کر دیجئے گا۔ ہندی میں ایک مختصر سا کتابچہ ۱۹۷۷ء میں اقبال کی راشٹریہ چیتنا شائع ہوا جس کا ترجمہ 'اقبال اور حب الوطنی' اس مجموعہ میں شامل ہے۔ مولانا آزاد پر شاہ صاحب نے کہا تھا کہ یہ ہوسکتا ہے کہ لوگوں کو یہ گمان گذرے کہ یہ مضمون شاہ صاحب کا ہے۔ یاس یگانہ پر مضمون بہت پسند کیا گیا اور شیرازہ سری نگر اور...... سے ایک معیاری رسالہ نے اسے نقل کیا تھا۔ انجمن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قریشی صاحب کی نگرانی میں تحقیق کی روشنی میں لکھا گیا تھا جس کے سارے سرکاری حوالے مجھے ان سے ملے تھے۔ پھر دارالمصنّفین کی تاریخ اور علمی خدمات دو جلدوں میں آپ کے سامنے ہے۔ فکر ونظر کے بعد ۱۹۹۲ء میں عرفان آگہی شائع ہوئی جس کا نسخہ آپ کو مل چکا ہے۔ اس وقت بھی پندرہ بیس مضامین جو کہ سیمناروں اور کانفرنسوں میں لکھے گئے ہیں اور کچھ شائع بھی ہو چکے ہیں، تیار ہیں مگر ان کو نقل کرنا اور پبلشر کی تلاش میرے بس کے باہر ہے۔ جب ضیاء الدین صاحب مرحوم زندہ تھے جی چاہتا تھا کہ ان کی خدمت میں عرض

کروں کہ انہیں ایک دوجلدوں میں دارالمصنّفین ہی سے شائع کر دیں مگر کیونکہ مضامین کے مجموعے وہاں سے غالباً کبھی چھپے نہیں اس لئے ہمت نہیں پڑی۔ اب وہ نہیں رہے تو یہ آسرا بھی نہیں رہا۔

بمبئی میں لوگوں نے یہ ستم ظریفی کی کہ مجھے تبصرے لکھنے پر لگا دیا۔ اس تبصرے بازی نے میری تخلیقی قوت کو سخت نقصان پہنچایا، چونکہ بامروت آدمی ہوں اس لئے انکار کسی سے نہیں کر سکتا۔

عرصہ دراز سے تین کتابیں لکھنے کی خواہش بھی ہے اور تمنا بھی اور جو کتابیں بآسانی ہو سکتی ہیں۔

[۱] میری نانہالی بزرگ حضرت شیخ احمد عبدالحق نوشہ ردولوی جو کہ انتہائی برگزیدہ صوفی اور مشائخ چشت میں سے ہیں، ان پر کتاب لکھوں۔

[۲] حضرت شیخ صفی الدین (مرے دادہالی) جو کہ علم وفضل میں یکتائے روزگار تھے اور جن کے پوتے حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی ہیں۔ ان پر ایک کتاب میرے پیش نظر ہے، عملاً کوئی کام نہیں ہوا ہے۔

[۳] مشاہیر ردولی، ردولی زمانہ دراز سے علم ومعرفت کی بستی رہی ہے۔ مندرجہ بالا بزرگوں کے علاوہ یہاں اور بھی بزرگان دین ہوئے ہیں۔ پھر چودھری محمد علی ردولوی، چودھری آفتاب احمد، شاہ صاحب، مولانا عبدالحلیم اسعدی، مسعود اختر جمال، مجاز، شارب اور دوسرے بہت سے بزرگ وشعراء جو کہ گمنامی میں سو گئے۔

افسوس کہ وقت نکلتا جا رہا ہے اور کوئی............

رو میں ہے رخش عمر کہاں دیکھئے تھمے　　　نہ ہاتھ باگ پر ہے نہ پاؤں ہیں رکاب میں

آپ کا انتہائی جامع مضمون ضیاء الدین صاحب پر ''ہماری زبان'' (دہلی) میں گذرا۔ کوئی پہلو ان کی زندگی کا آپ نے نہیں چھوڑا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے قلم کو مزید توانائی دے اور آپ علم و ادب کی بہتر خدمت انجام دے سکیں۔

اگر آپ کا دل چاہے تو مری کتابوں کے تعلق سے کچھ لکھ دیجئے۔ کلیم صفات صاحب نے مری کتابوں پر کچھ رائے زنی کی ہے، کچھ تنقیدی جھلک بھی ہے مگر وہ بھی میرے پاس رکھا ہوا ہے۔ میں پبلسٹی کا آدمی نہیں نہ مجھے یہ بات پسند بھی ہے۔

دارالمصنّفین نے میری جو دو جلدیں شائع کی ہیں ان پر تقریظ والانتقاد بھی لکھا جا سکتا تھا وہ بھی نہ ہو سکا۔ نہ کتابوں پر کچھ تبصرے شائع ہو سکے ہر چند کہ موجودہ زمانے میں اس بات کی اشد

ضرورت ہے کہ کتابوں پر بیش از بیش تبصرے شائع ہوں اور لوگوں کے علم میں یہ بات آئے۔

مولانا عمیر الصدیق صاحب کو علیحدہ خط لکھوں گا۔ فی الحال بچی کی شادی کی مبارک باد پیش کر دیجئے۔ کلیم صفات صاحب، ڈاکٹر ندوی، پروفیسر ہلالی سے سلام عرض فرما دیں۔

آپ کا

خورشید

---

[۲۶]

کرلا، بمبئی

۲۱ر ستمبر ۲۰۰۸ء

محترم ڈاکٹر الیاس صاحب سلام مسنون

خدا کرے مزاج گرامی بخیر ہوں۔ میں بھی بفضلہ بعافیت ہوں۔ آپ نے گذشتہ فون میں ڈی، لٹ کی ڈگری کا ذکر کیا تھا۔ مجھے اس بات سے خوشی ہوئی۔ کل یونیورسٹی میں ایک میٹنگ میں گیا تو اس سکشن میں بھی چلا گیا، وہاں جو .D.Lit ڈیل کرتے ہیں انہوں نے چند رہنما اصول دیئے جو کہ آپ کے ملاحظہ کے لئے حاضر خدمت ہے۔

یہاں یونیورسٹی کا ایک ضابطہ یہ ہے کہ کسی دوسری یونیورسٹی کے طالب علم کو یہاں سے ایک Eligibility Certificate کرنا ہوتا ہے۔ اس کے لئے آپ کے .M.A.B.Aاور .Ph.D کی اسناد، ان کی اوریجنل مارکس شیٹ مع زیراکس کا پیاں مانگتے ہیں۔ باہر کے لوگوں کے لئے اس کی فیس غالباً -/350 ہوتی ہے۔ جب ان ڈگریوں کی تصدیق اور یونیورسٹی کو یہ لوگ مان لیتے ہیں تو فوراً ایک Provisnal Eligibility Certificate ایشو کر دیتے ہیں، یعنی آپ داخلے کے مجاز ہو جاتے ہیں۔ اس کے لئے یہاں کا ایک سفر آپ پر لازمی ہو جائے گا۔ پھر نئی کتاب جس سے ادب میں کچھ اضافہ ہوا ہو آپ پیش کر سکتے ہیں۔ اس میں ۲۰ر کتابیں جمع کرنے کی بات لکھی ہے۔ لیکن کلرک نے 15 بتائی ہیں۔ جس میں -/16015 کی خطیر رقم ہے۔ پہلے یہ سب اورز آف اسٹڈیز کے دائرہ اختیار میں تھا لیکن اب یہ کمیٹی Research of Recignition کے اختیار میں ہوگا۔ فی الوقت اس کے ممبران پرو وائس چانسلر، ڈین فیکلٹی آف آرٹس، ڈاکٹر شفیع شیخ، ڈاکٹر صاحب علی،

ڈاکٹر قاسم امام اور ڈاکٹر اقبال (جل گاؤں) ہیں، ان میں اول الذکر نامعقول لوگ ہیں اور سیاست کھیلتے ہیں۔ یہ کتابیں پہلے ان ہی حضرات کی کمیٹی میں دی جائیں گی۔اور یہ لوگ Refree کا تعین کریں گے۔اس کاغذ میں تین Refree کی بات کہی ہے لیکن وہ چار کا ذکر کر رہی تھی۔

میری دلی خواہش ہے اور کوشش ہوگی کہ آپ کو ڈگری مل جائے، مگر یہ حضرات رکاوٹیں کھڑی کرتے ہیں۔آپ اگر قصد کریں تو Eligibility کے لئے آپ کو آنا ہوگا۔Provisional Eligibility پر داخلہ مل جاتا ہے لیکن Eligibility اس وقت ملتی ہے جب کہ آپ کی migration سرٹیفکٹ پہلی یونیورسٹی والا اور دیگر کاغذات جمع ہو جائیں۔ یہاں کا جب آپ سفر کریں ان لوگوں سے مل کر زمین ہموار کریں۔ یہ کام مشکل تو نہیں مگر ان لوگوں نے مشکل تر بنا دیا ہے۔ان باتوں کو مدنظر رکھ کر آپ کوئی فیصلہ کریں۔

میرے یہاں شادی کی تاریخ بدل گئی ہے۔اب انشاءاللہ میں ۱۶/اکتوبر کو گھر جاؤں گا اور ۲۰/نومبر تک رودولی میں رہوں گا۔وہاں میرا فون نمبر 05241-23469 ہوگا۔وہاں جائیں تو فون کر سکتے ہیں مگر رات ہی کو کیجئے گا، کیونکہ دن میں ممکن ہے کہ ہم لوگ باہر ہوں۔شادی کی تاریخ ۱۲/اور۱۳/اکتوبر ہے۔

محترم عمیر الصدیق صاحب محترم کلیم صفات اور پروفیسر ہلالی صاحب سے سلام عرض فرمائیے۔فارم منسلک ہے۔

آپ کا
خورشید نعمانی

---

[۲۷]

کرلا بمبئی

۲۵/مارچ ۲۰۱۰ء

مکرمی ڈاکٹر الیاس الاعظمی صاحب سلام مسنون

خدا کرے مزاج گرامی بخیر ہوں۔

آج کل اپنی مزید مصروفیت کے باوجود''مطالعات و مشاہدات'' کے تبصرے کے لئے

وقت نکال لیا۔ تبصرہ حاضر خدمت ہے، خدا کرے پسند آئے۔ ڈاکٹر نعیم صدیقی ندوی کے مرحوم صباح الدین صاحب کے متعلق خیالات سے میں متفق نہیں ہوں جس کا میں نے اظہار کر دیا ہے، آپ اگر چاہیں تو اسے نکال سکتے ہیں۔

میرا خیال تھا کہ میں یہ تبصرہ پرکار صاحب کو دے دوں مگر غالباً آپ نے اپنی کتاب انہیں ارسال نہیں کی ہے، اس لئے کتاب ارسال کرتے وقت اس کے ساتھ تبصرہ بھی بھیج دیجئے گا، وہ اسے شائع کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ کتاب معمولی بک پوسٹ سے بھیجئے۔ مجھے یہاں اکثر کتابیں بک پوسٹ سے مل جاتی ہے۔

تفصیلی گفتگو انشاءاللہ فون پر ہوگی۔

آپ کا
مخلص
خورشید نعمانی

---

[۲۸]

کرلا بمبئی
۳/اپریل ۲۰۱۳ء

مکرمی ڈاکٹر الیاس الاعظمی صاحب سلام مسنون

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ مجھے پیروں کی تکلیف نے پریشان کر رکھا ہے، دعا کیجئے............

آثار شبلی پر تبصرہ اور مولانا عبدالسلام صاحبؒ پر مقدمہ لکھ کر ارسال کر رہا ہوں، خدا کرے پسند آجائے۔ اسے موقر رسالے یا بک ریویو میں شائع کرا دیجئے۔

ان دونوں میں اگر کوئی تبدیلی کرنا چاہیں، کر لیجئے کچھ کمی بیشی بھی کر سکتے ہیں۔ خدا کرے جلد آپ کو مل جائے۔

آپ کا مخلص
خورشید نعمانی

---

[۲۱]

نواب رحمت اللہ خاں شروانی

[۱۹۲۹-۲۰۱۲ء]

[۱]

مزمل منزل
سول لائنس
علی گڑھ
۲۴؍فروری ۲۰۱۰ء

مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مودت نامہ مع دو کتب موصول ہوا۔ قدر افزائی اور یاد آوری کے لئے ممنون ہوں۔ مولانا شبلیؒ کے جو خطوط والدِ مرحوم کے نام دستیاب ہوئے ان کے عکس روانۂ خدمت ہیں۔ یہ کل چار عکس ہیں۔ امید ہے کہ یہ آپ کے کام آئیں گے۔

دو کتابیں جو آپ نے ارسال فرمائی ہیں ان کے لئے تہہ دل سے ممنون ہوں۔

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

طالب خیر
محمد رحمت اللہ

[۲۲]

رحمت اللہ فاروقی

[۱]

بی ۱۴؍۹۴ جوشی کالونی منڈاولی
آئی، پی ایکس ٹنشن، دہلی۔۹۲
۲۲؍جون ۲۰۱۰ء

عزیز محترم سلام مسنون

ہفت روزہ ہماری زبان میں آپ کا مضمون ''مکاتیب شبلی: ایک جائزہ'' پڑھا، مضمون نہایت بصیرت افروز اور معلومات افزاء ہے۔ چالیس پینتالیس سا قبل دوران طالب علمی علامہ شبلی کے مکاتیب کا مطالعہ کیا تھا۔ خطوط کیا تھے معلومات کا دائرۃ المعارف تھا۔ علامہ کے خطوط تو اس قابل ہیں کہ اعلیٰ دینی مدارس کے درجات کے طلبہ کے لئے خصوصی مطالعہ کے لئے داخل نصاب کئے جائیں۔ شعرالعجم پہلے جامعہ پنجاب پھر چنڈی گڑھ کے امتحانات منشی، منشی عالم اور منشی فاضل میں داخل تھی۔ اس کے بیسیوں خلاصے شائع ہوئے۔ اسی طرح مکاتیب بھی لائق اعتنا ہیں۔ آپ نے بہار کے ضلع مظفر پور کے موضع رسول پور کے ایک مکتوب الیہ خاں صاحب کا نام لکھا ہے، کیا ان کی حیات وخدمات کا سراغ مل سکتا ہے۔ پچیس سال قبل آپ اور ضیاء الدین لاہوری کے مضامین برہان میں اشاعت کے لئے آئے تھے، معلوم نہیں وہ اب کس عہدہ پر ہیں۔؟ انہوں نے سرسید شناسی کو اپنا موضوع تحقیق بنایا تھا اور آپ نے شبلی کو۔

دعا گو وعاجز
رحمت اللہ فاروقی
سابق مدیر معاون قومی آواز نئی دہلی
وکارکن ماہنامہ برہان مرحوم

[۲۳]

رضوان احمد فلاحی

[۱]

لندن

۳۱ رمئی ۲۰۰۶ء

مکرمی ومحترمی ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جس ناخوشگوار خبر کے سننے کے لیے دل آمادہ نہیں تھا، ناچار اسے سننا ہی پڑا۔ ریڈینس کے ۱۷-۲۰ رمئی کے شمارہ سے محترم مجیب اللہ ندوی صاحب کے انتقال کی خبر ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خبر دعوت میں بھی شائع ہوئی ہوگی لیکن ادھر کئی شمارے مجھ تک نہیں پہنچ سکے جن میں وہ شمارہ بھی ہے جس میں مولانا مرحوم کے انتقال کی خبر شائع ہوئی ہوگی۔

مولانا رحمۃ اللہ علیہ سے مجھے بھی نیاز حاصل رہا۔ لیکن میری کم نصیبی کہ ایک طویل عرصہ مرحوم سے بغیر ملاقات کے گذرا۔ دو ایک بار جامعۃ الرشاد حاضر ہوا کہ ملاقات کرلوں لیکن مرحوم موجود نہ تھے اور ایک مرتبہ ان کے صاحب فراش ہونے کی وجہ سے انہیں زحمت دینا مناسب نہ خیال کیا اور واپس چلا آیا۔ یوں دوبارہ ملاقات کی خواہش ہمیشہ کے لیے حسرت ناتمام میں بدل گئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کی بشری لغزشوں سے صرف نظر فرماتے ہوئے انہیں اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین۔

مولانا مرحوم اور جامعۃ الرشاد لازم وملزوم تھے۔ ایک کے تذکرہ کے ساتھ دوسرے کا نام ذہن میں آنا فطری تھا۔ آپ کو یاد ہوگا۔ گذشتہ سال ایک ملاقات میں آپ سے گفتگو میں، میں نے آپ سے دریافت کیا تھا کہ مولانا مرحوم کے بعد جامعۃ الرشاد کی ذمہ داری کس کو دی جائے گی۔ آپ نے جواباً فرمایا تھا کہ یہ سوال ہم سب کو پریشان کررہا ہے۔

یہ تو ہمارا ایمان ہے کہ اللہ کارساز ہے۔ وہ یقیناً کوئی نہ کوئی انتظام کرے گا۔ تاہم انسان ہونے کے ناطے ذہنوں میں ان سوالات کا اٹھنا فطری ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مولانا مرحوم کے فکری وارثین کو اس امانت کو بحسن وخوبی اٹھانے کا حوصلہ وہمت عطا کرے اور مرحوم نے علم کی جو شمع روشن کی اور عمر بھر روشن رکھی اس کی لو تیز تر ہوتی رہے۔

براہ کرم میری تعزیت جامعہ کے دیگر سوگواران تک پہنچا دیجئے، ممنون ہوں گا۔

والسلام

رضوان احمد فلاحی

[۲۴]

پروفیسر ریاض الرحمٰن شروانی

[پ:۱۹۲۴ء]

[۱]

حبیب منزل
علی گڑھ
۹/۱۰/۲۰۰۶ء

مکرمی! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

''عظمت کے نشاں'' کے دو نسخے موصول ہوئے، شکریہ۔ آپ نے دو نسخے ناحق بھیجے، ایک کافی تھا، چونکہ تبصرہ میں خود لکھتا ہوں اس لئے تبصرہ نگار کو کتاب دینے کا سوال نہیں ہوتا ہے۔ بہر حال اب آپ کی طرف سے ایک نسخہ کسی صاحب ذوق کو پیش کردوں گا، یا اگر آپ کسی کو دینا چاہیں تو لکھیں، انہیں پہنچادوں گا۔

تبصرہ کسی قریبی اشاعت میں تو لکھنا دشوار ہوگا کیونکہ تبصرے کے لئے پہلے سے کئی کتابیں رکھی ہوئی ہیں۔ تاہم جتنی جلدی ممکن ہوگا ان شاء اللہ تعمیل ارشاد کروں گا۔

مولانا مجیب اللہ ندوی مرحوم ومغفور کی وفات کے بعد اب رسالہ الرشاد کے جاری رہنے کی کیا صورت ہوگی؟ جامعۃ الرشاد کے لئے زکوٰۃ کی رقم ان شاء اللہ جلدی پہنچے گی۔

خدا کرے آپ بخیریت ہوں۔

ریاض الرحمٰن شروانی

---

[۲]

حبیب منزل
میرس روڈ، علی گڑھ

۲۰۰۸/۱۱/۲۱ء

مکرمی! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

عنایت نامے اور کتاب کا شکریہ۔

مولانا ضیاء الدین اصلاحی کی وفات سہ گونہ خسارہ ہے، علمی خسارہ، ادارے کا نقصان، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ ان کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے اور ہم سب کو صبر مرحمت فرمائے۔

یہ آپ نے خوب کیا کہ مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی پر کتاب لکھی۔ مولانا سید سلیمان ندوی کے براہ راست جانشین وہی تھے۔ انہوں نے تقریباً چوتھائی صدی دارالمصنّفین کی ذمہ داری نبھائی اور معارف کی ادارت کی اور دونوں کام بہت محنت، لیاقت، لگن اور وقار کے ساتھ انجام دئے، علمی کام بھی کیا۔ ان شاء اللہ تبصرہ لکھوں گا لیکن دیر لگے گی۔ کتابیں بہت جمع ہوگئی ہیں اور آتی رہتی ہیں۔ گزٹ کی ضخامت محدود ہے اور تبصرہ نگار تنہا میں، اور میں کتاب پڑھے بغیر تبصرہ لکھنے کا عادی نہیں ہوں۔

الرشاد کے اشاریے پر تبصرہ اسی مہینے کے گزٹ میں چھپا ہے، غالباً آپ کو گزٹ اور یہ خط ساتھ ساتھ ملیں گے۔ مخلص

ریاض الرحمٰن شروانی

---

[۳]

علی گڑھ

۲۰۰۸/۱۲/۳۱ء

مکرمی! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

نیا سال مبارک

۲۲؍دسمبر کا عنایت نامہ اور ''متعلقات شبلی'' کے دو نسخے موصول ہوئے۔ شکریہ۔ ابوسفیان صاحب کا نسخہ انہیں بھجوا دیا۔ میں کتاب پڑھ رہا ہوں اور خورسند ہو رہا ہوں۔ تبصرہ شرط زندگی ان شاء اللہ ضرور شائع ہوگا، لیکن ''کسی قریبی شمارہ'' میں ممکن نہیں ہوگا۔ دیر لگے گی۔ گزٹ کی ضخامت کم

ہے اور میں تبصرہ تفصیلی لکھتا ہوں۔ ایک وقت میں دو کتابوں سے زیادہ پر ممکن نہیں ہوتا ہے۔ اس وقت ۲۰-۲۲ کتابیں تبصرے کی منتظر ہیں اور آپ کی کتاب سب سے آخر میں موصول ہوئی ہے۔ تبصرہ بالعموم سلسلہ وار کرتا ہوں۔

آپ کی محبت کا شکر گذار ہوں۔ خیر طلب

ریاض الرحمٰن شروانی

---

[۴]

حبیب منزل

میرس روڈ، علی گڑھ

۳۱/۱۰/۲۰۰۹ء

مکرمی! السلام علیکم

آپ کا خط ملا۔ اب اس بحث کو مزید طول دینا مناسب نہیں جو میری رائے ہے وہ میں نے لکھ دی۔ ہر شخص کو اتفاق یا اختلاف کی آزادی ہے۔ البتہ آپ نے مولانا آزاد کا جو حوالہ دیا ہے وہ درست نہیں۔ حواشی ابوالکلام آزاد پر نظر ڈالیں۔ مولانا کی ترجیح بلا شبہ اورنگزیب کے مقابلے میں داراشکوہ کے لئے ہے۔ علامہ شبلی کے تعلق سے انہوں نے ایک جگہ ان سے بالصراحت اختلاف کیا ہے، علامہ نے لکھا ہے کہ جن مندروں میں حکومت کے خلاف سازش ہوتی تھی انہیں توڑا گیا۔ مولانا کا کہنا ہے کہ پہلے مندر توڑے گئے بعد میں سازش ہوئی۔ سرسید نے محمود غزنوی اور اورنگ زیب کا نام لے کر لکھا ہے کہ ان کی بت شکنی کا جواز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بت شکنی سے مہیا نہیں کیا جا سکتا۔ حضور ﷺ نے اپنی قوم اور اپنے آباء و اجداد کے بت توڑے تھے، کسی دوسری قوم پر دھاوا بول کر اس کے بت نہیں توڑے تھے۔

یہاں ایک کتاب شائع ہوئی ہے۔ اتاترک ان کربلا، شاید آپ کی نظر سے گذری ہو، اس میں علامہ شبلی، مولانا آزاد اور علی برادران کی سخت توہین کی گئی ہے۔

خیر اندیش

ریاض الرحمٰن شروانی

[۵]

حبیب منزل
میرس روڈ، علی گڑھ
۴/جنوری ۲۰۱۰ء

مکرمی!　　　　　وعلیکم السلام

مضمون کا بہت بہت شکریہ۔ ان شاء اللہ فروری کے شمارے میں شائع ہو جائے گا۔ آئندہ بھی نوازتے رہیں۔ شکرگزار رہوں گا۔

ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔ ہمیں بالعموم شخصیات/اشخاص پر مضامین ملتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ قلم کار حضرات مسلمانوں سے متعلق تعلیمی، سماجی، ثقافتی (سیاسی نہیں) مسائل پر مضامین تحریر فرمائیں۔ میں نے ایسے موضوعات کی ایک فہرست بھی گزٹ کے ایک شمارے میں شائع کی تھی۔ موضوع ان کے علاوہ بھی ہو سکتے ہیں۔ بس اس کا خیال رکھا جائے کہ ہمارا رسالہ سیاسی، اور خالص ادبی نہیں ہے۔ ہم ادب سے متعلق موضوعات پر مضامین شائع کرتے ہیں لیکن افسانہ، شاعری وغیرہ نہیں۔ اسی طرح سیاست کا مسلمانوں یا ملک پر اثر زیر بحث آ سکتا ہے لیکن جماعتی یا انتخابی اور تخریب پسند سیاست نہیں۔ مذہبی افکار پر مضامین شائع ہو سکتے ہیں لیکن مسئلے مسائل پر نہیں۔

امید ہے آپ اس پر توجہ مبذول فرمائیں گے۔ خدا کرے مزاج بخیریت ہو۔

مخلص
ریاض الرحمٰن شروانی

---

[۶]

حبیب منزل علی گڑھ
۱۲/مارچ ۲۰۱۰ء

مکرمی　　　　　السلام علیکم

آپ کی فرستادہ کتاب ملی۔شکریہ۔ یہ امر موجب مسرت ہے کہ آپ دارالمصنّفین کے اعزازی رفیق ہوگئے ہیں اور علمی وادبی کاموں میں مصروف ہیں۔کتاب پر تبصرہ ان شاءاللہ لکھوں گا لیکن کچھ وقت لگے گا۔ کتابیں تبصرے کے لئے جس ترتیب سے آتی ہیں بالعموم ان پر اسی ترتیب سے تبصرہ ہوتا ہے۔ابھی کئی کتابیں تبصرے کے لئے رکھی ہوئی ہیں۔

علامہ شبلی نعمانیؒ کے جو خطوط دادا صاحب مرحوم مغفور کے نام مکاتیب شبلی میں شائع ہونے سے عمداً (بعض وجوہ کی بنا پر) روک لئے گئے تھے وہ سب میں نے معارف میں شائع کرادئے تھے۔اب ان کا سنہ اشاعت یاد نہیں ہے، غالباً مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی مرحوم کے دور ادارت کی بات ہے۔آپ وہاں معارف کا فائل دیکھ لیں۔اب مزید غیر مطبوعہ خطوط یہاں نہیں ہیں۔

امید ہے آپ بخیریت ہوں گے۔

خیر اندیش

ریاض الرحمٰن شروانی

---

[۷]

حبیب منزل

میرس روڈ، علی گڑھ

۲۲رمئی ۲۰۱۲ء

مکرمی! السلام علیکم

آپ کی فرستادہ کتاب ملی، شکریہ۔

آپ علامہ شبلی کے تعلق سے نئے نئے گوشے دریافت کرتے ہیں اور ان پر اچھا کام کرتے ہیں۔پیش نظر کتاب میں شعراء کے حالات لکھ کر آپ نے اس میں دلچسپی کا اضافہ کردیا ہے۔

پہلے ان شاء اللہ آپ کی سابق کتاب پر تبصرہ شائع ہوگا۔خدا نے چاہا تو وہ جولائی کے شمارے میں آجائے گا۔بعد کی ارسال کردہ کتاب پر تبصرہ لکھنے میں بھی تاخیر ہوگی، کیونکہ متعدد کتابیں تبصرے کے لئے رکھی ہوئی ہیں اور تبصرہ کتابوں پر سلسلہ وار شائع ہوتا ہے۔

یہ صحیح ہے کہ اب عمر ۹۰ر کے قریب پہنچ رہی ہے، لیکن یہ اللہ کا کرم ہے کہ ابھی کام کرنے کے لائق ہوں۔

خیر اندیش

ریاض الرحمٰن شروانی

---

[۸]

حبیب منزل

میرس روڈ، علی گڑھ

۲۰۱۳/۳/۱۱ء

مکرمی! السلام علیکم

پرسوں شام ظلی صاحب اور ظفر الاسلام صاحب تشریف لائے تھے۔ انہوں نے آپ کا فرستادہ ''آثار شبلی'' کا نسخہ عنایت کیا۔ یہ کتاب تو دار المصنّفین سے پہلے ہی آ گئی تھی اور اس پر اپنے وقت پر ان شاء اللہ تبصرہ بھی ہو جاتا، دوسری جلد کی ضرورت نہیں تھی۔ خیر قند مکرر ہو گئی۔

ان دونوں حضرات سے یہ معلوم کر کے افسوس ہوا کہ آپ کا مزاج ناساز ہے۔ آپ کو اپنی صحت کی فکر ضرور کرنی چاہئے۔ جان ہے تو جہان ہے۔ اگر انسان خدانخواستہ صحت سے محروم ہو جائے تو پھر کچھ نہیں کر سکتا۔ آپ نے ماشاء اللہ بہت کام کیا ہے اور ان شاء اللہ آئندہ بھی کریں گے لیکن اب آپ کو محنت میں کمی کر دینی چاہئے۔ بڑھتی عمر کے بھی کچھ تقاضے ہیں، جن کا لحاظ ۴۰ر کی عمر کو پہنچ جانے کے بعد ہی ضروری ہو جاتا ہے۔

صحت کاملہ کی دعا کے ساتھ خیر اندیش

ریاض الرحمٰن شروانی

---

[۹]

حبیب منزل

علی گڑھ

۲۰۱۳/۱۰/۹ء

مکرمی!   وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

۱۸؍ستمبر کا عنایت نامہ معہ دونوں کتابوں کے دو تین روز قبل موصول ہوا۔شکریہ یاد آوری۔

آپ بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و عافیت کے ساتھ مزید کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔تاہم یقین ہے کہ جان ہے تو جہان ہے، ہمیشہ پیش نظر رہے گا۔

''آثار شبلی'' پر تبصرہ لکھ لیا ہے۔ان شاء اللہ نومبر کے شمارے میں شائع ہوگا۔تبصروں کے سلسلے میں میرا طریق کار یہ ہے کہ کتابیں جس ترتیب سے موصول ہوتی ہیں اسی ترتیب سے میں انہیں سیلف میں رکھ دیتا ہوں اور پھر اسی ترتیب سے ان پر تبصرہ کرتا ہوں۔

میں نے اپنے دادا صاحب کے نام خطوط (ضروری نہیں کہ سب مکتوب نگار مشاہیر ہی ہوں) سات جلدوں میں مرتب کئے ہیں۔دوسری جلد مسلم یونیورسٹی اور کانفرنس سے متعلق ہے اور تیسری جلد ندوۃ العلماء اور دار المصنّفین سے (پہلی جلد اصحاب خاندان کے خطوط پر مشتمل ہے۔) دوسری جلد ڈاکٹر عابد رضا بیدار کے تعاون سے پریس کے لئے تیار ہے، بس ایک آنچ کی کسر باقی ہے۔میں چاہتا ہوں کہ ندوہ اور دار المصنّفین کے اصحاب کار کے خطوط کی جلد آپ کے تعاون سے تیار ہو جائے۔شرائط ان شاء اللہ ملاقات پر طے ہو جائیں گی۔

اس کام سے ہٹ کر بھی آپ سے مل کر خوشی ہوگی۔   خیر اندیش

ریاض الرحمٰن شروانی

---

[۱۰]

حبیب منزل

میرس روڈ، علی گڑھ

۱۱؍۱۰؍۲۰۱۳ء

مکرمی!   السلام علیکم

ایک خط اس سے پہلے لکھ چکا ہوں، پہنچا ہوگا۔اس دوران ''علامہ شبلی کے نام اہل علم کے خطوط'' پڑھتا رہا۔تبصرہ تو ان شاء اللہ (بشرط زندگی) اپنے وقت پر شائع ہوگا، اس وقت آپ کے بعض حواشی کے بارے میں چند باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

۱۔سر محمد شفیع وائسرائے کی ایگز کٹیو کونسل میں ایجوکیشن ممبر رہے تھے۔یہ عہدہ آج کے وزیر تعلیم کے مساوی تھا۔علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کا چارٹران ہی کے عہد ممبر شپ میں ملا تھا۔

۲۔بعض سنین صحیح نہیں چھپے ہیں،منشی احتشام علی علوی کا سنہ ولادت ۱۸۲۹ء نہیں ۱۸۶۹ء ہے۔وہ میرے دادا صاحب کے ہمعصر تھے۔مسز سروجنی نائیڈو کا انتقال ۱۹۴۴ء میں نہیں ۱۹۴۹ء میں ہوا۔وہ آزاد ہندوستان میں یوپی کی پہلی گورنر تھیں۔نواب سر سلیم اللہ خاں کے سنین ولادت ووفات بھی صحیح نہیں محسوس ہوتے،جو سنین آپ نے لکھے ہیں ان کے حساب سے ان کی عمر صرف ۳۲/سال ہوئی۔اتنی کم عمری میں اتنے اعزازات حاصل کرنا ممکن نہیں معلوم ہوتا۔مسلم لیگ ان ہی کی سر پرستی میں قائم ہوئی تھی۔

۳۔آپ نے لکھا ہے کہ منشی احتشام علی علوی اور علامہ شبلی کے تعلقات بہت خوشگوار تھے، لیکن مولانا عبدالماجد دریابادی کا جو مضمون معارف میں میرے دادا صاحب کی وفات کے بعد شائع ہوا تھا اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ ندوۃ العلماء میں منشی صاحب علامہ شبلی کے مخالف گروپ میں شریک تھے۔

۴۔حافظ عبدالرحمٰن کے بارے میں آپ نے لکھا ہے کہ ان کے مزید حالات نہیں معلوم ہو سکے۔میرا قیاس ہے کہ یہ وہی عبدالرحمٰن امرت سری ہیں جن کے ساتھ ۱۹۰۴ء میں مولانا آزاد کے بڑے بھائی ابوالنصر آہ عرب ممالک کے سفر پر گئے تھے۔بعض لوگوں نے غلطی سے اس سفر میں مولانا آزاد کی شمولیت کا بھی ذکر کیا ہے۔وہ ۱۹۰۴ء میں نہیں ۱۹۰۸ء میں اپنے والد کے انتقال کے بعد تشریف لے گئے تھے۔

آپ نے کتاب میں جس محنت وکاوش سے معلومات جمع کی ہیں وہ قابل داد ہے۔تصاویر نایاب ہیں۔

امید ہے آپ بخیریت ہوں گے۔

خیر اندیش
ریاض الرحمٰن شروانی

---

[۲۵]

زبیر احمد سبحانی

[۱]

دانش بک ڈپو ٹانڈہ
۲۲/اپریل ۱۹۹۶ء

گرامی قدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ

خدا کرے مزاج بخیر ہوں

ادھر الیکشن اور دوسری مصروفیات کے بنا پر تذکرۃ القراء نہیں چھپ سکی۔ انشاءاللہ جلد ہی طبع ہو جائے گی۔

یہ جان کر خوشی ہوگی کہ ''علامہ اقبالؒ کا فلسفہ خودی'' آپ نے مرتب فرمایا ہے۔ آپ کی یہ کاوش اس ادارہ کے ذریعہ منظر عام پر آجائے تو میرے لئے یہ بڑی سعادت کی بات ہوگی۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آپ مسودہ روانہ فرمائیے، میری انتہائی کوشش ہوگی کہ دیدہ زیب کتاب شائع کروں۔

''تصوف کی اجمالی تاریخ'' کی بھی طباعت کی خواہش ہے۔

علم الترتیل بھی انشاءاللہ جلد طبع کر دوں گا۔

ادارہ کے تئیں آپ کا یہ تعاون ہمارے لیے انتہائی حوصلہ افزا اور باعث تشکر۔ رب کریم آپ کے اس خیر خواہی کا بہترین بدلہ عنایت فرمائے۔

والسلام

خادم زبیر احمد

---

[۲]

دانش بک ڈپو ٹانڈہ

۲۲/اپریل ۲۰۰۲ء

عزیز محترم السلام علیکم ورحمۃ اللہ

خدا کرے آپ بخیر وبعافیت ہوں۔

عرصہ سے خط نہیں لکھ سکا...... کوئی ہفتہ نہیں گذرتا کہ آپ کی یاد نہ آتی ہو۔ رب کریم آپ کو سلامت رکھے۔ خدمت دین کی سعادت سے نوازتا رہے۔ ادھر بہت سارے موضوعات پیش نظر رہے مگر حالات کے اعتبار سے ضرورت ہے کہ غیر مسلموں کے حقوق پر کتاب لکھی جائے۔ مولانا جلال الدین عمری صاحب نے کوئی کتاب تصنیف کی ہے ۔ اس کے باوجود مزید کتابوں کی ضرورت دوسرے نام سے ہے۔ کیا مسلمان غیر مسلموں کے تئیں اپنی ذمہ داریوں کو بخوبی ادا کرتے ہیں؟

تحقیق طلب بات یہ ہے کہ ہمارے اسلاف بہت قلیل تعداد میں تشریف لائے۔ وہ یہاں کی زبان تہذیب سے نا آشنا تھے۔ پھر بھی شریعت کی حد تک یہاں کی تہذیب اپنا کر، یہاں کی زبان سیکھ کر ایسا اخلاقی ہتھیار استعمال کیا کہ جوق در جوق لوگ حلقہ بگوش اسلام ہوتے گئے۔

آج غیر مسلم مسلمانوں کو کئی طرح سے حقیر سمجھ رہا ہے۔ اس کے اسباب وعوامل اور اپنی کوتاہیوں اور کمزوروں کا کھلے عام اعتراف کرتے ہوئے صحیح رخ پر داعیانہ کردار ادا کرنا ہے۔ ظاہر ہے کسی کے تئیں اپنا حق نہ ادا کیا گیا تو وہ درندہ ہو جائے گا۔ آج ہم گمراہ لوگوں سے عدل و انصاف کی توقع رکھتے ہیں، پورا نہ ہونے پر شکایت کرتے ہیں۔ اور ان کی گمراہیوں وغلط......کو ختم کرتے یا راہ راست پر لاتے ہیں۔ ان سے گھل مل کر ان کے غم وخوشی میں شریک ہونے کی اصلاح کی کوشش نہیں کرتے ہیں بلکہ جارحانہ فکر وعمل کے حامل ہوتے جارہے ہیں۔ اس حالت میں یہ توقع کرنا فضول ہے۔ ضرورت ہے کہ قرآن وحدیث کی تعلیمات کی روشنی اور اسلاف کے طریقہ کار وحکمت عملی پر تحقیق کرتے ہوئے کوئی راہ تلاش کریں اور غیر مسلموں کی اصلاح ہو۔ ملک میں صحیح رول ادا کرنے کی طرف قوم کو مائل کرسکیں۔

والسلام

زبیر سبحانی

[۳]

دانش بک ڈپو ٹانڈہ
۳۰رمئی۲۰۰۲ء

شفیق مکرم   السلام علیکم ورحمۃ اللہ

خدا کرے آپ بخیر و عافیت ہوں۔

آپ کی خدمت میں ہندوستان میں غلبہ اسلام کے لئے اسلاف کا طریقہ کار اور ان کی سرگرمیوں کی روشنی میں موجودہ حالات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہمارا طرز عمل کیا ہونا چاہئے، اس عنوان پر کتاب تیار کرنے کی درخواست کر چکا ہوں۔ خدا کرے میری تمنا بارگاہ رب العزت میں مقبول ہو۔

دوسرا مضمون صحابیات کے سلسلہ میں ہے۔ صحابیات کی تعریف، صحابیات کی زندگی کے تمام پہلوؤں کا تذکرہ، یعنی صحابیات کے ذاتی صفات، ایمان و یقین، راہ حق کی صعوبتیں برداشت کرنا، حق پرستی پر قائم رہنا اللہ اور اس کے رسول کے مقابلہ میں اولاد شوہر کسی کو خاطر میں نہ لانا، ان کی اخلاق، سماجی خدمات، کاروبار، ان کا علمی ورثہ، علمی خدمات، ان کی محبت و شجاعت، جنگوں میں شرکت، ان کا سیاسی کردار، دین اسلام کے خاطر ان کی قربانیاں، اولاد کی اسلامی خطوط پر تربیت، ان کا جاسوسی کردار، وغیرہ۔ میں انشاءاللہ یہاں کی شائع کردہ کتاب صحابیات کے شب و روز آپ کی خدمت میں بھیج دوں گا۔

آج کی بہنوں کو سلیس زبان میں صحابیات کی عظمت اور ان کے کارنامے بیان کرتے ہوئے زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی حاصل کرنے کی ترغیب دی جائے۔ بتلایا جائے کہ خواتین قرآن و حدیث کا مطالعہ کرنے کے ساتھ صحابیات کی زندگی کو سمجھنے کی کوشش کریں اور انہیں معیار زندگی بنائیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کرام کی طرح صحابیات کی فکری و عملی زندگی میں سچی رہنمائی سے نوازا۔ چنانچہ صحابیاتؓ نے زندگی کے ہر شعبہ میں روشن مثال پیش کی۔ اتنا ہی نہیں بلکہ اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت اسی انداز سے کی کہ انہوں نے مختلف طرح کے علوم فنون میں اعلیٰ مقام حاصل کیا اور دنیا کے بیشتر حصہ میں اللہ کی حاکمیت قائم کی۔

اس پہلو پر بھی بہت تحقیق کی ضرورت ہے کہ آخر صحابیاتؓ نے کس انداز سے تربیت کی کہ ان کی اولاد نے علم وفن کے میدان میں بیش بہا خدمات انجام دیں۔ اوراعلیٰ مقام حاصل کیا۔ ان کے علاوہ صحابیات کی اولادوں نے دنیا کے بیشتر حصہ میں حکمرانی کی بہترین مثال قائم کی۔

سخت ضرورت ہے کہ خواتین کا ذہن صحابیات کی طرف موڑنے کی کوشش کی جائے۔ ادھر زیادہ تر کتابیں صرف پردہ اور عبادات کو ملحوظ رکھنے کی طرف ذہن مائل کرتی ہیں جب کہ ہونا یہ چاہئے کہ ان کا ایمان و یقین گفتار کردار غرض زندگی کے ہر شعبہ میں صحابیات کی رہنمائی حاصل کرنے کی ترغیب دی جائے۔

صحابیات کا پردہ کیا تھا۔ پردہ میں رہ کر کس طرح انہوں نے صنعت وحرفت، طب و جراحت، کاشت کاری، کاروبار وغیرہ میں حصہ لیا۔ پردہ کے تقاضہ کا کس طرح لحاظ کیا۔ غرض ہر پہلو پہ تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے عورتوں کو صحابیات کی زندگی کو اختیار کرنے کی طرف مائل کیا جائے۔ اگر آپ زحمت فرماتے تو انتہائی خوشی ہوتی۔

والسلام
زبیر سبحانی

---

[۴]

دانش بک ڈپو ٹانڈہ
۲۵ راگست ۲۰۰۲ء

عزیز محترم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
خدا کرے آپ بخیر ہوں۔

یہ جان کر خوشی ہوئی کہ شاہ معین الدین رحمۃ اللہ پر کتاب شائع ہونے والی ہے۔ خدا کرے جلد منظر عام پہ آ جائے۔

شاہ معین الدین کا مسودہ ایک صاحب کے یہاں غلطی سے چلا گیا تھا۔ ابھی نہیں آسکا۔ فکر میں ہوں کہ کسی کو بھیج کر منگوالوں۔ ''تذکرۃ القراء'' کے لئے پاکستان سے کئی خط آئے کہ نمونہ کے طور پر بھیج دیا جائے۔ کئی سال ہو گئے وہ خطوط نہ جانے کہاں ہیں۔ اگر مل گئے تو آپ کی خدمت

میں روانہ کروں گا۔

میں نے آپ سے تاریخی کتابیں تیار کرنے کی پیشکش کی تھی، ممکن ہو تو تیار فرمائیں۔

تاریخی کتابوں کے علاوہ دوسرے موضوعات پر بھی کتابیں تیار فرمایئے، لکھنے کے لئے تیار ہوں تو خاکہ روانہ کروں۔

والسلام

زبیر سجانی

---

[۵]

دانش بک ڈپو

ٹانڈہ

عزیز محترم السلام علیکم ورحمۃ اللہ

خدا کرے آپ بخیر و عافیت ہوں۔

آپ سے تاریخی کتابوں کے لئے گذارش کی تھی امید ہے تصنیفات میں مصروف ہوگے۔

ادھر کوئی نئی کتاب کا مسودہ ہو تو عنایت فرمائیں۔

نوازش ہوگی۔

والسلام

زبیر سجانی

---

[۲۶]

سراج احمد نعمانی

[۱]

مئوناتھ بھنجن
۱۳؍مئی ۲۰۰۶ء

محترم ومکرم جناب ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی
معاون مرتب ماہنامہ الرشاد اعظم گڑھ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج کے اخبار سے ذوالمجد والکرم حضرت مولانا مجیب اللہ صاحب ندوی کے انتقال پر ملال کی اطلاع ملی (انا للہ وانا الیہ راجعون) اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے اور جنت الفردوس ان کا مسکن بنادے۔ آمین

بلاشبہ مولانا مرحوم اس دور قحط الرجال میں اپنی علمی کاوشوں، تالیفوں اور مضامین کے ذریعہ ملت مسلمہ کی رہنمائی جس انداز میں فرمارہے تھے اس کی کمی شدت سے محسوس کی جائے گی۔

مولانا مرحوم شہر اعظم گڑھ اور اس کے اطراف وجوانب کے مسلم نوجوانوں کے مربی تھے اور جملہ ملی تحریکوں کے روح رواں اور رفیق تھے، اللہ تعالیٰ ہمیں ان کا نعم البدل عطا فرمائے اور ان کے صاحبزادگان جناب مولانا عامر رشادی وڈاکٹر عبداللہ عمار صاحبان کو اور جملہ احباب ومتعلقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ بالخصوص ان کے قائم کردہ ادارہ جامعۃ الرشاد وماہنامہ الرشاد کی آب وتاب اور وقار کو قائم وباقی رکھے۔

دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں اداروں کی انتظامیہ اور اس کے کارکنوں کو حوصلہ اور قوت بخشے تاکہ بنا کسی تردد کے مولانا کا شروع کردہ کام جاری رہے اور ملت مسلمہ پر بے حسی اور بے شعوری کا غلبہ نہ ہونے پائے۔

فقط والسلام
سراج احمد نعمانی

[۲۷]

ڈاکٹر سفیر اختر

[پ: ۲۶/نومبر ۱۹۴۷ء]

[۱]

راولپنڈی پاکستان
۲۰۰۴/۹/۲۳ء

محترمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

دوروز پہلے کی ڈاک سے حسب ذیل کتابچوں کے دو دو نسخوں پر مشتمل پیکٹ بصیغہ رجسٹری ارسال کیا تھا۔

۱۔علمائے دیوبند اور مطالعہ مسیحیت

۲۔مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی اور ان کا ماہنامہ ''رحیق''

۳۔اشاریہ ماہنامہ ''الرحیم'' حیدرآباد

اگر ''الرشاد'' میں ان پر تبصرہ شائع ہو سکے تو عنایت ہوگی۔اس طرح شاید کچھ اہل علم طالب علمانہ نوعیت کی ان کاوشوں سے آگاہ ہو جائیں گے۔''نقطہ نظر'' کا تازہ شمارہ اکتوبر میں شائع ہوگا، ان شاء اللہ بھجواؤں گا۔کیا آپ کے لئے ''الرشاد'' تبادلے میں بھجوانا ممکن ہوگا؟

آپ کی تالیف ''دارالمصنفین کی تاریخی خدمات'' پر سہ ماہی ''فکر ونظر'' میں تبصرہ جلد ہی چھپ جائے گا، البتہ آپ کی دوسری تالیف ''علامہ سید سلیمان ندوی بحیثیت مورخ'' یہاں کہیں نظر نہیں آئی۔

پیکٹ موصول ہونے پر رسید سے نوازسکیں تو کرم ہوگا۔امید ہے آپ بخیریت ہوں گے۔

والسلام
سفیر اختر

---

[۲]

راولپنڈی پاکستان
۲۳؍مئی ۲۰۰۶ء

بخدمت گرامی جناب محمد الیاس الاعظمی صاحب
اعظم گڑھ۔یوپی(انڈیا)

مکرمی!   السلام علیکم ورحمۃ اللہ

۶؍مئی کو گرامی نامہ موصول ہوا۔اس سے پہلے مرسلہ جن دو گرامی ناموں کا آپ نے ذکر کیا ہے، افسوس کہ میں ان کی زیارت سے محروم رہا۔آپ کی نئی تالیفات ''عظمت کے نشاں'' اور ''ساحلوں کے شہر میں'' سے آخر الذکر پڑھ چکا ہوں اور آپ کے ساتھ بمبئی کی سیر کر لی ہے۔ دوسری کتاب کی ورق گردانی کر رہا ہوں۔انشاءاللہ دونوں پر تعارف وتبصرہ لکھ دیا جائے گا۔

آپ ''فکر ونظر'' کے لکھنے والے ہیں۔کوئی غیر مطبوعہ تحریر بھجوائیں جو پرچے میں شائع ہو اور آپ کو ''فکر ونظر'' بھجوانے کی سبیل نکل آئے۔''نقطۂ نظر'' کا بیسواں شمارہ عنقریب شائع ہوگا اور آپ کو انشاءاللہ مرسل ہوگا۔انڈیا سے اکثر احباب کو شکوہ ہے کہ انہیں پرچہ موصول نہیں ہوتا، ڈاک کے نظام میں گڑبڑ ہے، اور اس کا کوئی حل دکھائی نہیں دیتا، مگر ایسا بھی نہیں کہ کسی کو بھی پرچہ نہ ملتا ہو، بعض اوقات پرچہ بحفاظت پہنچ جاتا ہے۔

جی چاہتا ہے کہ آپ کو تبصرے کی غرض سے ہی کتابیں ارسال کی جائیں۔آپ کی دلچسپی کے موضوعات سے ہی آگاہ ہوں۔انشاءاللہ مستقبل قریب میں ایک دو کتابیں پیش کروں گا۔

اگر آپ کے وسائل اجازت دیں تو کتابوں کا تبادلہ بھی ہوسکتا ہے۔مجھے ''تذکرہ علمائے اعظم گڑھ'' حبیب الرحمٰن قاسمی کی اور ''تذکرہ علمائے مبارک پور'' کی ضرورت ہے۔اسی طرح ''نوائے ادب'' میں ۱۹۴۹ء میں شائع شدہ مضمون ''جلال احمد آبادی'' کی فوٹو کاپی یا پرچے درکار ہیں۔اگر آپ زحمت فرماسکیں تو عنایت ہوگی اور آپ کی ضرورت کی کتب ورسائل یہاں سے ارسال کئے جاسکتے ہیں۔امید ہے آپ بخیریت ہوں گے۔

والسلام
سفیر اختر

[۲۸]

سلطان اختر

[۱]

شعلہ پور
۲۲/اگست ۲۰۰۹ء

محترمی ڈاکٹر الیاس اعظمی صاحب
السلام علیکم

اردو بک ریویو اپریل 2008 کے شمارے میں آپ کا خط نظر نواز ہوا۔ آپ کے خط میں روانی ہے۔ اردو الفاظ کا مناسب استعمال ہے۔ اور خاص بات سمندر کو کوزے میں بند کرنے کے مصداق آپ کی تحریر ہے۔ آپ کی چھوٹی سی تحریر پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اردو زباں پر دسترس حاصل ہے۔ میری طرف سے مبارکباد و نیک خواہشات قبول فرمائیں۔ شکریہ۔

میں سوشل اردو ہائی اسکول میں معلم ہوں اور اردو ٹائمز ممبئی کے لیے کام کرتا ہوں۔ ادب صحافت تاریخ کے مطالعے سے رغبت ہے۔ املے کی کوئی غلطی ہوتو برائے کرم ضرور اصلاح فرمائیں۔ یہ میرے لیے خوش نصیبی ہوگی۔ ماہنامہ معارف اعظم گڑھ کا مکمل پتہ مع فون نمبر چاہیے وہ رسالہ جاری کرانا ہے۔ اس کا زر سالانہ بتائیں تو بڑی نوازش ہوگی۔ نہ جانے یہ خط کب موصول ہو اس لیے برائے مہربانی خط ملتے ہی آپ فون کریں آپ کی تحریر پر فون نمبر نہیں ہے ورنہ میں خود فون کر کے دریافت کیا ہوتا۔

باقی سب خیریت سے ہیں۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

طالب علم
سلطان اختر

[۲۹]

سہیل رحمانی

[۱]

ماہنامہ آموزگار جل گاؤں

۲۱/ مارچ ۲۰۰۳ء

محترمی ومکرمی الیاس اعظمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔ کل ہی ڈاک کے ذریعہ منی آرڈر موصول ہوا۔ مجھے اس بات کا بے حد افسوس ہے کہ آپ کو آموزگار نہیں مل رہا ہے، شاید ڈاک کی نذر ہو گیا۔

ہمیں معاف کیجئے ہم بھلا آپ کو کیسے بھول سکتے ہیں، والد مرحوم کے چند عزیز ایسے بھی تھے جن کا ذکر وہ آخری وقت تک کرتے رہے انہیں میں آپ بھی شامل ہیں۔ میرے لائق کوئی خدمت ہو تو ضرور ضرور کہئے۔ آپ کا بھیجا ہوا مضمون اکبر رحمانی نمبر کے لیے کمپیوٹر والے کو دے دیا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ محترم مجیب اللہ ندوی صاحب سے اگر آپ گذارش کریں تو وہ بھی والد صاحب پر مختصر سا مضمون بھیج دیں۔ وہ بھی آموزگار کی شان میں اضافہ کا ضامن ہوگا۔ اس کے علاوہ اگر آپ اور آپ کے دوست احباب آموزگار کے لیے مضمون بھیجیں کیونکہ مواد بہت کم ہے۔ شاید اس کی وجہ والد محترم کا دنیا سے کوچ کرنا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آموزگار کا معیار قائم رہے اس کے لیے آپ سے اہل قلم حضرات کے مضامین کی بے حد ضرورت ہے۔

ابھی تک سید حامد صاحب، خلیق انجم صاحب، ابراہیم خالد صاحب پاکستان، جاوید اقبال صاحب (فرزند علامہ اقبال) سہیل عمر (پاکستان) فہیم اعظمی (پاکستان) اور دیگر حضرات کے مضامین نہیں مل سکے۔ میری خواہش ہے کہ والد مرحوم پر نمبر شایان شان نکلے۔ اس نمبر کے لیے مجھے آپ کی مدد اور مشوروں کی ضرورت پیش آسکتی ہے۔ مجھے امید ہے آپ اس کام میں مجھے

تعاون کریں گے۔ مجیب اللہ ندوی صاحب اور دیگر والد مرحوم کے دوستوں سے سلام کہیے۔ اللہ آپ کو اور گھر والوں کو صحت و تندرستی دے۔ آمین دعا کا طالب

سہیل رحمانی

[۲]

ماہنامہ آموزگار جل گاؤں

۱۶/اپریل ۲۰۰۳ء

محترمی و مکرمی الیاس اعظمی صاحب

سلام ومسنون

امید ہے مزاج بخیر ہوں گے۔ آج ہی آپ کا خط موصول ہوا۔ یاد آوری کے لیے شکریہ۔ میں ایک سڑک حادثہ کا شکار ہو گیا، دائیں پیر میں شدید چوٹ سے فرکچر ہو گئی۔ ڈاکٹر نے تین مہینے تک آرام کرنے کے لیے کہا ہے آپ کے مشورے سر آنکھوں پر۔ میں یقیناً ان مشوروں پر عمل کروں گا اور والد مرحوم کی کتابوں پر جو ادباء اور مشاہیر علم و ادب نے جو کچھ لکھا ہے اسے نمبر میں شامل کرلوں گا۔ اس سے اکبر رحمانی نمبر کی شان اور بڑھ جائے گی۔ لیکن مسئلہ ابھی بہت بڑا یہ ہے کہ نمبر کے لیے جن لوگوں سے میں نے خط و کتابت کی ان میں سے صرف چند لوگوں نے ہی مضامین بھیجے ابھی میرے پاس صرف پانچ مضامین ہیں۔ ابھی خلیق انجم صاحب، سید حامد صاحب اور کچھ پاکستانی ادباء کے مضامین ملنے باقی ہیں۔ جب تک مضامین نہیں آتے ہیں کیسے اس سلسلے کو آگے بڑھاؤں آپ اس بارے میں میری رہنمائی کیجیے۔ میں آخر کیا کروں، مضامین کے لیے میں مسلسل رابطہ قائم کر رہا ہوں باوجود ان کے کوئی نتیجہ سامنے نہیں آتا۔ آخر کیا کیا جائے مجھے امید ہے اس بارے میں آپ کا مشورہ اہمیت کا حامل ہوگا۔ میری حالت اور آموزگار کی مالی حالت بھی بہت خراب ہے اللہ سے امید ہے کہ کوئی سبیل نکل آئے۔ ابھی مارچ اپریل کا شمارہ آنا ہے۔ اس کے بعد آموزگار کو سہ ماہی کرنے والا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ کا علمی تعاون آموزگار اور گھر کے خاندان کے افراد کے لیے جاری رہے گا۔ مولانا مجیب اللہ ندوی صاحب اور تمام بزرگوں کو سلام کہیے۔

دعا کا طالب

سہیل رحمانی

[۳۰]

سید حامد

[۱۹۲۰-۲۰۱۴ء]

[۱]

تعلیم آباد، نئی دہلی
۲۲ر فروری ۲۰۰۸ء

محترمی و مکرمی! السلام علیکم

آپ نے اپنی گراں قدر کتاب ''عظمت کے نشاں'' عنایت کر کے مجھ پر کرم فرمایا۔ کتاب پڑھ کر آنکھیں کھل گئیں۔ اسے سو سال بھی نہ گذرے ہوں گے، کیسی قد آور شخصیتیں تھیں ہمارے درمیان، کیسے جامع حیثیات بزرگ، اقدار کے پاسبان، اوضاع کے محافظ، شرافت کے ترجمان، بے نفسی پر عامل، خودغرضی سے نفور۔ کیسے صاحبان ظرف تھے یہ اکابرین۔ سرسید، علامہ شبلی نعمانی، مولانا سید سلیمان ندوی، مولانا عبدالسلام ندوی، پر آپ کے مضامین سے ان کی بڑائی کا اندازہ ہوتا ہے۔ مولانا سید سلیمان ندوی، مولانا عبدالسلام ندوی کی تصانیف کے تراجم کا سراغ لگانے میں آپ کو کتنی محنت کرنی پڑی ہوگی۔ مولانا عبدالسلام ندوی پر آپ کے مضمون میں جامعیت توازن کا ساتھ دے رہی ہے۔ دارالمصنّفین کا آپ نے گویا نئے سرے سے تعارف کرادیا۔ کتنا اہم کام کیا ہے اس ادارہ نے، صلہ اور ستائش سے بے نیاز ہو کر۔ سرسید کا علی گڑھ، علامہ شبلی کا دارالمصنّفین، جامعہ کے اہل قلم کی تثلیث جو مشتمل تھی مجیب صاحب، ذاکر صاحب اور عابد حسین صاحب پر، ان تینوں جمگھٹوں میں قدر مشترک یہ تھی کہ تینوں نے ایک فضا علم و ادب اور تخلیق و تحقیق اور فکر و تدبر کی پیدا کر دی تھی۔ جس تثلیث کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے قلم پر اس کا قرض باقی ہے۔

یہ تو خیر ایک جملہ معترضہ تھا۔ میں اور میری تحسین کیا (جو تحسین ناشناس سے آگے نہیں بڑھ سکتی) لیکن میں آپ کی اصابت رائے، تہذیب اسلوب، طرز اعتدال، سنجیدہ بیانی اور پیرایہ کی

شگفتگی سے بہت متاثر ہوا۔آپ ان احترامات کے قایل اور پاسبان بھی ہیں جنہیں اہل قلم کی نئی نسل نے طغیانی تحقیق میں ترک کردیا ہے۔آپ کی فروتنی اورآپ کی روش اعتدال ہرآئینہ قابل ستائش ہیں۔

والسلام

خیراندیش

سیدحامد

---

[۲]

تعلیم آباد،نئی دہلی

۱۴رجنوری ۲۰۰۹ء

گرامی قدر،دعائیں

متعلقات شبلی کے لئے رہین احسان ہوں۔آپ کا کرم ہے کہ اپنی گراں مایہ تصانیف سے استفادہ کا موقع عنایت کرتے ہیں۔آپ کی ذات گرامی سے بڑی امیدیں ہیں۔

میں ایک کم سوادانسان ہوں،اس لئے مرسلہ کتاب پرکوئی تبصرہ نہیں کرسکتا۔مطالعہ کے دوران اتنا ضرورمحسوس ہوا کہ گفتگوکاانداز دفاعی ہے اورکلمات ستائش کہیں کہیں غلو سے بوجھل ہوگئے ہیں۔دفاع کی ضرورت سے انکارنہیں کیاجاسکتا۔آپ اس فریضہ سے بہ حسن وخوبی عہدہ برآہوگئے۔اب وہ دورآگیاہے کہ عنان معروضیت کے ہاتھوں میں دے دی جائے۔

دعاکرتاہوں کہ آپ تاریخ وادب کی خدمت ایک عرصہ درازتک کرتے رہیں اورصحت وسکون آپ کے ہم رکاب رہیں۔

والسلام

خیراندیش

سیدحامد

---

[۳۱]

پروفیسر شارب رودولوی

[۱]

لکھنو

۲۳ / جنوری ۲۰۱۳ء

مکرمی ڈاکٹر محمد الیاس صاحب تسلیم و نیاز

آپ کی روانہ کردہ دونوں کتابیں عرصہ ہوا مل گئی تھیں۔ اس عنایت کے لیے شکر گذار اور خط لکھنے میں تاخیر کے لیے شرمندہ ہوں۔

''شبلی سخنوروں کی نظر میں'' اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ہے۔ آپ نے جس جستجو سے ان چیزوں کو جمع کیا ہے اور جس طرح ان شعراء کے بارے میں معلومات فراہم کی ہیں وہ آپ کے تحقیقی شغف اور ''شبلی شناسی'' کی خوبصورت مثال ہے۔ میں نے کتاب کا بیشتر حصہ پڑھ لیا۔ ان بکھری ہوئی اور نایاب چیزوں کو جمع کر کے آپ نے بہت بڑا کام کیا ہے۔ یہ کتاب ایک اور حوالہ کی صورت میں بہت اہم اور تاریخی حیثیت رکھتی ہے اس لیے کہ 'شخصی مراثی' کا اردو میں یہ پہلا مجموعہ ہے اور میرے خیال میں کسی ایک شخص کے بارے میں اتنے مراثی نہیں لکھے گئے (یا اس طرح جمع نہیں کیے گئے) جتنے شبلی کے بارے میں لکھے گئے۔ یہ شبلی کی اپنے عہد میں مقبولیت اور اہمیت کی بھی مثال ہے۔

آپ کی دوسری کتاب، کتابیں (۱) کتابوں کا تعارف و تبصرہ بھی ہے اور موضوعاتی تقسیم اور تعارف کے لحاظ سے ''توضیحی کتابیات'' بھی ہے جن سے تحقیق سے دلچسپی رکھنے والوں کو فائدہ ہوگا۔ آپ کے ان بڑے کاموں کے لیے آپ کو مبارک باد دیتا ہوں۔

خدا کرے آپ بخیر و عافیت ہوں۔ نیاز مند

شارب ردولوی

[۳۲]

ڈاکٹر شاہد اقبال

[۱]

گیا
۱۴؍فروری ۲۰۱۰ء

مکرمی جناب ڈاکٹر الیاس اعظمی صاحب

سلام مسنون

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

آپ نے اپنی کتاب بھیجنے کے لیے کہا تھا ابھی تک انتظار ہے۔ براہ کرم اپنا وعدہ وفا کریں تا کہ میں بھی آپ کی خدمت میں اپنی مطبوعہ کتابیں بھیج سکوں۔

آپ کی تحریریں تعمیر حیات میں دیکھی ہیں۔

اس کے علاوہ آج کل آپ کس موضوع پر کام کر رہے ہیں۔ میرا شاہ گنج جون پور کی طرف برابر جانا ہوتا ہے۔ ایک بار اعظم گڑھ گیا ہوں اگر کبھی موقع ملا تو آنے کی کوشش کروں گا۔ غازی پور تک جانا ہے۔ بنارس سے اعظم گڑھ پہلے جایا جائے یا براہ غازی پور۔ کون سا راستہ ٹھیک رہے گا۔ پہلے میں نے جاتے وقت بس کھاری سے بس پکڑی تھی۔ واپس براہ شاہ گنج ہوتے ہوئے آئے۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ نیک خواہشات کے ساتھ خدا حافظ

محتاج دعا
شاہد اقبال

[۲]

گیا

۱۷؍نومبر۲۰۰۲ء

مکرمی الیاس اعظمی صاحب　　　　سلام مسنون

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

آپ کا خط مل گیا تھا جواب دے چکا ہوں۔

حسب فرمائش پروفیسر ابوظفر ندوی کے سلسلے کا مضمون مطبوعہ سابر نامہ/۱۹۹۰ سالنامہ ''گجرات میں اردو کے دو بہاری خادم علم وادب'' کا زیراکس پیش خدمت ہے۔

عرض یہ ہے کہ جب بھی آپ میری تحریر سے استفادہ کریں۔ براہ کرم حوالہ ضرور دیں آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنی تحریر مطبوعہ بھیج دیں۔

مولانا ضیاء الدین اصلاحی صاحب سے دریافت کر کے لکھیں کہ میری کتاب وہاں موجود ہے کہ نہیں اور یہ کہ اس کا Acc نمبر کیا ہے۔

ڈاکٹر اشتیاق احمد اعظمی صاحب سے ضرور مل لیں میں نے ان کو کتاب دی ہے، دوئم یہ کہ اعظم گڑھ چوک پر ایک پرانی ریڈیو کی دوکان ہے جہاں اب گیس چولہا بکتا ہے۔ وہاں فاروقی صاحب رہتے ہیں ان سے ہماری رشتہ داری ہے۔

ان کی ہمشیر کی شادی میرے ماموں سے ہوئی ہے۔ جب میں اعظم گڑھ گیا تھا ان کے یہاں بھی گیا تھا۔

آپ کے علمی مشاغل کیا ہیں؟ آپ کی کون سی کتاب شائع ہو چکی ہے۔ آگاہ کریں۔ مجھے تاریخ، تصوف اور تذکرہ سے دلچسپی ہے۔

ہندو پاک کے رسائل میں میرے مضامین پچھلے دو دھائی سے شائع ہوتے رہے ہیں۔ اب دو کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ شاید آپ کو علم ہو!!!

نیک خواہشات کے ساتھ اجازت۔

محتاج دعا

شاہد اقبال

[۳]

گیا
۸/نومبر۲۰۰۲ء

مکرمی ڈاکٹر الیاس اعظمی صاحب سلام علیک

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

آپ کا خط مورخہ ۲۱/اکتوبر۲۰۰۲ء ملا، شکریہ۔

شاعر اگست ۲۰۰۲ء میں شائع شدہ مضمون وفیات مشاہیر اردو۔ ایک جائزہ کی پسندیدگی کے لئے شکریہ۔

آپ نے مولانا ابوظفر ندوی والے مضمون کا زیراکس مانگا ہے۔ انشاء اللہ جلد بھیج دوں گا آپ سے پہلے بھی خط و کتابت رہی ہے، میرے پاس آپ کے دو خطوط محفوظ ہیں۔ پی ایچ ڈی فہرست مطبوعہ خبر نامہ کے سلسلے میں۔ اگر آپ چاہیں تو مذکورہ خط کی نقل بھیج سکتا ہوں۔

دس سال بعد آپ کا سلسلہ کیا ہے اور آپ کی کون سی کتاب شائع ہوئی اگر آپ صاحب کتاب ہیں تو مطبوعات بھیج سکتے ہیں۔

میری بھی دو کتابیں شائع ہو چکی ہیں میں نے شبلی اکاڈمی دارالمصنّفین اور پروفیسر اشتیاق احمد اعظمی صاحب کو کتاب دی ہے، ۔ نیک خواہشات کے ساتھ اجازت۔ محتاج دعا

شاہد اقبال

---

[۴]

گیا
۸/مئی ۲۰۰۵ء

برادرم ڈاکٹر الیاس اعظمی صاحب

سلام علیک

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

عرض خدمت یہ ہے کہ براہ کرم مندرجہ ذیل زیراکس روانہ کردیں، مہربانی ہوگی۔

(۱) الرشاد میں تبصرہ ''تذکرہ مہدانواں'' (غالباً مئی رجون ۲۰۰۳ء)

(۲) نیادور لکھنؤ تبصرہ وفیات مشاہیر بہار (دسمبر ۲۰۰۳ء)

مجھے یہ سب نہیں مل سکی ہیں امید ہے کہ آپ مایوس نہیں کریں گے۔

آپ کی علمی فتوحات کیا چل رہی ہیں کس موضوع پر لکھ رہے ہیں۔ ۱۵/۱۶/ مارچ ۲۰۰۳ء کو میں دہلی یونیورسٹی سمینار میں شریک ہوا۔ موضوع - بیسویں صدی میں اردو تحقیق اس کی روداد ایوان اردو ۲۰۰۴ء اردو دنیا مئی ۲۰۰۴ء عالمی سہارا وغیرہ میں آئی ہے۔

ڈاکٹر سید حسن عباس نے شعبہ فارسی BHU جوائن کر لیا ہے۔ سہ ماہی ''ادراک'' نکالتے ہیں۔ شمارہ (۴) آنے والا ہے۔

محتاج دعا

شاہد اقبال

[۳۳]

شاہد عمادی

[۱]

لکھنو

۱۸؍مارچ ۲۰۱۴ء

محترم المقام مکرمی محمد الیاس اعظمی صاحب السلام علیکم

خدا کرے مزاج بخیر ہوں۔

دو کتابیں (آثار مشرق اور نقوش رفتہ) بھیج رہا ہوں۔ راقم کے خاندان میں ماضی قریب کی دو نسلوں میں مندرجہ ذیل مصنّفین گذرے ہیں۔

مولانا عبداللہ عمادیؒ المتوفی ۱۹۴۷ء

محمد عثمان عمادیؒ المتوفی ۱۹۶۰ء

ابراہیم عمادی مرحوم المتوفی ۱۹۸۵ء

سعید الحق عمادی مرحوم المتوفی ۱۹۸۱ء

ڈاکٹر عبدالقادر عمادی المتوفی ۱۹۹۷ء

ڈاکٹر عبدالقادر عمادی مرحوم حیدرآباد میں پروفیسر سماجیات تھے۔ ۷؍کتابیں اردو میں اور ایک یا دو کتابیں انگلش میں لکھی ہیں۔ سماجیات پر ۷؍کتابیں اردو میں اور ایک کتاب انگلش میں ''The Nobles a Hyderabad'' تصنیف کی ہے۔ دیگر کتابوں کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے بعد مطلع کروں گا۔ انشاءاللہ

ریڈیو اور ٹی وی پر ان کی تقریریں مختلف عنوانات پر آتی تھیں۔

دعاؤں کا طالب

مخلص: شاہد عمادی

[۳۴]

سید شاہ عالم زمرد

[۱]

راولپنڈی
۲۰۱۲/۱۰/۵ء

قابل احترام ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی صاحب
السلام علیکم

گلہائے عقیدت! اللہ سدا شاد باد رکھے۔ اردو کے فروغ کے لئے آپ کی خدمات قابل ستائش ہیں۔ میرا تعلق ادب سے ہے۔ میری عمر ۸۰/سال ہے۔ میرے والد ڈاکٹر سید احمد مرحوم سے مفتی ظفر نعمانی مرحوم ومغفور کا تعلق رہا جو شاید ۱۹۲۱ء میں اعظم گڑھ میں زمیں بوس ہوئے۔ اللہ ان کے درجات بلند کرے۔ ان کی لحد سدا پھولوں سے مہکتی اور ڈھکی رہے۔ مجھے پڑھ کر ازحد مسرت ہوئی کہ آپ نے حضرت علامہ شبلی نعمانی مرحوم ومغفور کے بارے میں کتاب مرتب کی جو قابل ستائش عمل ہے۔ وہ علم کا سمندر اور باصلاحیت عظیم انسان تھے۔ جو کچھ انہوں نے لکھا مستند لکھا۔ آج بھی ان کا نام زندہ تابندہ ہے۔ امن کی آشا کے سمینار تو ہو رہے ہیں، اس میں یہ بات کوئی باور نہیں کراتا کہ ۱۹۶۵ء کے بعد ادبی ودینی رسالوں اور کتابوں کا دوبارہ اجرا ہونا چاہئے۔ دونوں طرف کے لوگ ترس رہے ہیں۔ میرے پاس ذہن جدید، آج کل، شمع، بیسویں صدی، آستانہ، مولوی، سریتا آتے تھے، اب سب کچھ بٹ چکا ہے۔ کرنسی کی قیمت بڑھ گئی ہے۔ میرے ایک دوست نے مجھے کلکتہ کا انشا اور نیا ورق کے شمارے لا کر دئے تھے جو آج تک پڑھتا ہوں اور اثاثہ سمجھ کر تکئے کے نیچے رکھ دیتا ہوں۔

حضرت علامہ شبلی نعمانی مرحوم ومغفور میری پسندیدہ شخصیت ہیں۔ اگر ممکن ہو سکے تو اپنی مرتب کردہ کتاب ''متعلقات شبلی'' اعزازی یا قیمتاً ارسال فرمادیں۔ قیمت مجھے بتادیں اور میں کس کو منی

آرڈر پاکستان میں کروں۔ یہ میرے لئے آنر کی بات ہوگی۔ وہاں کوئی اردو ادبی رسالہ یا میگزین ہوتو ارسال کیجئے گا۔ یہ میرے لئے بہت بڑا گفٹ ہوگا۔ گوہم فاصلوں سے دور ہیں لیکن ہم سب ایک ہی چاند کی چاندنی سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اللہ آپ کو اور اہل خانہ کو خوش باش رکھے۔ عزت اور صحت دے۔

What is character
It is self respect

پاک و ہند دوستی زندہ باد

بہ صد احترامات
سید شاہ عالم زمرد اکبر آبادی
صدر بزم ادب
بی بی ۹۹۲/اے، اسٹریٹ نمبر ۳ ڈھوکہ دلال، راولپنڈی
فون 0314-5254343

---

[۳۵]

شبیر احمد میواتی

[۱]

لاہور

۲۵؍جنوری ۲۰۰۸ء

محترمی ومکرمی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ سے غائبانہ تعارف تو کافی عرصہ سے ہے جب کہ مخاطب ہونے کا موقع آج مل رہا ہے۔ میں آپ کے مقالات ومضامین رسائل وجرائد میں دل چسپی سے پڑھتا ہوں آپ کے مقالات ومضامین معلومات افروز ہوتے ہیں۔ پسندیدگی کی ایک وجہ ہم ذوق ہونا بھی ہے ان دنوں میں نے آپ کے دو مقالات مطالعہ کیے ہیں۔

(۱) اسلامیات کے چند اہم رسائل وجرائد کے اشاریے/مطبوعہ ''تحقیقات اسلامی'' علی گڑھ۔

(۲) ڈاکٹر محمد ضیاء الدین انصاری کی یاد میں (مطبوعہ ''ہماری زبان'' دہلی ۸؍اکتوبر ۲۰۰۷ء) قسط اول جس شمارہ میں شائع ہوئی مجھے وہی ملا، دوسری قسط کے مطالعہ کی خواہش رکھتا ہوں۔ انصاری صاحب مرحوم نے کتابیات نگاری اور اشاریہ سازی میں بڑا کام کیا میری آپ سے گذارش ہے کہ آپ مرحوم کی کتابیات مرتب کر کے کسی رسالہ میں شائع کرا دیں۔ یہ بڑی خدمت ہوگی۔

ماہنامہ ''سیارہ'' لاہور کا اشاریہ شائع ہوا تھا، یہ آپ کی نظر سے غالباً نہیں گذرا اسے میں آپ کی خدمت میں ارسال کروں گا، ششماہی ''السیرۃ العالمی'' کراچی اور ''نعت رنگ'' کا اشاریہ

(مشترکہ) کوئٹہ سے کتابی صورت میں شائع ہوا تھا، اس کی بھی کاپی آپ کی خدمت میں ارسال کروں گا، میرے ایک دوست پروفیسر قاری بشیر حسین حامد (ایبٹ آباد) نے مولانا قاری محمد طیب قاسمی کی کتابیات ''کتابیات طیب'' مرتب کر کے شائع کی ہے اسے بھی بھیجوں گا۔

یہاں پاکستان سے اس وقت تین رسالے شائع ہوئے ہیں، ماہنامہ ''القاری'' لاہور ماہنامہ ''المقری'' لاہور ماہنامہ التجوید فیصل آباد۔ آپ کو چونکہ تجوید و قرأت سے بھی دلچسپی ہے اگر آپ چاہیں گے تو میں مذکورہ رسائل کے شمارے آپ کو بھجوادوں گا، قاری محی الاسلام عثمانی پانی پتی کے بیٹے پروفیسر قاری محمد علی عثمانی (استاد ایچی سن کالج لاہور) نے ایک کتاب ''پانی پت کے قاری'' لکھی تھی، یہ بہت عمدہ تذکرہ ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ ہم آپس میں کتابوں اور رسائل و جرائد کا تبادلہ کرلیا کریں، پاکستان سے میں ہندوستانی اہل علم کی خدمت میں علمی تحائف کثرت سے بھیجتا رہا ہوں لیکن اب ڈاک حد سے زیادہ مہنگی ہوگئی ہے۔ پانچ کلو کے پیکٹ پر ۱۶۸۰/روپے کے ٹکٹ لگتے ہیں، اب میں یہاں سے کتابیں دستی بھجواتا ہوں، میوات اور دہلی سے میرے رشتہ دار اور احباب آتے ہیں ان کو پیکٹ تیار کر کے دیتا ہوں وہ دہلی سے حوالہ ڈاک کر دیتے ہیں، اسی طرح کاندھلہ اور سہارنپور سے لوگ آتے ہیں انہیں پیکٹ دے دیتا ہوں وہ مولانا محمد شاہد سہارنپوری اور مولانا نورالحسن راشد کو پہنچادیتے ہیں یہ حضرات ڈاک کے سپرد کر دیتے ہیں۔

آپ سے گذارش ہے کہ آپ مجھے ''اشاریہ الرشاد'' تذکرہ قاریان ہند اور جو دوسری کتابیں آپ کی شائع ہوئی ہیں اور مولانا مجیب اللہ ندویؒ پر کوئی کتاب یا الرشاد کا نمبر اگر شائع ہوا ہے تو ارسال فرمادیں۔ میں چاہتا ہوں کہ الرشاد مجھے باقاعدگی سے آتا رہے، میں آپ کی خدمت میں ماہنامہ الشریعہ گوجرنوالہ، ماہنامہ تعمیر افکار کراچی ارسال کرتا رہوں گا، اور آپ کے ذوق کی چیزیں آپ کو انشاءاللہ ارسال کرتا رہوں گا، آپ کی جو کتاب شخصیات پر شائع ہوئی ہے، اسے بھی ارسال فرمادیں۔

ازراہ کرم جو کتابیں بجھوائیں ان کی پیکنگ اچھی طرح سے کریں تاکہ خراب نہ ہوں۔ میرے ایک دوست نے دو کتابیں شائع کی ہیں۔(۱) فہارس الاسفار (۲) بچوں کی صحافت کے سو سال۔ یہ بھی ارسال کروں گا انشاءاللہ۔

اللہ کرے آپ خیریت سے ہوں۔

والسلام
شبیر احمد خاں میواتی

---

[۲]

لاہور
۵؍جولائی ۲۰۰۸ء

برادر مکرم و محترم!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا گرامی نامہ نظر نواز ہوگیا تھا اور گراں قدر کتابیں بھی موصول ہوگئی تھیں، بے حد شکریہ! آپ نے بڑا کرم فرمایا۔ خط لکھا اور کتابیں ارسال فرمائیں، میں بھی چند کتابیں آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔ امید ہے آپ کو میری مرسلہ کتابیں پسند آئیں گی۔

محترم ضیاء اللہ کھوکھر صاحب (گوجرانوالہ) آپ کی خدمت میں اپنی تالیفات و مطبوعات براہ راست ارسال کریں گے۔ تبادلہ کی بنیاد پر آپ کو بھی اپنی تالیفات بھجوانا ہوں گی۔

یہاں پاکستان سے ہندوستان کتابیں بھیجنا بہت مشکل ہوگیا ہے، فوجی حکومت نے ڈاک اتنی زیادہ مہنگی کردی ہے کہ اب کچھ بھیجنے کی ہمت ہی نہیں ہوتی، لیکن انشاء اللہ آنے جانے والوں کے ذریعہ سے کتابیں/ رسالے آپ کی خدمت میں بھیجتے رہیں گے، اشاریہ ''الرشاد'' کی آپ نے جو کاپی ارسال فرمائی ہے وہ استعمال شدہ ہے، اس میں جگہ جگہ نشانات لگے ہوئے ہیں۔ اگر آپ اشاریہ کی صاف کاپی ارسال فرمادیں تو بڑا کرم ہوگا۔ نیز ''دارالمصنّفین کی تاریخی خدمات''، تذکرۃ القراء کی ایک ایک کاپی ارسال فرمادیں۔ مولانا مجیب اللہ ندوی کی ''کاروان رفتگاں'' اگر شائع ہوگئی ہو تو اس کی بھی ایک کاپی ضرور ارسال فرمادیں۔ میرے پاس ڈاکٹر محمد ایوب قادری کی ''کاروان رفتہ'' کی ایک کاپی زاید ہے اگر آپ کے پاس نہ ہو تو لکھئے بہت اہم کتاب ہے۔ ارسال کردوں گا۔

مولانا مجیب اللہ ندوی مرحوم کے کتابی تبصروں کو بھی مرتب و مدون کرکے شائع کرائیں۔

السیرۃ العالمی کا تازہ شمارہ ارسال خدمت ہے، مدیر کے نام آپ ایک خط (تفصیل کے ساتھ -تبصرہ نما) لکھ کر ارسال فرمادیں، قلمی تعاون بھی فرمائیں۔ رسالہ آپ کے نام جاری ہوجائے گا۔

الرشاد کے اپریل ۱۹۹۴ء کے شمارہ میں حکیم محمد اجمل خاں کی کتاب ''وحید الدین خان کی گمراہیاں'' پر تبصرہ شائع ہوا ہے۔ مجھے اس تبصرہ کی نقل چاہیے۔ازراہ کرم ضرور ارسال فرمایئے۔

یہ خط میں بہت عجلت میں لکھ رہا ہوں، اس وقت یہاں سخت گرمی پڑ رہی ہے، بجلی بھی غائب ہے، ایسے میں جو کچھ بھی لکھ رہا ہوں قبول فرمائیں۔

تذکرۃ القراء کو دیکھنے کا اشتیاق ہے۔ گذارش ہے کہ آپ ایک مفصل کتاب ''تذکرہ قاریان ہند'' کے نام سے لکھئے، گوکہ اس نام سے ایک کتاب پہلے کسی زمانہ میں شائع ہوئی تھی۔ لیکن ضرورت ہے کہ جدید تصنیفی اصول کے تحت آپ لکھیں۔اس کی ضرورت ہے اس سلسلہ میں ہر طرح کا تعاون کروں گا۔ ''تذکرہ رحمانیہ'' کی ایک کاپی ارسال خدمت کررہا ہوں بہت اہم کتاب ہے۔

مرسلہ کتابوں پر اگر آپ ''الرشاد'' میں تبصرہ کردیں تو یہ میرے لیے مسرت کا باعث ہوگا۔

اللہ کرے آپ خیریت سے ہوں۔ والسلام مع الاکرام

شبیر میواتی

ندوۃ المعارف ۱/۲، اتفاق پارک

گل بہار ٹاؤن نزد داروغہ والا ٹیلی فون ایکس چینج

لاہور

---

[۳]

لاہور

۷/نومبر ۲۰۱۵ء

محترمی ومکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ سے فون پر جن کتابوں کا ذکر ہوا تھا، وہ بھجوائی جارہی ہیں۔ یہ سلسلہ جاری رہے گا،

مزید کتابیں بھی انشاءاللہ ارسال کی جائیں گی۔ حضرت علامہ شبلی نعمانیؒ پر آپ نے جو کام کیے ہیں وہ بہت ضروری اور قابل قدر ہیں۔ ان کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ میری خواہش ہے کہ آپ اب حضرت علامہ سید سلیمان ندویؒ پر توجہ فرمائیں، ان پر تین کام ہونے چاہئیں:

۱۔ مکتوبات سلیمان کی کلیات
۲۔ خطبات وتصاویر سلیمانی
۳۔ مقدمات سلیمانی

ان موضوعات پر میرا کام کرنے کا ارادہ تھا، جو کچھ ملتا رہا جمع کرتا رہا، اب خیال آیا کہ یہ کام مجھ سے کہیں بہتر آپ کر سکیں گے۔ اس لیے ان موضوعات پر جو کچھ جمع ہوا ہے، وہ میں آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔ ابھی مزید بھی میری ذخیرے میں لوازمہ موجود ہے، اسے بھی جلد آپ کی خدمت میں ارسال کر دوں گا۔

آپ نے فون پر بتایا کہ آپ کی نئی کتاب ''علامہ اقبال اور دارالمصنّفین'' شائع ہوئی ہے، بہت مبارک ہو۔ گذارش ہے کہ ''مولانا ابوالکلام آزاد اور دارالمصنّفین'' کے عنوان سے تحقیق کیجئے۔ اس موضوع پر بھی کتاب آنی چاہئے۔

علامہ شبلیؒ نے ''الندوہ'' کے نام سے جس رسالے کا اجرا کیا تھا، اس پر ابھی تک کسی نے توجہ نہیں دی۔ آپ اس کے لیے وقت نکالئے۔ اس کا اشاریہ بھی تیار ہونا چاہئے۔

''مجلّہ الشریعۃ'' کا ''افادات امام اہل سنت'' کی ایک جلد مولانا ضیاء الحق خیرآبادی، کے لیے ہے۔ وہ آپ سے وصول کر لیں گے۔

کتابوں کے بھجوانے میں غیر معمولی تاخیر ہوگئی۔ جس کے لیے معذرت خواہ ہوں۔ اللہ کرے آپ خیریت سے ہوں۔

والسلام
شبیر میواتی
معرفت عنایت ٹی سٹور
بیرون دہلی دروازہ، لاہور

---

[۳۶]

شمس الرحمٰن فاروقی

[پ: ۱۵؍جنوری ۱۹۳۵ء]

[۱]

شب خون الہ آباد
۲؍ستمبر ۲۰۰۴ء

برادرم ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی السلام علیکم

آپ کی کتاب ''دارالمصنّفین کی تاریخی خدمات'' نہایت دلچسپ ہے اور سب سے عمدہ بات یہ ہے کہ آپ نے محدود موضوع کو اس طرح برتا ہے کہ اس میں وسعت پیدا ہو گئی ہے۔ آپ کا انداز گفتگو بھی سادہ اور دل نشیں ہے۔ اس کتاب کو حوالے کی کتاب کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔

آپ کا
شمس الرحمٰن فاروقی

---

[۲]

شب خون الہ آباد
۲؍ستمبر ۲۰۰۶ء

برادرم ڈاکٹر الیاس الاعظمی سلام علیکم

آپ کی کتاب ''عظمت کے نشاں'' میں نے بہت دلچسپی سے پڑھی۔ آپ کے اسلوب نگارش کی خوبی اس بات سے ثابت ہے کہ میں پوری کتاب ایک نشست میں پڑھ گیا اور مجھے کسی قسم کی گرانی کا احساس نہ ہوا۔ آپ کے وفیاتی مضامین تو عموماً ٹھیک ہیں لیکن ان کا کوئی جوڑ بقیہ کتاب سے نہیں ہے، اس لئے انہیں کسی اور مجموعے کے لئے اٹھا رکھنا تھا۔ کئی مضامین تو معلومات کا خزانہ ہیں اور میں ان کے لئے آپ کا ممنون رہوں گا۔ آپ نے معلومات کو پیش کر دیا ہے لیکن

تجزیہ اور تعبیر سے گریز کیا ہے۔ لہٰذا ان تحریروں کی معلوماتی قدر تو مستحکم ہے، لیکن علمی اعتبار سے یہ ہمیں بہت دور نہیں لے جاتے۔ علامہ شبلی، سرسید، مولانا ابوالکلام، ان صاحبان کے ذکر میں تجزیہ اور تعبیر کی بہت گنجائش تھی۔ بہر حال ہر کتاب کا اپنا مقصد ہوتا ہے۔

مجھے یہ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی کہ آپ نے عربی زبان اپنی محنت سے کسی مکتب یا کالج میں تلمیذ ہوئے بغیر حاصل کی۔ مبارک ہو۔ ایں کار از تو آید۔

آپ کی کتاب میں کتابت کی غلطیاں بہت کھٹکتی ہیں۔ کچھ تو کاتب کی لاپروائی کے سبب ہیں لیکن ایک ایسی ہے جس میں آپ کی بھی لاپروائی شاید شامل ہے۔ یعنی آپ نے (اور مقتدر معاصر ''معارف'' نے بھی) ہمزہ کو تقریباً دیس نکالا دے دیا ہے۔ لطف یہ کہ جہاں ہمزہ اردو کے قاعدے سے غلط ہے وہاں ہمزہ ضرور دیا گیا ہے۔ خیر اس سے معنی میں کچھ خلل نہیں پڑتا، لیکن ذرا مندرجہ ذیل کو ملاحظہ کریں:

مجموعہ نظم شبلی: سفرنامہ روم و مصر و شام (ص ۴۲) ہدیہ سلیمانی: سرمہ سلیمانی (ص ۶۴) فلسفہ جدیدہ (ص ۶۷) تلامذہ شبلی (ص ۸۳)۔ میں نے مولانا ضیاء الدین صاحب کو ''معارف'' میں اس طرح کے فک ہمزہ کی طرف متوجہ کیا لیکن ان پر خدا معلوم کیوں کچھ اثر نہ ہوا۔

مندرجہ بالا تمام تراکیب میں ہمزہ اضافت غائب ہے۔ لطف یہ کہ ص ۸۳ پر ''انشاء پرداز'' لکھا ہے، حالانکہ یہ کوئی لفظ ہی نہیں۔ الف کے آگے ہمزہ لگانے کے شوق نے لفظ کی شکل بگاڑ دی۔ اسی طرح، جگہ جگہ ''معرکہ آراء'' لکھا ہے۔ (مثلاً ص ۴۸)۔

یہ محض دوستانہ استدراکات ہیں، تنقیص نہیں۔ آپ کا نیاز مند

شمس الرحمٰن فاروقی

---

[۳]

شب خون الٰہ آباد

۱۶ اپریل ۲۰۱۳ء

برادرم الیاس الاعظمی، سلام علیکم۔

کچھ دن پہلے آپ کی کتاب ''مکتوبات شبلی'' ملی تھی، بہت خوشی ہوئی۔ شکریہ۔ آپ اس

زمانے کے چندلوگوں میں سے ہیں جو دل لگا کر کام کرتے ہیں۔ علامہ مرحوم کے ان خطوط کی تدوین بھی آپ کے اچھے کاموں میں گنی جائے گی۔ یہ ضرور ہے کہ اس کام میں بہتری کی مزید گنجائش ہے۔ ایک تو یہ کہ عربی عبارتیں جو جگہ جگہ خطوط میں آئی ہیں ان کا ترجمہ دینا چاہئے تھا۔ دوسری بات یہ کہ آپ نے جگہ جگہ مفصل حاشیے لکھے ہیں خاص کر رجال پر آپ نے بہت محنت کی ہے۔ لیکن کئی مقام ایسے آئے ہیں جہاں علامہ کے خط کے بین السطور پر بھی آپ کو کلام کرنا چاہئے تھا۔ مثلاً یہ کہ حضرت مولانا محمد علی مونگیری کے نام پہلے ہی خط میں یہ اشارہ ملتا ہے کہ علامہ اور مولانا مونگیری کے درمیان کچھ چھوٹی موٹی غلط فہمیاں یا آپسی شکایتیں بھی تھیں۔ چنانچہ مولانا مونگیری کے پہلے خط کا کچھ پس منظر آپ کو پہلے بیان کرنا چاہئے تھا۔ پھر یہ کہ ایک طرف تو آپ نے امام بخاری پر تقریباً پورا صفحہ لکھا اور دوسری طرف امام مسلم کے بارے میں جن کی صحیح کا حوالہ علامہ کے خط میں ہے ان پر آپ نے کوئی تفصیل نہیں لکھی۔ مولوی بشیر الدین کے نام خط میں صفحہ ۴۶ پر جو جملہ ہے ''ندوہ کی ہمدردی پر بعض حامیان کالج مجھ کو رقیبانہ نگاہ سے دیکھتے ہیں۔'' اسی صفحے پر علامہ نے صاف صاف شکایتیں مولوی بشیر الدین کے طرز عمل کے خلاف کی ہیں لیکن آپ نے ان عبارتوں پر کوئی بھی توجہ نہیں کی۔ صفحہ ۸۷ پر علامہ نے لکھا ہے کہ ''آج کل پروفیسری کے لئے معقول تنخواہ پر بلایا ہے۔'' یہ اشارہ غالباً علی گڑھ کی طرف ہے۔ آپ نے اس پر کوئی تفصیل نہیں لکھی۔ اسی صفحے پر آپ نے ''اہل خانہ'' پر حاشیہ نمبر ۱۳ لگایا ہے اسے ۱۴ ہونا چاہئے تھا۔ اسی صفحے پر علامہ کے پاؤں کے حادثے کا ذکر ہے۔ مگر آپ نے اس پر کوئی نوٹ نہیں لگایا۔ صفحہ ۱۰۱ پر علامہ نے ''انجمن'' کو مذکر لکھا ہے، یہ صراحت ضروری تھی کہ اصل میں یوں ہی ہے۔ یعنی علامہ ''انجمن'' کو مذکر لکھتے تھے۔ اسماء رجال پر اتنی محنت کرنے کے باوجود آپ نے مولوی حمید الدین (صفحہ ۱۰۹) پر کوئی نوٹ نہیں دیا۔ اسی طرح عبدالحی کو ۱۰۸ صفحہ پر مع ہمزہ لکھا ہے۔ امید ہے یہ کتابت کی غلطی ہوگی۔ کیونکہ آپ کے حاشیے میں بھی (صفحہ ۱۱۰ اور صفحہ ۱۵۲) یوں ہی ہے۔ گمان گذر سکتا ہے کہ علامہ سے سہو قلم ہو گیا ہوگا۔ کتابت کی ایسی غلطی افسوس ناک ہے۔ اس صفحے پر مولانا عبدالحی کے نام جو خط ہے اس کو بھی حاشیے کی ضرورت تھی۔

صفحہ ۱۴۱ پر نواب سید علی حسن خاں کے خط میں علامہ لکھتے ہیں ''آپ حضرت عمرؓ کی طرح دریا سے ڈرتے ہیں۔'' اس پر آپ نے کوئی حاشیہ نہیں دیا۔ مجھے بالکل نہیں معلوم کہ حضرت عمرؓ کے

بارے میں اس اطلاع کا ماخذ کیا ہے۔

مولانا عبدالباری کے نام جو خط صفحہ ۱۶۲ پر ہے اس پر آپ کی طرف سے حاشیہ بہت ضروری تھا۔ اس خط کی تاریخی اور سوانحی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ (بر سبیل تذکرہ، اس صفحے پر بھی عبدالحی جہاں جہاں لکھا ہے مع ہمزہ لکھا ہے۔)

صفحہ ۱۷۱ پر نظام المشائخ مع تحتانی لکھا ہے یہ آپ کا املا ہے یا علامہ کا؟ اسی خط میں یہ جملہ بالکل سمجھ میں نہیں آیا ''کیا آپ کچھ فیض انگیز یاد دلائیں گے۔''

صفحہ ۱۹۱ پر عربی عبارت حسب معمول بے ترجمہ ہے اور نسخ کے بجائے نستعلیق میں لکھی ہوئی ہے۔ صفحہ ۱۴۹ پر عربی کا شعر ہے، بے ترجمہ۔ صفحہ ۱۹۸ پر ''گئے'' کو ''گیے'' لکھا ہے۔ یہ کس کا املا ہے؟ علامہ کا؟ صفحہ ۲۰۵ پر عبدالوہاب بہاری پر جو حاشیہ ہے اس میں صرف وہی بات کہہ دی گئی ہے جو علامہ نے اپنے خط میں کہی ہے۔

ان سب باتوں کے باوجود کتاب بہت کارآمد ہے۔ میں آپ کو مبارک باد دیتا ہوں۔ دو چار دن ہوئے آپ کی ایک کتاب اور ملی ہے شکریہ۔ اس کی رسید الگ سے لکھوں گا، انشااللہ۔

آپ کا
شمس الرحمٰن فاروقی

---

[۴]

شب خون الہ آباد
۲۵/اپریل ۲۰۱۳ء

برادرم محمد الیاس الاعظمی سلام علیکم

آپ کے خط کا مجھے انتظار تھا کیونکہ میں نے بڑی محنت سے آپ کی کتاب پر اظہار خیال کیا تھا۔ ڈر تھا کہ کہیں ای میل پہنچی ہی نہ ہو۔ آج کل یہ سب بھی ہونے لگا ہے۔ اب آپ کی ای میل سے طبیعت کو اطمینان ہوا۔ اور اس بات پر خوشی ہوئی کہ آپ نے میری معروضات کو قابل لحاظ جانا۔

''آثار شبلی'' مجھے کچھ دن ہوئے مل گئی تھی، مگر میں نے جواب اس لئے نہیں لکھا کہ یقین نہیں

تھا کہ میری پچھلی ای میل آپ کو ملی کہ نہیں۔ ''آثارِ شبلی'' میں نے کم و بیش پوری پڑھ ڈالی۔ ایک آدھ لوگوں سے ذکر بھی آیا تو میں نے کہا کہ کتاب کیا ہے، شبلی پر معتبر اور محققانہ معلومات کا خزانہ ہے۔ آپ کا طرزِ تحریر مجھے ہمیشہ شگفتہ اور واضح معلوم ہوا۔ جو بڑی بات ہے۔ شبلی کے مخالفین پر بھی آپ نے جگہ جگہ بہت متانت اور دیانت سے اظہار خیال کیا ہے۔

آپ کی کتاب چونکہ شبلی کے سوانح حیات پر مشتمل ہے، اس لئے اس میں علمی مباحث کی گنجائش زیادہ نہ تھی۔ لیکن بہتر تھا کہ بعض معاملات پر کچھ زیادہ بحث کی جاتی۔ مثلاً حافظ محمود شیرانی صاحب کے اعتراضات، مولانا اسلم جیراج پوری کے اعتراضات اور ہمارے زمانے میں ظفر احمد صدیقی صاحب کی بعض رائیں (خاص کر شبلی کی سیرت نگاری اور علم حدیث کے بارے میں) ان کا کچھ اور ذکر ہونا چاہئے تھا۔ یہ تو بالکل درست ہے کہ اسلم جیراج پوری کی کیا ہستی ہے۔ حافظ صاحب نے بھی لکھا ہے، اس سے ''شعر العجم'' کی قدر و قیمت میں کوئی کمی نہیں آتی۔ لیکن پھر بھی آپ کو تھوڑی سی مزید بحث کرنا ضروری تھی۔ خاص کر شبلی کے نظریۂ شعر اور نظریۂ تاریخ کے بارے میں آپ کو کچھ کلام کرنا تھا۔ سرسید نے ''الفاروق'' کے منصوبے پر کوئی خاص جوش ظاہر نہیں کیا تھا۔ اس پر اور بعض دوسرے سید صاحبان کی شکایات پر بھی تھوڑی سی بحث کرتے تو خوب تھا۔

بعض باتیں بالکل نظر انداز ہو گئی ہیں۔ شاید مصلحت کا تقاضا تھا۔ لیکن حقیقی اور ایماندار سوانح نگار مصلحت کے اوپر بھی کچھ چیزوں کو اہمیت دیتا ہے۔ شبلی کی بیماریاں جو تقریباً اوائل عمر سے آخر تک رہیں، شبلی کی ازدواجی زندگی، شبلی کے حلقۂ احباب اور ان کا آپس میں ایک دوسرے پر اثر، خود شبلی کی پسند اور ناپسند، خاص کر لباس اور کھانے کے معاملے میں۔ موسیقی اور نغمے اور عوامی کھیل کود، میلوں تقریبوں وغیرہ میں شبلی کی دلچسپی پر آپ نے کچھ نہیں کہا۔ ندوے میں پہلی اسٹرائک کا کوئی ذکر نہیں، جس میں شاید مولانا عبدالسلام ندوی بھی شریک تھے۔ شبلی کے سیاسی خیالات اور کانگریس سے ان کی ہم خیالی اور وابستگی اس پر بھی آپ نے بہت سرسری گفتگو کی ہے۔ دوسرے الفاظ میں مولانا سید سلیمان ندوی صاحب کی ''حیاتِ شبلی'' میں جو کمیاں ہیں وہ کم و بیش یہاں بھی نظر آتی ہیں۔ بس یہ ہے کہ آپ مولانا سید سلیمان ندوی صاحب کے بہت بعد میں ہیں لہٰذا آپ کی دسترس ان کاغذات اور واقعات تک ہے جو مولانا مرحوم کی دسترس سے باہر تھے۔

بھائی صاحب آپ نے مجھ پر بڑا کرم کیا جو شبلی کے نام مشاہیر کے خطوط کا مسودہ اشاعت

کے پہلے مجھے دکھانا چاہتے ہیں۔ حاشا وکلا میری یہ حیثیت اور لیاقت نہیں۔ علاوہ بریں نہ عمر، نہ صحت، نہ فرصت۔ یہ سب چیزیں اب اوراق پارینہ ہوکر رہ گئی ہیں۔ خود اپنے اوپر کچھ کام میں نے لگا رکھے ہیں یا لے لئے ہیں جو بہت دھیرے دھیرے آگے بڑھ رہے ہیں بلکہ آہستہ خرام سے مخرام کی منزل آ گئے ہیں۔

میں آپ کی لیاقت اور بالخصوص علامہ شبلی سے آپ کی لگن اور علمی دلچسپی کا قائل ہوں۔ لیکن افسوس ہے کہ اب میں کوئی ایسا کام قبول نہیں کر سکتا جس کے لئے میں خود کو صلاحیت اور فرصت دونوں سے عاری پاتا ہوں۔

حضرت عمر اور پانی والے معاملے کے لئے ''الفاروق'' ایک بار پھر دیکھوں گا۔ یقین ہے کہ کہیں نہ کہیں نظر پڑ جائے گی اور تفصیلات معلوم ہو جائیں گی۔

''معارف'' کا معاملہ یہ ہے کہ آپ کو معلوم ہی ہے کہ وہاں شبلی کے بارے میں ایک طبقہ کسی بھی تازہ خیالی یا مقررہ راستے سے ہٹ کر دیکھنے والوں کو ناپسند کرتا ہے۔ مجھے ''معارف'' کی مجلس ادارت کی رکنیت باعث اعزاز تو تھی لیکن ایسے اعزاز سے کیا فائدہ جس سے کوفت پیدا ہو اور لوگوں کو گمان گذرے کہ فاروقی صاحب کو یہ رکنیت کتنی عزیز ہے کہ بے حیائی کر کے بھی اسے گلے سے لگائے بیٹھے ہیں۔ مانا کہ اس زمانے میں بعض ایسے بڑے ادیب موجود ہیں جو ذلت کھاتے ہیں اور پھر بھی محفل میں جلوہ افروز رہتے ہیں۔ یہ مجھ سے کبھی نہ ہوا تو اب کیا ہوگا، جب سفینہ کنارے پر آلگا ہے۔ آپ کی محبت کے لئے شکر گذار ہوں۔

آپ کا

شمس الرحمٰن فاروقی

---

[۳۷]

شمیم احمد صدیقی

[۱]

لکھنو

۵؍جون۲۰۱۲ء

محترم ڈاکٹر الیاس صاحب
السلام علیکم

عرض ہے کہ ''اردو دنیا'' جون ۲۰۱۲ء میں آپ کا مضمون پڑھا۔ آپ نے فخرالدین علی احمد صاحب کے حالات اور کمالات کا بڑا اچھا احاطہ کیا ہے۔ مبارکباد قبول فرمائیں۔

فخرالدین علی احمد صاحب کی اردو دوستی اس امر سے بھی آشکارا ہے کہ جب وہ صدر جمہوریہ بنائے گئے تو انھوں نے اردو میں ہی حلف لیا تھا۔ خاکسار نے اس بات کو ایک پہیلی میں بھی پیش کیا ہے۔ اردو دنیا کے اسی شمارے میں بندے کی پہیلیوں کی کتاب بعنوان ''ادبی معلوماتی پہیلیاں'' پر تبصرہ بھی شائع ہوا ہے۔

خیر اندیش محتاج دعا
احقر: شمیم احمد صدیقی

[۳۸]

صاحبزادہ ساجد الرحمٰن

[۱]

سہ ماہی فکر و نظر
اسلام آباد
۱۷/اگست ۱۹۹۵ء

محترم اعظمی صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مزاج گرامی!

آپ فکر و نظر کی سرپرستی فرماتے ہیں، اس کے لئے بے حد شکر گذار ہوں۔ آپ کا مقالہ ''مولانا عبد السلام ندوی اور ان کی تصنیفات و تالیفات'' ہم فکر و نظر کی قریبی اشاعت میں شامل کریں گے۔ انشاء اللہ۔

ہم ارادہ رکھتے ہیں کہ خطہ کشمیر کی ادبی، مذہبی، تاریخی، ثقافتی تاریخ پر ایک مبسوط خصوصی اشاعت کا اہتمام کریں۔

اس ضمن میں بھی تعاون کے لئے درخواست ہے، اگر دیگر اہل علم کو بھی متوجہ فرمائیں تو کمال مہربانی ہوگی۔

والسلام
ڈاکٹر صاحبزادہ ساجد الرحمٰن
ایسوسی ایٹ پروفیسر/مدیر

[۲]

سہ ماہی فکر ونظر
اسلام آباد
۲۸ر جون ۱۹۹۹ء

محترم ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ

ادارہ تحقیقات اسلامی کا شعبہ سیرت، سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تحقیقی کام کرانے کے لیے غور وخوض کر رہا ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ تکرار محض کے بجائے ان پہلوؤں سے متعلق کام کیا اور کرایا جائے، جن سے متعلق اہل علم کوئی تشنگی محسوس کرتے ہیں یا جواب تک موضوع تحقیق نہیں بنے ہیں۔

اس سلسلے میں ہماری خواہش ہے کہ پہلے مرحلے میں اہل علم سے تحریری طور پر درخواست کی جائے کہ وہ اپنی صوابدید کے مطابق تحقیقی منصوبہ تجویز کرنے کے ساتھ ایسے اہل علم وفضل کی نشاندہی بھی فرمائیں جن سے ادارہ جز وقتی تعاون (Contract) کے لیے درخواست کرے۔

مزید برآں ہم سیرت طیبہ پر عربی اور انگریزی میں غیر معمولی اہمیت کی حامل کتب کا اردو میں ترجمہ کرانے کے بھی خواہش مند ہیں۔ اگر جناب والا کی نظر میں ایسی کوئی کتاب ہو تو راہنمائی فرمائیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ جناب والا حضور ختمی مرتبت ﷺ کی نسبت جلیلہ کے حوالے سے ان تحقیقی اور علمی امور میں ہماری معاونت فرمائیں گے۔

آپ کے جواب کا شدت سے انتظار رہے گا۔

والسلام
مخلص
ساجد الرحمٰن
ایسوسی ایٹ پروفیسر رصدر شعبہ سیرت

---

[۳]

سہ ماہی فکر و نظر اسلام آباد
۴؍اگست ۱۹۹۹ء

گرامی مرتبت ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی صاحب

آپ کا گرامی نامہ ملا، بے حد شکر گذار ہوں کہ آپ نے میری درخواست کو پذیرائی بخشی اور سیرت طیبہ کے تحقیقی امور سے متعلق اپنی گراں قدر آراء سے نوازا۔

آپ نے جن اصحاب علم و فضل کے نام تجویز فرمائے ہم نے ان کی خدمت میں بھی خطوط ارسال کیے ہیں۔ اگر آپ اپنے ذاتی تعلقات کی بنیاد پر انہیں ہمارے ساتھ تعاون کے لیے توجہ دلائیں تو بے حد شکر گذار ہوں گا۔

فکر و نظر کے لیے بھیجا گیا مقالہ ''دارالمصنّفین اور اس کی علمی، دینی، ادبی خدمات'' موصول ہوا۔ اس علمی تعاون کے لیے بے حد شکر گذار ہوں۔ خواہش ہے کہ یہ مقالہ زیر ترتیب اشاعت میں شامل ہو جائے۔ اپنی ادعیہ مخصوصہ میں یاد رکھیں۔

والسلام مع الاکرام
ساجد الرحمٰن
ایسوسی ایٹ پروفیسر؍مدیر

---

[۴]

سہ ماہی فکر و نظر اسلام آباد
۲۰؍اکتوبر ۱۹۹۹ء

محترم جناب ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج گرامی!

آپ کا گرامی نامہ اور اس کے ساتھ ہی آپ کا مقالہ بعنوان ''علامہ شبلی کا مورخانہ شعور'' موصول ہوا۔ انتہائی شکر گذار ہوں کہ آپ نے حسب سابق ایک وقیع تحقیقی مقالہ سے نوازا ہے۔ انشاء اللہ جلد ہی فکر و نظر کی کسی قریبی اشاعت میں شامل کر لیا جائے گا۔

آپ نے سیرت طیبہ سے متعلق میرے عریضہ کے جواب میں جن اہل علم وفضل کی نشاندہی فرمائی تھی میں نے انہیں بھی خطوط ارسال کر دیئے تھے۔ ہنوز جواب کا منتظر ہوں۔ امید ہے آپ کی طرف سے راہنمائی اور علمی تعاون کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

والسلام مع الاکرام
ساجد الرحمٰن
ایسوسی ایٹ پروفیسر/مدیر

---

[۵]

سہ ماہی فکر ونظر اسلام آباد
۲۹/مارچ ۲۰۰۱ء

محترم ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
مزاج گرامی!

آپ ہمارے ساتھ ہمیشہ علمی تعاون فرماتے ہیں جس کے لیے بے حد شکر گذار ہوں۔ آپ کا مقالہ ''علامہ شبلی کا مورخانہ شعور'' فکر ونظر کے تازہ شمارہ (جنوری - مارچ ۲۰۰۱ء) میں شامل ہے۔ شمارہ اور آف پرنٹس کے ساتھ ادارہ کی مطبوعات کی فہرست آپ کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے۔ اپنی پسند کی کتابوں کی نشان دہی فرمادیں، بھجوادی جائیں گی۔ انشاءاللہ۔

والسلام
ساجد الرحمٰن
ایسوسی ایٹ پروفیسر/مدیر

---

[۶]

سہ ماہی فکر ونظر اسلام آباد
۲۷/اکتوبر ۲۰۰۱ء

گرامی مرتبت ڈاکٹر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج گرامی!

ادارہ تحقیقات اسلامی کا ترجمان سہ ماہی مجلّہ ''فکر ونظر'' گذشتہ ۳۸/برسوں سے اپنی علمی اور تحقیقی روایت کی پاسداری کے ساتھ اپنا سفر جاری رکھے ہوئے ہے۔فکر ونظر کا شاندار ماضی آپ جیسے اصحاب علم وفضل کے تعاون کا مرہون منت ہے۔ ہماری درخواست ہے کہ فکر ونظر کے مستقبل کو تابندہ رکھنے کے لیے اپنی تحقیقی کاوشوں سے سرفراز فرمائیں۔ میں پرامید ہی نہیں پُر یقین ہوں کہ آپ ہماری درخواست کو پذیرائی بخشیں گے۔

والسلام

ساجدالرحمٰن

ایسوسی ایٹ پروفیسر/مدیر

---

[۷]

سہ ماہی فکر ونظر اسلام آباد

۸/اکتوبر ۲۰۰۲ء

گرامی مرتبت ڈاکٹر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج گرامی!

آپ کا شکوہ بالکل بجا ہے۔بعض ذاتی اور پھر کچھ دفتری مصروفیات کے سبب رابطہ منقطع رہا، معذرت خواہ ہوں۔الحمدللہ انتہائی سناٹے میں بھی آپ کی محبت بھری آواز سنائی دیتی رہتی ہے۔

آپ کا مضمون پیش نظر ہے۔انشاءاللہ فکر ونظر کی کسی قریبی اشاعت میں شامل ہوگا۔

فکر ونظر کے لیے مجلس مشاورت بھی ترتیب دی جا رہی ہے میری دلی خواہش ہے کہ آپ کا اسم گرامی اس میں شامل ہو۔امید ہے میری خواہش کو پذیرائی بخشتے ہوئے مثبت جواب سے

نوازیں گے۔

والسلام
ساجد الرحمٰن
ایسوسی ایٹ پروفیسر/مدیر

---

[۸]

سہ ماہی فکرونظر اسلام آباد
۱۰/اپریل ۲۰۰۳ء

گرامی مرتبت ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ، مزاج گرامی

عالم اسلام کی نامور علمی شخصیت ڈاکٹر محمد حمید اللہ مرحوم (متوفی ۱۷/دسمبر ۲۰۰۲ء) کی رحلت بلاشبہ دنیائے علم کے لئے ایک عظیم سانحہ ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد ان کی علمی وتحقیقی خدمات کے اعتراف کے طور پر "فکرونظر" کی خصوصی اشاعت کا اہتمام کررہا ہے۔ آپ سے انتہائی ادب کے ساتھ التماس ہے کہ ڈاکٹر صاحب مرحوم کی علمی وتحقیقی خدمات کے کسی پہلو پر اپنے تحقیقی مقالہ سے سرفراز فرمائیں۔

اگر آپ اولیں فرصت میں اپنے تحقیقی مقالہ سے سرفراز فرمادیں تو ہمیں اس شمارہ کی ترتیب وتدوین میں سہولت ہوگی۔ اگر آپ کو کمپیوٹر کی سہولت میسر ہو اور بآسانی ہمیں فلاپی بھجوا سکیں تو شکر گذار رہوں گے۔ (قبل ازیں ایک خط آپ کی خدمت میں ارسال کیا جاچکا ہے، یہ عریضہ یاددہانی کے طور پر لکھا جارہا ہے۔)

احترامات فائقہ کے ساتھ
ڈاکٹر صاحبزادہ ساجد الرحمٰن
ایسوسی ایٹ پروفیسر/مدیر

---

[۹]

سہ ماہی فکر ونظر اسلام آباد

۱۰/اپریل ۲۰۰۴ء

محترم ڈاکٹر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ، مزاج گرامی

آپ کا گرامی نامہ ملا۔ اس سے پہلے آپ کا مقالہ بھی موصول ہو گیا ہے۔ اس علمی تعاون کے لئے بے حد شکر گذار ہوں اور توقع رکھتا ہوں کہ نوازشات کا یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا۔

ادارہ کی دیگر مطبوعات بھی آپ کی خدمت میں بھجوانے کی کوشش کروں گا۔

اگر آپ کے جاننے والے اہل علم میں سے کوئی اور صاحب ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے حوالے سے اپنے تحقیقی مقالہ سے سرفراز فرمائیں تو شکر گذار رہوں گا۔

دعاؤں میں یاد رکھنے کی درخواست ہے۔

والسلام

ڈاکٹر صاحبزادہ ساجد الرحمٰن

ایسوسی ایٹ پروفیسر/مدیر

---

[۱۰]

سہ ماہی فکر ونظر اسلام آباد

۲۷/مارچ ۲۰۰۴ء

گرامی مرتبت ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی صاحب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں انتہائی شرمندہ ہوں کہ آپ کے بعض خطوط کا جواب نہیں دے پایا اور میرے بارے میں ایک صاحب علم کی یہ رائے بن گئی کہ میں جواب دینے میں تساہل سے کام لیتا ہوں۔ عذر گناہ بدتر از گناہ کے پیش نظر بہانہ تراشیوں سے گریز کرتے ہوئے معذرت خواہ ہوں۔ آپ فکر ونظر

کے ساتھ جو علمی تعاون جاری رکھے ہوئے ہیں، اس کے لئے بے حد شکر گذار ہوں۔ آپ کا مضمون ''فتح الرحمٰن کا پس منظر'' زیر ترتیب شمارے میں شامل ہے، علامہ شبلی کی سیرت سے متعلق مضمون بھی موصول ہو گیا ہے۔ دعاؤں کے لئے درخواست ہے۔

والسلام
مخلص
ڈاکٹر صاحبزادہ ساجد الرحمٰن
ایسوسی ایٹ پروفیسر/مدیر

---

[۱۱]

سہ ماہی فکر ونظر اسلام آباد
۲۷/اکتوبر۲۰۰۴ء

گرامی مرتبت مشفق ومحترم ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ، مزاج گرامی

اپنی کوتاہیوں کے احساس سے مغلوب امید کرتا ہوں کہ معاف فرمائیں گے۔ عفو ودرگذر ہی کریموں کا شیوہ ہے۔ آپ نے جس تسلسل کے ساتھ فکر ونظر کے ساتھ تعاون فرمایا اس کے لئے انتہائی سپاس گزار ہوں۔

ڈاکٹر سفیر اختر صاحب کی طرف بھیجے مکتوب کی نقل مجھے مل گئی ہے، تعمیل ہوگی۔ آج ہی ماہنامہ الرشاد کا اشاریہ موصول ہوا ہے۔ قریبی اشاعت میں تبصرہ شامل ہوگا، انشاء اللہ

والسلام مع غایت الاحترام
ڈاکٹر صاحبزادہ ساجد الرحمٰن
ایسوسی ایٹ پروفیسر/مدیر

---

[۳۹]

مولانا ضیاءالحق خیرآبادی

[پ: ۴/اکتوبر ۱۹۷۵ء]

[۱]

خیرآباد
۷/مئی ۲۰۰۶ء

محترم جناب ڈاکٹر الیاس اعظمی صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
امید کہ بخیر ہوں گے۔

اس ماہ کا ''الرشاد'' ایک صاحب کے پاس دیکھا، اس میں دو شعروں کے متعلق باذوق قارئین سے درخواست کی گئی تھی کہ شاعر کے نام سے مطلع کریں۔ اس میں پہلا شعر یہ تھا

سنے گا کون میری تنگ دامانی کا افسانہ
یہاں سب اپنے اپنے پیرہن کی بات کرتے ہیں

یہ شعر بین الاقوامی شہرت کے حامل شاعر وادیب ڈاکٹر کلیم عاجز صاحب (پٹنہ، بہار) کا ہے، ملاحظہ ہو، وہ جو شاعری کا سبب ہوا۔ ص ۲۵۴ طبع سوم، طوبیٰ پبلیکیشنز حیدرآباد، سن اشاعت اکتوبر ۱۹۹۶ء۔

پہلے مصرعہ میں تنگ دامانی، کے بجائے ''چاک دامانی'' ہے
میں خود باذوق قارئین میں سے نہیں ہوں لیکن شعر یاد تھا، حوالہ کے لیے کتاب موجود تھی، اس لیے سوچا کہ آپ کو مطلع کردوں۔

والسلام
ضیاءالحق خیرآبادی

---

[۴۰]

پروفیسر ظفر احمد صدیقی

[۱]

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی

۵؍جنوری ۲۰۰۷ء

مکرمی ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی صاحب سلام مسنون

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ آپ کا مجموعہ مضامین ''عظمت کے نشاں'' موصول ہوا۔ اس عطیے کے لیے ہدیہ تشکر قبول فرمائیں۔ آپ کے مضامین پہلے بھی نظر نواز ہوتے رہے ہیں اور اب اس مجموعے سے بھی مستفید ہوا۔ مولانا مجیب اللہ صاحب مرحوم اور جناب عمیر الصدیق صاحب کی تحریروں کے توسط سے آپ سے مزید متعارف ہوا۔ دعا ہے کہ آپ خوب سے خوب تر کی طرف اسی طرح رواں دواں رہیں۔ اللھم زد فزد۔ آپ نے اپنی پیش نظر کتاب میں تاریخ کی دو کتابوں ''تاریخ ہندوستان'' اور ''تاریخ سوانح دکن'' از منعم اورنگ آبادی کا ذکر کیا ہے۔ از راہ کرم ان دونوں کتابوں سے متعلق مزید معلومات فراہم کریں کہ یہ دونوں مطبوعہ ہیں یا مخطوطہ؟ بہر دو صورت کہاں موجود محفوظ ہیں؟ ان کتابوں پر کسی نے کچھ لکھا ہے یا نہیں؟ بہ صورت اثبات اس کی تفصیلات کیا ہیں؟ اس باب میں آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔

چند ماہ پیشتر ڈاکٹر مسعود الاعظمی کے مضمون کے حوالے سے آپ کا جو مراسلہ معارف میں شائع ہوا ہے، اس میں آپ کا لب ولہجہ اہل علم کے شایان شان نہیں ہے۔ خاص طور پر مولانا حبیب الرحمٰن الاعظمی علیہ الرحمہ سے متعلق آپ کے تاثرات سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ ان کے علوے مرتبت سے نا آشنا ہیں، حالانکہ وہ آپ کے ممدوح مولانا سید سلیمان ندوی کے ممدوح ہیں، ایک طالب علم کی حیثیت سے میں نے اپنی معروضات پیش کر دی ہیں، امید ہے کہ آپ کو ناگوار نہ گذرے گا۔

فقط والسلام

ظفر احمد صدیقی

[۴۱]

پروفیسر ظفر الاسلام اصلاحی

[پ: ۱۵/ اکتوبر ۱۹۴۶ء]

[۱]

ادارہ علوم القرآن علی گڑھ

۶/ مئی ۱۹۹۹ء

برادر مکرم و محترم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ آپ بخیر وعافیت ہوں گے۔ برادر محترم ڈاکٹر رضی الاسلام ندوی صاحب کے بدست آپ کا مضمون (مولانا امین احسن اصلاحیؒ کا اسلوب نگارش) موصول ہوا۔ اس تعاون کے لیے بہت بہت شکریہ۔ یہ مضمون علوم القرآن کے مدیر محترم کے حوالہ کر دیا ہے، ان کے نظر ڈالنے کے بعد ہی اس کے بارے میں کچھ لکھ سکتا ہوں۔

مولانا امین احسن اصلاحی سیمینار میں آخر تک آپ کا انتظار کرتا رہا کہ آپ آجائیں تو مقالہ پیش کرنے کے لیے آپ کو زحمت دی جائے۔ لیکن محسوس ہوتا ہے دوبارہ آپ کو سرائے میر سفر کرنے کا موقع نہ مل سکا۔ سیمینار میں جتنے مقالات جمع ہو گئے تھے وہ مدرسہ ہی پر ہیں۔ انجمن طلبہ قدیم نے ابھی ان کی اشاعت کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں لیا ہے۔

اور بقیہ سب خیریت ہے، بس دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔

جملہ متعلقین کی خدمت میں سلام عرض ہے۔

والسلام

ظفر الاسلام اصلاحی

[۲]

اے.ایم.یو.
علی گڑھ
۲۹/مئی ۲۰۰۴ء

برادر مکرم ڈاکٹر الیاس الاعظمی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔ آپ کی تازہ کتاب ''اسہل التجوید'' مل گئی تھی۔ انشاء اللہ علوم القرآن کے آئندہ شمارہ میں اس کا تعارف ''کتاب نما'' کے تحت دیا جائے گا۔

شعبہ اسلامک اسٹڈیز سے حال ہی میں شائع شدہ ایک کتاب ''قرآن اور سائنس'' بھیج رہا ہوں، امید کہ الرشاد میں اس پر تبصرہ شائع کردیں گے۔

اس وقت کچھ جلدی میں ہوں، بس اتنے ہی پر اکتفا کرتا ہوں۔ جملہ متعلقین کی خدمت میں سلام۔

والسلام
ظفر الاسلام اصلاحی

[۴۲]

عابد کرہانی

[۱]

ماہنامہ آج کل دہلی
۱۶/مئی ۲۰۰۵ء

مکرمی تسلیم

اخبارات سے یہ خبر بد ملی کہ ممتاز ادیب وشاعر ڈاکٹر اشفاق احمد اعظمی رحلت فرمائے گئے۔ **انا للّٰہ وانا الیہ راجعون**. دلی قلق ہوا۔ مرحوم نے حال ہی میں ''شعر العجم'' سے متعلق اپنا گراں قدر مقالہ آج کل کے لیے بھیجا تھا جو میں نے مئی ۲۰۰۵ء کی اشاعت میں شامل کیا۔ لیکن افسوس کہ اعظمی صاحب مرحوم اپنے مطبوعہ مقالے کو دیکھنے سے قبل ہی ہم سے جدا ہو گئے۔ چونکہ وہ آپ کے استاذ گرامی تھے اس لیے آپ کو یہ زحمت دے رہا ہوں کہ ان کے پسماندگان میں کون کون ہے، یہ مطلع فرمائیں۔ تاکہ مذکورہ مضمون کے معاوضے کا چیک بھجوایا جا سکے۔ مرحوم کے اہل خانہ تک میری دلی تعزیت بھی پہنچا دیں۔

امید کہ لوٹتی ڈاک سے جواب عنایت کریں گے۔

مخلص

عابد کرہانی

[۴۳]

سید عبدالباری شبنم سبحانی

[۱۹۳۷-۲۰۱۴ء]

[۱]

دہلی

۲۵؍جنوری ۲۰۱۱ء

عزیز گرامی سلام مسنون!

آپ کا خط ملا، کتاب پر تبصرہ اظہار حقیقت کے طور پر کیا تھا۔ تعریف تو عام طور پر لوگ اس کی کرتے ہیں جس سے کچھ حاصل ہونے کی توقع ہوتی ہے۔ یہاں بے لوث اظہار مسرت کا معاملہ تھا۔ آثار شبلی خدا کرے بحسن وخوبی منظر عام پر آئے۔ میرے مقالات کا مجموعہ ''نئی خوشبو نئے خواب'' اسی ہفتہ چھپ کر آ رہا ہے۔ آپ کو بھجواؤں گا۔ معارف کو بھی ایک جلد جائے گی۔ آپ تبصرہ کیجئے گا۔ خدا کرے آپ جیسے علم دوست احباب سے بار بار ملنے کے مواقع ملتے رہیں۔ دارالمصنّفین کے ذمہ داروں تک سلام پہنچائیں، مولانا مجیب اللہؒ کا ذکر کے آپ نے بہت سی شیریں یادوں کا جھروکہ کھول دیا۔ عجیب شخصیت تھی جس کا بدل ملنا مشکل ہے۔ ایسے لوگوں کے جانے کے بعد زندگی ویران سی محسوس ہوتی ہے۔

ملی اتحاد کا تازہ پرچہ بھیجا جا رہا ہے۔ کچھ چھوٹے مضامین خواہ وہ کسی کتاب کا جزو ہوں ارسال کر دیا کریں تا کہ رابطہ قائم رہے۔

شباب الدین صاحب تک میرا سلام پہنچا دیں۔

خیر طلب

سید عبدالباری

ہماری اہلیہ آپ کی بیگم صاحبہ کو دعائیں لکھواتی ہیں۔

[۴۴]

پروفیسر عبدالحق

[۱]

دہلی

۳۰؍اپریل ۱۹۹۹ء

عزیز مکرم سلام مسنون

نوادرات کے ساتھ ایک گرامی نامہ ملا۔ آپ نے جن تاثرات کا تذکرہ کیا ہے وہ سب آپ کا حسن ظن ہے آدمی کو ایک نشست میں کیا عمر بھر کی رفاقتوں کے باوجود بھی نہیں پہچانا جاسکتا، دنیا میں مردم شناسی سب سے مشکل کام ہے۔ خدا آپ کو علم و عمل کی مزید توفیق دے آمین۔ اس مشغلہ تحقیق کو جاری رکھیں۔ تذکرۃ القراء کے ساتھ مقالے بھی خوب ہیں۔ آپ نے استفادے کا موقع عنایت کیا، ممنون کرم ہوں، دوسرے دن بھی یونیورسٹی جانا ہوا، وائس چانسلر صاحب نے ایک جلسے میں شرکت اور بولنے کی خواہش کی تھی۔ دہلی آ گیا اور مکروہات میں گھرا رہا، ۹؍کو جے پور جانا ہے، موسم کی آزمائش الگ ہے۔ خدا کرے آپ بخیر ہوں۔

طالب دعا

عبدالحق، دہلی

---

[۲]

دہلی

۱۳؍مئی ۲۰۰۶ء

عزیز مکرم سلام مسنون

سری نگر سے پرسوں ہی لوٹا ہوں، آپ کی قابل رشک کتاب کا نایاب تحفہ پا کر بڑی مسرت

ہوئی، آپ کی نیکیوں اور نیک نامیوں میں یہ ایک نایاب اضافہ ہے اس سے آپ کی فکری صحت مندی کا اندازہ ہوتا ہے۔طلوع مہر کی تابانی جیسی خیر گی پیدا کرنے والے اشخاص پر تو سبھی ملتفت ہوتے ہیں اور ملتفت کم مرعوب یا مستفید زیادہ ہوتے ہیں، اس بار احساں کو یاد کرنے یا چکانے کے لیے سوسو جتن کرتے ہیں۔آپ کا اخلاص ہی سرمایہ صدق وصفا ہے جو ایسے عزم وارادوں کے پیکروں کو یاد کرتا ہے اور کسی استحقاق کے بغیر وہ بے نام ونشان نہیں ہیں۔ان کی عظمتیں ارض وسما کی پہنائیوں میں رقص شرر کی طرح مضطرب رہتی ہیں اور مرد کار کی منتظر ہوتی ہیں آپ نے بہت اچھا کیا کہ انھیں صفحہ کاغذ پر محفوظ کر دیا، آجر کی اجرت بھی ملتی ہے اور عظمت بھی۔آپ کو اجرت اللہ دے گا۔ میری نگاہ میں آپ بھی عظمت واستقبال کے حق دار ہیں، سرسید وشبلی کے ساتھ کتنے بزرگوں کا تذکرہ اوران کے بیش بہا خدمات کا اعتراف کر کے آپ نے بڑا حق ادا کیا ہے۔آج ہی اخباری خبر میں مولانا مجیب اللہ ندوی کی رحلت کی خبر سے دل شق ہو گیا۔ میرے نواح کا ہی نہیں عالم اسلام کے مایہ ناز علمی خادم ایک خلا چھوڑ کے رخصت ہو گیا۔خدا ان کے درجات بلند کرے آمین۔آپ کا مضمون پڑھتا ہوں تو رشک ہوتا ہے آپ پر اور آپ کے قلم کی بصیرت پر جو حین حیات میں ہی خراج پیش کرسکا، دوست ڈاکٹر طاہر مرحوم کو دوبارہ دریافت کیا، ان میں علمی مقالات کی نشان اور خاکہ نگاری کا اہتمام اوران کے درد وداغ کو آپ نے سوز جگر بخش دیا ہے۔ اللہ درجات میں اضافہ کرے، آمین۔اپنی ناچیز تالیف کا دونسخہ حاضر کر رہا ہوں۔ایک معارف میں برائے تبصرہ دوسرا آپ کے لیے عرض عقیدت کے طور پر۔احباب کو سلام کہیں۔

ناچیز
عبدالحق، دہلی

---

[۳]

دہلی
۲۵رمئی ۲۰۰۷ء

عزیز محترم سلام مسنون

کرم نوازی کا شکریہ۔دونوں چیزیں مل گئیں۔تذکرہ الٰہی کے لئے تو میں منع کر چکا تھا۔ہاں

سہیل صاحب کے بارے میں اطلاع سے اطمینان ہوا۔ آپ کے ذخیرے میں کیا محمد حسن کالج جون پور کی میگزین سہیل نمبر ہے؟ اور اس میں ڈاکٹر ذاکر حسین مرحوم کا ایک خط مرحوم سہیل صاحب کے بارے میں شائع ہوا ہے۔ کیا ڈاکٹر منور انجم نے اپنی کتاب ''اقبال سہیل حیات اور شاعری'' میں اس خط کی نقل دی ہے۔ اس خط کی اصل کاپی ناچیز کے پاس محفوظ ہے۔ خواہش ہے کہ ایک مختصر تعارف کے بعد اس خط کو دوبارہ شائع کرادیا جائے۔ حالاں کہ منور انجم صاحب کی کتاب پر مقدمہ خاکسار نے ہی لکھا ہے لیکن وہ میرے پاس نہیں ہے۔ اگر ان کی تصدیق ہو جائے تو بہتر ہے۔ ورنہ خاص زحمت کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ کرے آپ بخیر ہوں۔

ناچیز
عبدالحق

---

[۴]

دہلی
۱۲/ستمبر ۲۰۰۷ء

عزیز محترم سلام مسنون

یہ ایک مختصر سا مضمون حاضر کر رہا ہوں، دیکھئے اگر کوئی مصلحت نہ ہو تو معارف میں شائع کرا دیں۔ نہیں تو عبرت کے لیے پڑھ لیں مجھے اندازہ ہے کہ شاید معارف کی پالیسی ان مسلکی مسائل پر نہیں ہے۔ حالانکہ یہ خالصتاً علمی ہے۔ ناچیز نے اصلاحی صاحب کو نہیں بھیجا کہ وہ مضمون کی رسید نہیں دیتے اور نہ ہی اس لائق سمجھتے ہیں۔ شاید وہ مجھ سے خفا ہیں یا ناراض۔ انشاء اللہ کبھی حاضر ہو کر معذرت کروں گا۔ اللہ کرے آپ اچھے ہوں۔ ڈاکٹر عبداللہ ہاشمی کے مضمون کا کیا بنا؟ آپ تردد نہ کریں، نہیں چھپا تو میرا کیا۔

اللہ کا شکر ہے کہ ٹھیک ہوں، اکتوبر کے اواخر تک شاید وطن حاضر ہوں۔ وقت ملا تو آپ سے ملنے حاضر ہوں گا۔ اب رمضان میں دہلی ہی رہنا ہے۔ پشاور وائیوا کے لیے جانا تھا انکار کر چکا ہوں۔ قبلہ عمیر صاحب کو سلام کہیں۔ ناچیز

عبدالحق، دہلی

پس نوشت: علامہ شبلی سمینار پر ایک رپورتاژ تیار کیا تھا مگر آپ کے پاس نہ بھیج سکا۔اس میں بعض ناگفتنی بھی ہے۔اگر وہ عام ہو جائے تو اعظم گڑھ میں اور شبلی منزل میں بطور خاص میرا داخلہ ممنوع ہو جائے گا،اس لئے اسے ابھی تک شائع نہیں کرا سکا ہوں اور ارادہ بھی نہیں ہے۔معاف کیجئے یہ لکھ کر اچھا نہیں کیا۔تادم تحریر یہ راقم اس مضمون پر نادم نہیں ہے۔کچھ تلخ نوائی ہے مگر شخصی نہیں۔ملی محسوسات کے موثرات ہیں اور بس کچھ نہیں۔

---

[۵]

دہلی

۲۶ر مئی ۲۰۰۸ء

عزیز مکرم سلام مسنون

کل ہی یہ تاثرات مکمل کیے ہیں،کمپوزنگ کی سہولت سر دست حاصل نہ ہونے کی وجہ سے اصل مسودہ ہی پیش خدمت ہے،شاید آپ کو پسند آئے،کمپوزنگ کرا لیجئے۔اور ایک نقل مجھے بھی ارسال فرمائیں۔ میرے مضمون پر مشتمل معارف کا تازہ شمارہ نہیں ملا، گھر کے پتے پر ہی بھیجوائیں۔شکر گزار رہوں گا۔اللہ کا شکر ہے کہ ٹھیک ہوں، اپنی خیریت سے نوازیں۔قبلہ عمیر صاحب کو سلام عقیدت سے یاد فرمائیں۔

احقر

عبدالحق

---

[۴۵]

پروفیسر عبدالستار دلوی

[۱]

انجمن اسلام اردو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ
ممبئی
۱۸؍اگست ۲۰۱۳ء

برادرم ڈاکٹر الیاس الاعظمی صاحب!

سلام مسنون

ٹیلیفون پر تو بات ہوتی رہتی ہے، لیکن کب تک؟ ادھر آثار شبلی اور شبلی کے نام اہل علم کے خطوط جو آپ نے مرتب کیے ہیں، اس کے لئے آپ میری طرف سے دلی مبارک باد قبول کیجئے۔ علامہ شبلی ہمارے ان اکابرین میں سے ہیں جن پر اردو زبان وادب کو ہمیشہ ناز رہے گا۔ ان کی اعلیٰ پایے کی تحقیقات نے اردو میں ادبی تحقیق ہی نہیں بلکہ اسلامی تاریخ کی متعدد شخصیتوں پر اعلیٰ پایے کی تصانیف سے اسلامی تاریخ کو روشن تر کر دیا اور اسی طرح آپ نے شبلی شناسی میں گراں قدر اضافہ کیا ہے جس کے لئے آپ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ شبلی شناسی میں آپ کی حالیہ کتاب آثار شبلی چند بنیادی کتابوں میں ایک ہے اور بہ یک نظر شبلی کی ایک مکمل تصویر سامنے لا کھڑا کرتی ہے۔ اس کتاب سے عام طالب علم اور علم دوست بزرگ سبھی استفادہ کر سکتے ہیں۔

میں نے آپ سے ذکر کیا تھا کہ میں خطوط شبلی مرتبہ امین زبیری مرتب کر رہا ہوں۔ کام تقریباً مکمل ہے۔ چند حواشی لکھنے باقی ہیں اور استاد محترم پروفیسر نجیب اشرف ندوی کے ایک نایاب مضمون کی تلاش ہے۔ عطیہ بیگم فیضی اور زہرہ بیگم فیضی اور ان کے خاندان کے مفصل حالات اس کتاب میں درج ہوں گے۔ دعا کیجئے کہ یہ کام جلد مکمل کر سکوں۔ علامہ شبلی تو آپ کا خصوصی موضوع ہے، اگر کوئی نئی بات آپ کی نظر میں آئے ضرور مطلع فرمایئے۔

شبلی شناسی کو مستقل موضوع قرار دے کر مسلسل کتابیں لکھنا بڑا اہم کام ہے اس کے لئے میری طرف سے بہت بہت مبارک باد۔

آپ کا

عبدالستار دلوی

---

[۴۶]

مولانا عبدالقیوم حقانی

[۱]

القاسم اکیڈمی
نوشہرہ سرحد، پاکستان
۲۰؍جمادی الاولیٰ ۲۹ھ

مکرمی ومحترم جناب ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج گرامی!

گرامی نامہ مع گراں قدر، عظیم، ادبی، تحقیقی، جدید تصنیفی کاوش ’’شاہ معین الدین احمد ندوی حیات وخدمات‘‘ بصد شکریہ موصول ہوا، جس کے لیے صمیم قلب سے شکر گذار ہوں۔ ماشاء اللہ آپ کی تازہ تالیف طباعت، کمپوزنگ، ٹائٹل اور کاغذ کے اعتبار سے بھی عمدہ اور بہترین ہے۔ نظر بد دور۔ ہم فقیر طالب علموں کے بارے میں آنجناب نے جن تاثرات کا اظہار فرمایا ہے وہ آپ کا حسن ظن ہی ہے۔ ورنہ من آنم کہ من دانم...... آنجناب نے ہم فقیروں کو یاد فرمایا ہے تو ضرور اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔ پسند آئے تو ممنون رہوں گا۔ ورنہ ’’**سقطة المتاع**‘‘ کی جگہ ردی کی ٹوکری۔

دعاؤں کی درخواست۔ والسلام
عبدلقیوم حقانی

---

[۲]

جامعہ ابوہریرہ
نوشہرہ سرحد، پاکستان

۲؍جمادی الاولیٰ ۲۹ھ

مکرمی ومحترم جناب ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی صاحب زیدمجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج گرامی!

آپ کا وقیع مقالہ مولانا ضیاء الدین اصلاحیؒ القاسم کے صفحات کی زینت بنے گا۔ بہتر تھا جب اتنی عمدہ کتابت ہوئی ہے تو سی ڈی بھی ساتھ آجاتی ہم نقل کرکے لگادیتے۔ ورنہ یہاں تو مضمون نگار بھی، تصحیح کنندگان بھی اور کمپوزر بھی پٹھان ہیں، یعنی بنی اسرائیل۔ مذکر مونث، مفرد، جمع سب برابر برابر، آپ اپنی تمام تصانیف کا مکمل سیٹ مضبوط پیکنگ کے ساتھ بھجوادیں جو مصارف+اصل قیمت ہے آگاہ فرمادیں، بھیج دوں گا۔ کیسے بھیجوں؟ میری اس گذارش کو حسن طلب پر محمول نہ کریں کہ میں خود اسی راہ کا مسافر۔ آپ کی تازہ تصنیف کے ابواب، فوٹو لے کر القاسم میں لگتے رہیں گے۔ کتاب بالاستیعاب پڑھ لی ہے۔ نفع ہوا۔ آپ کے لئے دل سے دعائیں نکلیں۔ اب آپ کو مکمل پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔ آپ نے اس کتاب میں دریا کو کوزہ میں بند کردیا ہے۔

والسلام

عبدالقیوم حقانی

---

[۳]

ماہنامہ القاسم

خالق آباد

نوشہرہ سرحد، پاکستان

۲۲/۶/۲۰۰۳ء

مکرمی ومحترم المقام عالی جناب ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی صاحب زیدمجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! مزاج شریف!

گرانقدر اور وقیع نوازش نامہ محررہ 03-06-10 موصول ہوا۔ یادفرمائی پر دلی شکریہ قبول فرماویں۔ آپ نے یاد فرما کر احسان فرمایا۔ واجرکم علی اللہ۔

ماہنامہ ''القاسم'' کے حوالہ سے آپ کی تشجیع وحوصلہ افزائی ہم گنہ گاروں کے لئے باعثِ افتخار ہے۔ محبت وشفقت اور مخلصانہ جذبات و نیک تمناؤں پر بھی سراپا سپاس ہوں۔ اللہ کریم اجرعظیم سے نوازے۔

ماہنامہ ''القاسم'' کی خصوصی اشاعت ''مولانا سید سلیمان ندوی نمبر'' کی تیاری کا کام جاری ہے۔ آپ کے مضامین بھی موصول ہو چکے ہیں۔ کوشش ہے کہ ایک شاندار، جامع اور تاریخی دساویز تیار ہو سکے۔ اگر ''علامہ سید سلیمان ندوی بحیثیت مورخ'' کی ایک کاپی مل سکے تو احسان ہوگا، ضرور ارسال فرمایئے گا۔ آپ کے ہاں اگر اس موضوع پر مزید کچھ اچھے مضامین مل سکیں تو وہ بھی فوٹو اسٹیٹ کروا کے ارسال فرمایئے۔ آپ کا یہ تعاون اور سرپرستی خصوصی نمبر کی تیاری کے لئے ایک یادگار رہوگا اور ہمیشہ یادر ہے گا۔ اللہ کریم اجرعظیم سے نوازے اور دنیا وآخرت کی لازوال نعمتوں سے مالا مال فرماوے۔

القاسم بھی آپ کے نام جاری کر دیا ہے۔

والسلام

عبدالقیوم حقانی

---

[۴]

ماہنامہ القاسم
خالق آباد
نوشہرہ سرحد، پاکستان
۲۰۰۴/۹/۲۸ء

مکرمی ومحترم المقام عالی جناب ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی صاحب۔ زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! مزاج شریف!

امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔

مکتوب گرامی محررہ ۲۰۰۴/۹/۱۶ء موصول ہوا۔ یاد فرمائی، محبت وشفقت اور مخلصانہ تعلق خاطر پر دلی شکریہ قبول فرماویں۔ اللہ کریم اجرعظیم سے نوازے۔ آپ نے یاد فرما کر احسان فرمایا،

بہت خوشی ہوئی۔

ماہنامہ ''القاسم'' کی اشاعت خاص ''علامہ سید سلیمان ندویؒ نمبر'' میں آپ کا گرانقدر مضمون ''تصانیف کے تراجم'' شائع ہوا ہے۔ نمبر شائع ہوتے ہی آپ کے نام خصوصی اشاعت بھیج دی گئی تھی۔ آپ کو موصول نہ ہونے کی وجہ سے دوبارہ ارسال خدمت ہے۔ ملنے پر ضرور مطلع فرماویں تاکہ تسلی ہو جائے۔ مزید دعاؤں کی درخواست۔

والسلام
عبدالقیوم حقانی

---

[۵]

جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد
نوشہرہ سرحد، پاکستان
۶ رجنوری ۲۰۰۵ء

مکرمی ومحترم المقام عالی جناب ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! مزاج شریف!

امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے۔

مکتوب گرامی موصول ہوا۔ ماہنامہ القاسم کی رسید سے مطلع فرمانے پر بے حد ممنون ہوں۔ یہ آپ کی محبت و شفقت ہے کہ ہم گنہ گاروں کو یاد فرماتے ہیں اور حوصلہ افزائیوں سے نوازتے ہیں۔ اللہ کریم اجر عظیم عطا فرماوے، ترقیات و بلند درجات سے سرفراز فرماوے۔

آپ کا ہمارا دینی و علمی رشتہ ہے جو خالصتاً اخلاص کی بنیاد پر قائم ہوا ہے اور ان شاء اللہ پائیدار و مستحکم ہوتا رہے گا۔ گاہے گاہے اپنی علمی خدمات، اشاعتی سرگرمیوں اور دیگر مصروفیات سے آگاہ فرماتے رہیں تو مسرت ہوگی۔

کسی بھی کار لائقہ سے مطلع فرماویں۔ دعاؤں کی درخواست۔

والسلام
عبدالقیوم حقانی

پس نوشت: کبھی کبھی اپنا مقالہ بھی بھیجا کریں تو خوشی ہوگی جو القاسم کے صفحات کی زینت بنے گا۔ علامہ شبیر احمد عثمانیؒ پر لکھئے گا۔ جنوری کے آخر تک بھیج دیں تو احسان ہوگا۔ کچھ تاخیر ہو جائے تب بھی گنجائش ہے۔ ''علامہ عثمانی کی تفسیری خدمات'' پر لکھئے۔

---

[۶]

نوشہرہ سرحد پاکستان
۱۰ر جولائی ۲۰۰۶ء

مخدوم مکرم و معظم جناب مولانا محمد الیاس الاعظمی زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

''عظمت کے نشاں'' موصول ہوئے۔ سفر پر جا رہا ہوں، زادراہ بنیں گے۔ مجھے یہ بھی فخر ہے کے آپ کو یاد رہتا ہوں ''حاسدوں'' بہ خواہوں اور علمی...... کے دشمنوں کی ریشہ دوانیاں نہ ہوں تو کام اور مشن کی تکمیل کے جذبات ماند پڑ جاتے ہیں۔

''عظمت کے نشاں'' تب بنتے ہیں پر پھول کانٹوں میں گھرا رہے۔ عثمانی نمبر پیش خدمت ہے۔ اسعد مدنی نمبر بھیج دیا جائے گا۔ کتاب پر تبصرہ دسمبر کے شمارے ''تبصرہ نمبر'' میں شائع ہو رہا ہے۔ گاہے گاہے یاد فرمایا کریں افتخار ہوتا ہے۔

والسلام
عبدالقیوم حقانی

---

[۴۷]

عبدالہادی اعظمی

[۱]

رائے بریلی
۹؍مارچ۲۰۱۳ء

مکرمی جناب ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے مزاج عالی بخیر ہوں گے۔

آپ کی مرتب کردہ کتاب ’’کتابیات شبلی‘‘ دیکھی، اس سے ’’کتابیات مولانا سید ابوالحسن علی ندوی‘‘ کی ترتیب میں کافی مدد ملی۔ واقعتاً یہ کتاب آپ کی زبردست محنت وکاوش کا نتیجہ ہے۔ یہاں لائبریری میں علامہ شبلی سے متعلق کچھ کتابیں ہیں، جن کا اندراج ’’کتابیات شبلی‘‘ (طبع اول) میں نہ ہوسکا، اس لیے چاہا کہ آپ کو مطلع کردوں۔

امام ابن تیمیہ۔رشحات قلم: علامہ شبلی نعمانی، مولانا الطاف حسین حالی تقدیم وحواشی، محمد تنزیل الصدیقی الحسینی ، دارالاحسان ، کراچی، اشاعت: جنوری ۲۰۰۶ء مطابق محرم ۱۴۲۷ھ ، صفحات:۶۴۔

مذکورہ بالا کتاب دو مضامین پر مشتمل ہے، پہلا مضمون علامہ شبلی نعمانی کا ہے جو’’علامہ ابن تیمیہ حرانی‘‘ کے عنوان سے ص۲۳ تا ۴۴ ہے، ماخذ کا حوالہ نہیں ہے۔

المامون والغزالی (یکجا، مجلد) علامہ شبلی نعمانی، دارالاشاعت، کراچی، طبع اول: ذوالحجہ ۱۴۱۲ھ۔

(الف) المامون،۱۸۰صفحات(ذوالحجہ۱۴۱۲ھ)۔

(ب) الغزالی۱۶۸صفحات (ذوالحجہ۱۴۱۲ھ)۔

العلامه شبلی النعمانی . رائد النهضة التعليمية الحديثية

تالیف: اے،ایچ،النعمانی، تعریب: محمد فرمان الندوی

ناشر: مرکز الدراسات الاسلامیہ،لکھنؤ

طبع اول:۲۰۱۲ء ۱۴۳۳ھ،صفحات:۸۸

عبدالہادی اعظمی،رفیق علمی،دارعرفات

مرکز الامام ابی الحسن الندوی تکیہ کلاں،رائے بریلی

---

[۴۸]

قاری عزیر احمد تھانوی

[۱]

قرات اکیڈمی لاہور

محترم ومکرم جناب ڈاکٹر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مزاج گرامی بخیر!

جناب کا ارسال کردہ خط ملا۔ آپ اپنی کتب جو آپ نے خط میں ذکر فرمائی ہیں ایک ایک نسخہ ہمیں ارسال فرمادیں۔ اس کے بعد ان کتب کا ہم جائزہ لیتے ہیں کہ تجارتی لحاظ سے آیا وہ پاکستان میں چل سکیں گی یا نہیں۔

نیز یہ بھی دیکھنا پڑے گا کہ ان کی کتابت رکمپوزنگ وغیرہ کس معیار کی ہے بصورت دیگر ان کتب کی نئی کمپوزنگ وغیرہ بھی کروانی پڑے گی۔

مزید عرض ہے کہ آپ اپنے علمی مشاغل اور علمی کوائف وغیرہ بھی تحریر فرمائیں کہ آپ نے اخذ و استفادہ علم کن کن مقامات و اساتذہ سے فرمایا ہے تاکہ ضروری محسوس ہوا تو کتب میں آپ کے کوائف بھی درج کیے جاسکیں۔

علمی خدمت کا آپ نے جو ذکر فرمایا ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ اگر تجوید وقرأت کی نادر و نایاب کتب یا دیگر اسلامی موضوع کی ندرت آفریں کتب سے متعلق اگر آپ ہمیں مطلع فرماسکیں اور ان کے حصول میں عملی تعاون فرماسکیں تو از حد ممنون ہوں گے۔ علمی خدمت کے سلسلے کی ہی دوسری کڑی یہ ہے کہ اگر آپ کو کوئی عربی کتاب یا مسودہ فراہم کیا جائے کہ آپ اس کا اردو ترجمہ کردیں تو کیا یہ ممکن ہو سکے گا۔ اس سلسلہ میں انشاءاللہ آپ کو معقول مشاہراہ بھی ہم پیش کریں گے۔

یہی پیش کش ہم نادر و نایاب کتب کے متعلق بھی آپ کو کرتے ہیں۔

ہندوستان کے حوالے سے خبریں بڑی تشویش ناک ہیں، اللہ پاک آپ کی نیز آپ کے اہل خانہ اور تمام مسلمانوں کی جان و مال وعزت وآبرو کی حفاظت فرمائے۔آمین یارب العالمین۔
اجازت چاہوں گا۔ والسلام مع الاکرام

عزیر احمد تھانوی

مدیر قرأت اکیڈمی، لاہور

---

[۲]

قرات اکیڈمی لاہور

محترم ومکرم جناب ڈاکٹر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

آپ کی ارسال کردہ کتب اسہل التجوید،علم الترتیل اور تذکرۃ القراء کے نسخے موصول ہوئے۔میں نے ان کو پڑھا بھی ہے۔اول الذکر دو کتب تو قاری محبّ الدین احمد صاحبؒ کی کتب میں دیئے گئے تمرین کے جوابات ہیں۔جو نہایت مختصر ہیں۔مشکل یہ ہے کہ یہاں پاکستان میں نہایت شاندار کتب تجوید پر میسر ہیں جن میں مختصر و مفصل ہر دو قسم کی کتب شامل ہیں، مختصر کتب میں خلاصۃ التجوید للشیخ القاری اظہار احمد التھانویؒ، تحبیر التجوید للشیخ محمد ادریس العاصم صاحب، مفتاح التجوید، زینت القرآن للشیخ القاری محمد شریف صاحبؒ، تحفۃ الاخوان فی قواعد تجوید القرآن للشیخ محمد ادریس العاصم وغیرھم قابل ذکر ہیں۔

تفصیلی کتب میں معلم التجوید للشیخ القاری محمد شریف صاحبؒ، زینۃ المصحف للشیخ محمد ادریس العاصم صاحب، المرشد فی مسائل التجوید والوقف للشیخ المقری اظہار احمد التھانویؒ قابل ذکر ہیں۔

دوسرا اور اہم ترین سبب یہ ہے کہ حضرت قاری ابن ضیا محبّ الدین احمدؒ کی کتب یہاں پاکستان میں داخل نصاب نہیں ہیں۔یہاں پورے پاکستان میں دو نصاب رائج ہیں۔اول الشیخ قاری اظہار احمد تھانویؒ کا مرتب کردہ جس کی کتب یہ ہیں۔

(۱) جمال القرآن معہ حواشی جدیدہ (۲) تیسیر التجوید معہ حواشی مفیدہ (۳) فوائد مکیہ معہ

تعلیقات مالکیہ (۴) المقدمۃ الجزریہ مع تحفۃ الاطفال مترجم
بعض حضرات اس میں درج ذیل کتب شامل کرتے ہیں
(۵) تحبیر التجوید (۶) زینۃ المصحف (۷) خلاصۃ التجوید وغیرہ
دوسرا نصاب جو الشیخ قاری محمد شریف صاحبؒ کا ہے
(۱) جمال القرآن معہ حاشیہ ایضاح البیان (۲) معلم التجوید (۳) فوائد مکیہ معہ توضیحات مرضیہ (حواشی) (۴) جزء یہ و تحفۃ الاطفال مترجم
اول الذکر نصاب کی طباعت و ترویج ہم کرتے ہیں اور ثانی الذکر نصاب کی طباعت ایک دوسرا ادارہ کرتا ہے۔
آپ کی تیسری کتاب تذکرۃ القراء ایک بڑی اچھی اور معلوماتی کتاب ہے مگر مصیبت یہ ہے کہ آنے والے دور کے طلباء میں غیر نصابی کتب کا مطالعہ تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے۔
اس وقت الحمدللہ برصغیر پاک و ہند میں تجوید و قرأت کی سب سے زیادہ کتب چھاپنے کا اعزاز ہمیں حاصل ہے، بہت سی مزید کتب پر ہمارا ادارہ کام کر رہا ہے اس وقت کچھ بڑے کاموں میں درج ذیل کتب کے تراجم نہایت اہم ہیں۔
(۱) النشر فی القرأت العشر مؤلفہ علامہ جزریؒ کا اردو ترجمہ
(۲) الاتقان فی علوم القرآن مؤلفہ علامہ سیوطی کا مستند اردو ترجمہ
(۳) نہایۃ القول المفید فی علم التجوید مؤلفہ علامہ محمد مکی نصر کا اردو ترجمہ
(۴) جھد المقل فی علم التجوید مؤلفہ علامہ محمد ساچقلی زادہ کا اردو ترجمہ
ایسے ہی جس طرح آپ نے فہرست میں ملاحظہ فرمایا ہوگا مزید بڑی کتب جن پر کام ہو رہا ہے درج ذیل ہیں۔
(۱) شرح الشاطبیہ مؤلفہ قاری اظہار احمد التھانویؒ (۲) شرح فوائد مکیہ مؤلفہ قاری محمد ادریس العاصم (۳) شرح طیبۃ النشر مؤلفہ قاری محمد ادریس العاصم (۴) المرشد فی مسائل التجوید والوقف مؤلفہ قاری اظہار احمد التھانوی نہایت قابل ذکر ہیں۔
جیسا کہ میں نے آپ کو پہلے بھی تحریر کیا تھا کہ تجوید و قرأت کی نادر و نایاب کتب اگر آپ ہمیں فراہم کرسکیں تو بہت مہربانی ہوگی۔

پہلے آپ ہمیں ان کے کوائف مہیا فرمائیں اس کے بعد جو کتاب ہماری دلچسپی اور تجارتی نقطہ نظر سے افادے کا سبب ہوگی اس کے متعلق انشاءاللہ معاملہ کریں گے۔

میں نے آپ سے سند کے متعلق جو دریافت کیا تھا تو خدانخواستہ اس میں کسی قسم کی اہانت یا کوئی اور جذبہ کارفرما نہیں تھا۔ صرف اپنی معلومات میں اضافے کے لیے یہ معلومات کر رہا تھا۔ اس لیے کہ ہمارے پاکستان میں تجوید وقرأت کی سند بواسطہ حضرت قاری عبدالمالک صاحب لکھنویؒ سابقہ صدر مدرس مدرسہ عالیہ فرقانیہ لکھنؤ کی چلتی ہے۔

ہمارے والد صاحب حضرت مولانا قاری اظہار احمد تھانویؒ بھی ان ہی کے شاگرد تھے۔ ہمارے والد صاحب نے اسناد سے متعلق ایک کتاب ''شجرۃ الاساتذہ فی اسانید القرأت العشر المتواترہ'' تحریر کی ہے جو ابھی چھپی نہیں ہے، چونکہ اسی کتاب پر میں نے اپنی نگرانی میں کام کروایا ہے لہٰذا دیگر ممالک کی اسنادِ تجوید وقرأت میں دلچسپی ایک قدرتی امر ہے۔ امید ہے خط وکتابت کا سلسلہ آئندہ بھی موقوف نہیں فرمائیں گے۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو اپنی کتب ہمارے پاس رہنے دیں اور اگر واپس منگوانا چاہیں تو آپ کو واپس بھی بھجوائی جاسکتی ہیں۔ قرأت اکیڈمی کی کوئی بھی مطبوعہ کتاب اگر آپ طلب فرمائیں تو ہم اس کو فراہم کر کے از حد خوشی محسوس کریں گے۔

ایک معلومات آپ سے درکار تھیں کہ ہندوستان میں (اگر آپ کے علم میں ہو تو) مکمل تجوید وقرأت بطریق شاطبیہ والدرہ اور بطریق طیبۃ النشر کہاں پڑھائی جارہی ہے۔ میرے خیال میں اس کے دو مراکز ہوسکتے ہیں۔

(۱) مدرسہ عالیہ فرقانیہ لکھنو (۲) مدرسہ شاہی مرادآباد

میرے پاس ان دونوں مراکز کے مکمل پتے موجود نہیں ہیں۔ اگر آپ بھجواسکیں تو بہت مشکور وممنون ہوں گا۔ نیز ان کے علاوہ اگر کوئی اور تجوید وقرأت کے مراکز ہوں تو ان کے پتے درکار ہیں۔

اجازت چاہوں گا، دعا کی درخواست ہے۔

والسلام مع الاکرام

عزیراحمد تھانوی

[۴۹]

مولانا عزیز الحسن صدیقی

[پ: ۱۴؍ستمبر ۱۹۳۲ء]

[۱]

غازی پور
۲۰۰۴/۶/۵ء

مکرمی الیاس اعظمی صاحب وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ موصول ہوا۔ آپ کی پریشانی کا حال معلوم ہوا۔ اللہ تعالیٰ مکروہات کو دور فرمائے۔ غیب سے مدد فرمائے۔ حالات ساز گار ہوں، کبھی کبھی ناموافق حالات پیش آتے ہیں، اس سے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے، حوصلہ اور پامردی کے ساتھ مقابلہ کرنے کی ضرورت ہے۔ میں دل سے آپ کی گلوخلاصی کی دعا کرتا ہوں۔

''عظمت کے نشاں'' پر چند سطریں لکھ دی تھیں مگر مشکل یہ ہے کہ تذکیر نو کا ڈیکلریشن کھٹائی میں پڑ گیا ہے۔ RNI کی طرف منظوری ملے تو سارے رکے ہوئے مضامین یکے بعد دیگرے آنا شروع ہوں۔ والسلام

خادم
محمد عزیز الحسن صدیقی

---

[۲]

غازی پور
۴؍اپریل

مکرمی ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی صاحب السلام علیکم

آپ کی کتاب پر پہلی فرصت میں نوٹ لکھا تھا اور کتابت بھی ہوگئی مگر ابھی تک طباعت کی نوبت نہیں آ پائی۔ قدیم سلسلہ تو شمارہ نمبر ۵۸ پر ختم ہوگیا اس کے بعد نومبر دسمبر کا شمارہ جلد نمبر ۱ شمارہ

نمبرا کے طور پر شائع ہوا اور RNI کو بھیجا گیا۔ تب سے خط و کتابت اور قانون کا پیٹ بھرنے کی کوشش کی جارہی ہے مگر دو اضلاع غازیپور اور مئو کا سرکاری عملہ پریشانیاں بڑھائے چلا جارہا ہے۔ ڈبل ڈکلیریشن کرانا پڑ رہا ہے اور اس میں بھی طرح طرح کی بندشیں اور رکاوٹیں پیش آرہی ہیں۔ واقعی یہ بڑی ٹیڑھی کھیر ہے۔ دو شمارے چھپ کر رکھے ہوئے ہیں مگر جاری نہیں کر سکتے۔ دعا فرمائیں کہ جلد اس کا تکملہ ہو اور گاڑی آگے بڑھے۔

میری صحت بھی مسلسل خراب رہتی ہے۔ یک بیاباں بگذشت و دیگرے در پیش است والا حال ہے۔ ایک بیماری سے ابھی چھٹکارا نہیں ملتا کہ دوسری دستک دینے لگتی ہے۔ آج کل آنکھوں کی تکلیف سے دوچار ہوں۔ ارادہ ہے کہ ۶ راپریل کو اعظم گڑھ کا سفر کروں۔ خدا کرے آپ سے ملاقات ہو جائے۔ والسلام

خادم: عزیز الحسن

---

[۳]

غازی پور

۷ رنومبر ۲۰۰۵ء

گرامی قدر محترم ڈاکٹر الیاس الاعظمی صاحب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ نے مشرف کیا۔ خوشی ہوئی، آپ نے ہماری درخواست اور دعوت قبول فرما کر احسان کیا۔ میں ممنون ہوں۔

عنوان بہت مناسب ہے۔ کچھ وقت آپ ہمارے ادارے کو بھی مرحمت فرمادیں اور جشن تعلیمی کے سلسلے میں ہونے والے اجلاس کی نشست میں بھی شرکت فرمائیں تو مزید عنایت ہوگی۔

سواری کا نظم ہم کریں گے اور آپ کو پہلے اطلاع کردیں گے۔ والسلام

خادم

محمد عزیز الحسن صدیقی

---

[۵۰]

مفتی عزیز الرحمٰن اعظمی

[۱۹۰۹-۲۰۰۹ء]

[۱]

الہ داد پورہ مئو
۲۸ر جولائی ۲۰۰۵ء

برادر گرامی زیدت معالیکم

تحیہ وسلاماً!

سنگم پر آپ کے شگفتہ وحقیقت نگار قلم سے تبصرہ میرے لئے باعث سرفرازی ہوا، آپ نے میری کم علمی پر پردہ ڈال کر مجھے اور بھی ممنون کرم فرمایا جس کے لیے دل سے شکر گذار اور دعا گو ہوں۔

میں اس وقت گردہ کے درد کی وجہ سے سخت مریض ہو گیا ہوں۔ تقریباً ڈیڑھ ماہ سے صاحب فراش ہوں، آٹھ دن تک نماز اشارے سے پڑھ رہا تھا۔ میں عمر کی زیادتی پاؤں کی تکلیف، سماعت کے فقدان اور حلق کے مرض کا پہلے ہی سے شکار ہوں، دعا کی ضرورت ہے۔

اس وقت لغات حدیث زیر قلم ہے، ۶ر سو صفحات ہو چکے ہیں غالباً تین ہزار صفحہ میں مکمل ہوگی، دعا کی ضرورت ہے کہ یہ تصنیف رضاء خدا اور خوشنودیٔ نبی کریم علیہ الصلوۃ کا باعث بنے۔

گرامی قدر مولانا مجیب اللہ سے اگر موقع ملے سلام کہہ دیں۔

والسلام
عزیز الرحمٰن

[۵۱]

پروفیسر کبیر احمد جائسی

[۱۹۳۴-۲۰۰۹ء]

[۱]

علی گڑھ

۵/اپریل ۲۰۰۰ء

مکرمی! سلام مسنون

میں یہ خط ایک علمی ضرورت سے لکھ رہا ہوں، امید ہے کہ آپ اس پر توجہ دیں گے۔ مولانا مجیب اللہ ندوی صاحب مجھ کو الرشاد بھجواتے ہیں، مگر ڈاک کی بدنظمی سے تمام شمارے مجھ تک نہیں پہونچ پاتے۔ اس سال کا جنوری کا شمارہ غائب ہوا، فروری کا ملا اور مارچ کا آج تک نہیں آیا، آئندہ کی خبر خدا جانے۔ جنوری کے شمارے سے مولانا کے مضمون کی پہلی قسط اور مارچ کے شمارے سے آپ کا مضمون پڑھنا چاہتا ہوں، اگر ممکن ہو سکے تو یہ دونوں شمارے کسی طرح مجھ کو بھجوا دیجئے۔

امید ہے آپ اپنے علمی کاموں میں مشغول ہوں گے۔ والسلام

مخلص

کبیر احمد جائسی

---

[۲]

علی گڑھ

۲۸/اپریل ۲۰۰۰ء

مکرمی! سلام مسنون

آج کل بیمار ہوں اس لئے جواب میں دیر ہوئی۔ آپ کا بھیجا ہوا الرشاد کا پیکٹ [جنوری

اور مارچ] ملا، شکریہ۔ اپریل کا آج تک نہیں ملا، کہاں تک شکایت کروں۔

ایک ضروری کام یہ کریں کہ مولانا مسعود علی ندوی کے انتقال پر مجیب اللہ صاحب ندوی نے ایک خاصہ طویل مضمون قومی آواز لکھنؤ (اس وقت تک دہلی ایڈیشن کا وجود نہ تھا] میں شائع کروایا تھا، اس کو تلاش کر کے الرشاد میں شایع کر دیں، ورنہ کل کو ان کے بارے میں کوئی بتلانے والا نہ ملے گا۔

مولانا عبدالسلام ندوی کی ایک غیر مطبوعہ تحریر میں نے بمبئی کے ایک ماہنامہ ''زادسفر'' [نومبر ۱۹۹۹ء] میں شایع کرائی تھی، مولانا اگر اجازت دیں تو اس کو آپ بھی شایع کر دیں۔ دلچسپ تحریر ہے۔

مولانا کی خدمت میں آداب، امید ہے آپ اچھے ہوں گے۔

والسلام

کبیر احمد جائسی

---

[۳]

علی گڑھ

۷/اگست ۲۰۰۰ء

مکرمی! سلام مسنون

آپ کا خط ملا۔ آپ کے دریافت کرنے پر لکھ رہا ہوں کہ مجھ کو جولائی کا الرشاد نہیں ملا ہے، اگست کا تو ابھی چھپا ہی نہ ہوگا۔

آپ مولانا مجیب اللہ صاحب سے ایک وقت مقرر کر کے روزانہ بلا ناغہ ان کے پاس بیٹھ جایا کریں اور ان سے ان کے زمانے کے دارالمصنّفین کے بارے میں مواد حاصل کیا کریں اور بعد میں اس کو ترتیب دے کر کتابی شکل میں شائع کر دیں۔ اگر مولانا راضی ہو جائیں تو آپ سوالات نہ کریں بلکہ مولانا خود ہی کتاب املا کرانا شروع کر دیں اور گفتنی و ناگفتنی سب لکھا ڈالیں جب مسودہ تیار ہو جائے تو اس پر مولانا نظر ڈال کر کتاب شایع کروا دیں۔

اگر یہ کام میں کروں گا تو گفتنی کا عنصر کم اور ناگفتنی کا زیادہ ہوگا۔ اس لئے چاہتا ہوں کہ یہ

کام خود مولانا کی نگرانی میں ہو جائے۔ ان سے میرا سلام کہیے گا۔

والدعا

کبیر احمد جائسی

پ ن: اب سال میں ایک مضمون سے زیادہ نہیں لکھ پاتا، اس کو بھی تحقیقات اسلامی والے ''مار'' لے جاتے ہیں۔

---

[۴]

c/o Kabir clinic
Hamdard Nagar B
Link Road jamalpur
ALIGARH

11-6-2001

مکرمی! سلام مسنون

آپ کا خط ملا۔ اس سے پہلے آپ کا کوئی خط مجھ کو نہیں ملا ورنہ جواب نہ دینے کا کوئی سوال ہی نہ تھا۔

آپ نے جو مضامین طلب کیے ہیں ان کے بارے میں عرض ہے کہ

۱۔ تعمیر انسانیت لاہور کا فائل میرے پاس محفوظ نہیں ہے، اس لئے ''دارالمصنّفین کے بہاری رفقاء'' کی قسطیں بھیجنے سے قاصر ہوں۔ یاد پڑتا ہے کہ مولوی عبدالباری صاحب مرحوم نے دارالمصنّفین میں اس کی جلدیں محفوظ کروادی تھیں وہاں دیکھ لیجئے۔

۲۔ نگار میں مولانا عبدالسلام ندوی پر جو مضمون شایع ہوا تھا، وہ دسمبر ۱۹۶۱ء کے ادیب میں شامل ہے۔

۳۔ ادیب کے تین سال کے شمارے میرے پاس ہیں۔ دو بار ان کی جلد کٹوا چکا ہوں، کاغذ اتنا خستہ ہو گیا ہے کہ مزید کٹوانا خطرے سے خالی نہیں۔ میں ادیب کا ہر شمارہ دارالمصنّفین بھیجتا رہا ہوں، آپ وہاں نظر ڈالیں، آپ کو دسمبر ۱۹۶۲ء اور مارچ ۱۹۶۳ء کے شمارے ضرور مل جائیں گے۔ اگر نہ ملیں تو مطلع کریں میں جلد تو نہ کٹواؤں گا کسی سے نقل کروا کے بھیج دوں گا۔

آپ کی کتاب مل گئی ایک ہی نشست میں پڑھ ڈالی، اللہ تعالیٰ آپ سے مزید خدمات لے، آمین۔

خدا کرے آپ اچھے ہوں۔

والسلام
کبیر احمد جائسی

---

[۵]

c/o Kabir clinic
Hamdard Nagar B
Link Road jamalpur
ALIGARH
11-7-2001

محترمی! سلام مسنون

مجھے آپ کے خط کا انتظار ہے۔ کیا آپ کو مطلوبہ مضامین مل گئے یا میں ان کو کسی سے نقل کروا کے بھیجوں؟ اس خط کو پا کر فوراً جواب دیجئے۔ آئندہ سے خط و کتابت اوپر دیئے ہوئے پتہ پر کریں۔

خدا کرے مزاج گرامی بخیر ہو۔

والسلام
کبیر احمد جائسی

---

[۶]

علی گڑھ
۲۰۰۱/۸/۲۶ء

عزیزی دعائیں

یہ خط ایک ضرورت کے تحت لکھ رہا ہوں امید ہے کہ آپ جلد سے جلد مطلوبہ کام کر دیں گے۔ مجھ کو اگست، ستمبر ۱۹۸۱ء کے الرشاد میں شایع ہونے والے ظفر احمد صدیقی کے مضمون ''علوم

دینیہ اور مطبع نول کشور'' کی الکٹر واسٹیٹ کاپی درکار ہے، براہ کرم دونوں قسطوں کی الکٹر واسٹیٹ کرواکرارسال فرمائیں۔

شباب الدین سے ملاقات ہوتو شکایت کر دیں کہ میں ان کو دو خط لکھ چکا ہوں مگرانہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔مولانا سے میرا اسلام کہیں۔خدا کرے آپ اچھے ہوں۔ والسلام

کبیراحمد جائسی

پس نوشت: پہلی یا دوسری قسط کے آخر میں نوٹ ہوگا بقیہ ص...... پر یہ بقیہ حصہ چھوٹنے نہ پائے۔

---

[۷]

علی گڑھ

۲رستمبر۲۰۰۲ء

مکرمی! سلام مسنون

آپ کا ۲۳رجولائی کا لکھا خط مجھ کو آج یعنی ۲رستمبر کو رضی الاسلام صاحب نے لا کر دیا۔ لفافہ پر علی گڑھ کی بہت صاف مہر ۲۷رجولائی کی ہے۔۲۷رجولائی سے یکم ستمبر تک لفافہ کہاں رہا، خدا جانے، یکم کو رضی الاسلام صاحب کو ملا اور انہوں نے بلا تاخیر لفافہ مجھ تک پہونچا دیا۔

ودیا مہا سبھا کا پتہ مجھ کو بھی نہیں معلوم۔گجرات کے احباب کو لکھ رہا ہوں اگر معلوم ہو گیا تو مطلع کروں گا۔

آپ کا خیال درست ہے، گذشتہ پانچ برسوں میں میری پانچ کتابیں شایع ہوکر منظر عام پر آئی ہیں، تین پاکستان سے شایع ہوئی ہیں، دو ہندوستان سے۔ میں نے اب اپنی کتابوں کو تبصرہ کے لئے بھیجنا بند کر دیا ہے وجہ یہ ہے کہ کم از کم ۴۰۰روپۓ کی کتابیں ہوتی ہیں، لگ بھگ چالیس روپیہ ڈاک خرچ لگ جاتا ہے۔پھر آٹھ دس مہینے کے بعد آدھے صفحے کی جو''بقراطی'' پڑھنے کو ملتی ہے اس سے طبیعت مکدر ہو جاتی ہے۔اس لئے میں کسی رسالے کو تبصرے کے لئے کتابیں نہیں بھیجتا۔آپ کی اطلاع کے لئے لکھ دوں میری ایک کتاب''حافظ شخص اور شاعر'' آٹھ نو مہینے سے معارف میں تبصرے کے لئے پڑی ہوئی ہے مگر آج تک تبصرہ نہیں کیا جا سکا ہے۔واضح رہے کہ یہ کتاب میں نے نہیں ناشر نے تبصرے کے لئے بھیجی تھی، اس لئے مجھے کوئی شکایت بھی نہیں ہے۔

مولانا نجم الدین اصلاحی، مولانا مجیب اللہ ندوی اور مولانا ضیاء الدین اصلاحی کے بہت سارے خطوط میرے پاس محفوظ ہیں، ان کو دھیرے دھیرے کر کے مرتب کرنے کا خیال ہے اگر یہ کام ہو گیا تو ایک عبرت ناک تاریخ دنیا کے سامنے آجائے گی۔

والسلام

کبیر احمد جائسی

---

[۸]

علی گڑھ

۱۵؍جولائی ۲۰۰۳ء

الیاس صاحب سلام مسنون

عیب بھی کرنے کو ہنر چاہئے

مولانا سے دست بستہ عرض کر دیں کہ میری کتاب ''ڈھونڈھو گے انہیں'' پر الرشاد میں کوئی تبصرہ شائع نہ کروائیں۔از حد شکر گذار ہوں گا۔

امید ہے مولانا کی صحت معمول کے مطابق ہوگی، اللہ تعالی ان کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے۔آمین

مئی کے بعد سے الرشاد کا کوئی شمارہ نہیں ملا۔شائع نہیں ہوا یا ڈاک میں ضائع ہوا؟

امید ہے اچھے ہوں گے۔ والسلام

کبیر احمد جائسی

---

[۹]

ساجدہ منزل

اقرا کالونی۔روڈ نمبر ون

اسٹریٹ ۱۱۔علی گڑھ

۲۴؍فروری ۲۰۱۰ء

الیاس صاحب سلام مسنون

کل رضی الاسلام صاحب کے ہاتھوں آپ کا بھیجا تحفہ ملا۔ میں گذشتہ دس دنوں سے وائرل میں پڑا ہوا ہوں۔ یہ تحریر بطور رسید ارسال خدمت ہے۔ بس۔

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

کبیر احمد جائسی

---

[۱۰]

ساجدہ منزل
اسٹریٹ ۱۱۔ روڈ ۱
اقرا کالونی علی گڑھ

ڈاکٹر صاحب سلام مسنون

آپ کا ارسال کردہ ''ایمان کے تابندہ نقوش'' کا ایک نسخہ موصول ہوا۔ اس وقت میں دو ہفتے کے لئے علی گڑھ سے باہر جا رہا ہوں واپس آنے کے بعد پڑھ سکوں گا۔

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

والسلام
کبیر احمد جائسی

---

[۵۲]

لطیف حسین ادیب

[پ: ۱۰؍جون ۱۹۳۱ء]

[۱]

۴۳؍پھول والان

بریلی

۲؍مارچ ۲۰۱۰ء

مکرمی الیاس الاعظمی سلمہ تعالیٰ

آپ کی دو کتب ’’مطالعات ومشاہدات‘‘ اور ’’متعلقات شبلی‘‘ آپ کے مکتوب گرامی مورخہ ۶؍فروری ۲۰۱۰ء کے ساتھ موصول ہوئیں۔ میں آپ کی اس عنایت کے لئے ممنون و متشکر ہوں۔ میں ابھی تک مطالعات و مشاہدات کا ہی مطالعہ کر سکا ہوں۔ آپ نے علمی مضامین، تنقیدی مضامین اور وفیاتی مضامین کے ذریعہ جن علماء، شعراء اور ناقدین کا انتخاب کیا ہے، وہ خود آپ کے ذوق وشوق اور میلان طبع کا مشعر ہے۔ اس حقیقت کے علاوہ بڑی بات یہ بھی ہے کہ آپ نے تلاش حقائق میں محنت کی، غیر جانبداری کا رویہ اختیار کیا، نئی معلومات پیش کیں اور سریع الفہم اسلوب نگارش اختیار کیا۔ میری نظر میں آپ شبلی اسکول کے نوخاستہ نمائندہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید توفیق کار عطا فرمائے۔

مجھے محترمی ضیاء الدین اصلاحی سے رامپور رضا لائبریری رامپور کے ایک سمینار میں بالمشافہ ملاقات کا موقع ملا تھا۔ میں ان کے حسن اخلاق سے متاثر ہوا۔ نمازیں ساتھ پڑھیں، کھانا ساتھ کھایا۔ ہر چند وہ مجھ سے چند سال چھوٹے تھے، بحر العلوم اور منکسر المزاج تھے۔ ان کی اچانک موت کا صدمہ ابھی تک اعصاب پر سوار ہے۔ میں حینِ حیات ان کو بھلا نہیں سکوں گا۔

والسلام

احقر العباد لطیف حسین ادیب

[۵۳]

محبوب الرحمٰن فاروقی

[۱۹۴۲-۲۰۱۵ء]

[۱]

ماہنامہ آج کل اردو دہلی

۱۲/جنوری ۲۰۰۱ء

مکرمی جناب ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی صاحب

سلام مسنون!

جناب عالی آپ کا خط ملا شکریہ۔

آپ کا مضمون اتنا جامع اور اچھا تھا کہ ہم شائع کرنے پر مجبور ہو گئے۔ اس میں میرا کمال نہیں بلکہ آپ کی تحریر کی خوبی تھی۔ ہمیں آپ شبلی کی شاعری پر مضمون تیار کرکے بھیج دیں۔ اسی طرح سید صاحب کی نثر نگاری پر نئے پہلو سے مضمون لکھیں۔

ضیاء الدین صاحب سے میرا سلام کہئے گا۔

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ نئے کلینڈر رسال کی مبارکباد قبول کریں۔

مخلص

محبوب الرحمٰن فاروقی

---

[۲]

ماہنامہ آج کل اردو دہلی

۱۸/نومبر ۲۰۰۱ء

مکرمی جناب ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی صاحب

سلام مسنون!

خط ملا شکریہ۔

اب عمر طبعی کو پہنچ رہا ہوں۔ اس لیے بیماریوں کا سلسلہ لگنا امر طبعی ہے۔ بحمداللہ اب ٹھیک ہوں۔ ممبئی سمینار میں شریک نہیں ہو سکا اس کا افسوس ہے۔ لگتا ہے کامیاب سمینار رہا ہے۔

امید ہے کہ آپ بخیر ہوں گے۔

مخلص

محبوب الرحمٰن فاروقی

---

[۳]

ماہنامہ آج کل اردو دہلی

۱۶/ جون ۲۰۰۲ء

مکرمی و محترمی جناب ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی صاحب

سلام مسنون!

مضمون ملا شکریہ۔

مضمون بہت اچھا ہے مگر بہت زیادہ تحقیقی ہے اور تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ قارئین اسے برداشت نہیں کر پائیں گے معذرت خواہ ہوں۔ واپس کر رہا ہوں۔

امید ہے کہ مزاج بخیر ہو گا

مخلص

محبوب الرحمٰن فاروقی

---

[۴]

ماہنامہ آج کل اردو دہلی

۲/ ستمبر ۲۰۰۲ء

مکرمی جناب ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی صاحب

سلام مسنون!

مضمون ملا شکریہ۔ مضمون کافی طویل ہوگیا ہے۔ ہم اسے شائع کردیں گے۔ تاخیر ہوگی اور کچھ مختصر بھی کرنا پڑے گا۔

اب عینی آپا نے کارِ جہاں دراز کا سلسلہ بند کردیا ہے۔ وہ اسے کتابی شکل میں شائع کرائیں گی۔

رسالے کی پسندیدگی کے لیے مزید شکریہ۔ اب اداریہ دوبارہ لکھنے کا سوال نہیں۔ کبھی کبھی دوسرے رسائل یا اخبارات میں کچھ لکھ لیتا ہوں۔

ضیاءالدین اصلاحی صاحب کی خدمت میں میرا سلام عرض کریں۔

امید ہے کہ مزاج بخیر ہوں گے۔

مخلص

محبوب الرحمٰن فاروقی

---

[۵۴]

پروفیسر محسن عثمانی

[۱]

حیدرآباد

جناب الیاس اعظمی صاحب سلام مسنون

یہ مضمون ''خبردار جدید'' دہلی میں بھی چھپ چکا ہے۔آپ کی نظر سے گذرا ہوگا۔آپ کے کاموں کی میری نظر میں بڑی وقعت ہے۔کہیں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ نے شاہ معین الدین احمد ندوی کی سیرت بھی لکھی ہے۔کتاب مل جائے گی تو اس پر بھی انشاءاللہ لکھنے کی کوشش کروں گا۔

والسلام محسن عثمانی

[۲]

محبّ گرامی الیاس الاعظمی صاحب سلام مسنون

آپ سے ٹیلی فون پر معلومات افزا بات چیت رہتی ہے۔امید ہے مستقبل میں آپ سے جلد ملاقات ہوگی۔میں نے ''متعلقات شبلی'' پر اخبار سیاست کے لئے اپنے کالم میں اظہار خیال کیا ہے۔یہ مضمون ''خبردار جدید'' میں بھی شائع ہوگا۔آپ کی کتاب پر الگ سے پیش لفظ اب کیا لکھوں۔آپ اسی مضمون میں حذف واقتصار اور تراش وخراش سے کام لے کر پیش لفظ بنا لیجئے۔ تبدل وتغیر واضافہ کا آپ کو اختیار ہے۔

''عرب وہند کے تعلقات'' کا انگریزی اور عربی ترجمہ دارالمصنّفین میں موجود ہونا چاہئے۔ اگر یہ موجود ہو تو شروع کے بس دو تین صفحوں کی فوٹو کاپی بذریعہ فیکس اگر زیادہ سے زیادہ ۲۶؍ مارچ تک مل جائے تو ایک سمینار کے لئے علمی معاونت ہوگی۔بشرط سہولت یہ کام کریں۔فیکس نمبر کارڈ پر موجود ہے جو اس خط کے ساتھ منسلک ہے۔اگر یہ کام ممکن ہو تو فیکس کے سرنام پر انگریزی میں میرا نام لکھ دیں اور مجھے ٹیلی فون بھی کر دیں۔والسلام محسن عثمانی

[۵۵]

ڈاکٹر محمد ارشد

[۱]

اردو دائرہ معارف اسلامیہ
پنجاب یونیورسٹی لاہور
محترم و مکرم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ

جہات الاسلام کا دوسرا شمارہ آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی مسرت حاصل کر رہا ہوں۔ امید ہے آپ اپنے تاثرات و ملاحظات نیز مشوروں سے نوازیں گے۔ لاہور میں ''مجلس یادگار ڈاکٹر محمد حمید اللہ'' قائم کی گئی ہے۔ اس مجلس کے زیر اہتمام ایک وقیع ششماہی تحقیقی مجلّہ ''اسلامیات'' کا جلد اجراء ہونے کو ہے۔ اس کا افتتاحی شمارہ زیر ترتیب ہے۔ ان شاء اللہ اس مجلّہ (اسلامیات) کو جہات الاسلام سے بھی بہتر معیار پر مرتب و شائع کیا جائے گا۔ راقم السطور ''اسلامیات'' کو مرتب کرنے کی ذمہ داری انجام دے گا۔ امید ہے ہمیں آپ کا علمی تعاون میسر آئے گا۔

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ والسلام نیازمند
محمد ارشد
مدیر
۲۲/۱/۲۰۰۹ء

پس نوشت: کرم ہوگا اگر آپ احباب کو ''مجلس یادگار محمد حمید اللہ'' اور اس کے علمی منصوبوں سے متعارف کرائیں۔ مجلس کے زیر اہتمام ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی یاد میں ایک علمی ارمغان مرتب کیا جا رہا ہے۔ اس ارمغان علمی میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے پسندیدہ علمی موضوعات پر جید و ممتاز اہل علم سے

تحقیقی مقالات [سیرت النبیؐ، فقہ اسلامی قانون بین الممالک، مشرقی ومغربی زبانوں میں تراجم و تفاسیر قرآن، تصوف وعلم کلام، برعظیم پاک و ہند میں فقہ شافعی و مالکی وحنبلی کا ارتقا، جنوبی ہند (مدراس، حیدرآباد دکن وغیرہ) میں دینی تعلیم کا نظام، جیسے موضوعات جامعہ عثمانیہ، دائرۃ المعارف النعمانیہ............ جیسے موضوعات پر] لکھوا کر شامل کیے جائیں گے۔

میں نے حال ہی میں نومسلم دانش ور کے مذہبی و سیاسی تفکر پر مقالہ لکھ کر پنجاب یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کی ہے۔ الحمدللہ

محمد ارشد
سکریٹری/ کنوینر
مجلس یادگار محمد حمیداللہ

---

[۵۶]

مولانا قاری محمد اسماعیل صاحب

[۱]

مدرسہ ریاض العلوم گورینی،

جون پور

بخدمت برادر مکرم جناب قاری محمد الیاس صاحب زیدت عنایاتکم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا۔ حالات مندرجہ سے واقفیت ہوئی۔ عدیم الفرصتی کی بنا پر جواب لکھنے میں غیر معمولی تاخیر ہوگئی جس کے لیے معذرت خواہ ہوں۔ ضلع اعظم گڑھ میں فن تجوید وقرأۃ کے ماہرین قراء وعلماء موجود ہیں بہتر ہوتا کہ آپ انھیں حضرات کی طرف رجوع فرماتے، مجھ جیسے گمنام شخص کی طرف نہ معلوم کس نے آپ کی رہنمائی کی۔ بہر حال میں اس خدمت کی انجام دہی کے لیے تیار ہوں آپ کتاب کا مسودہ لے کر بہ نفس نفیس تشریف لائیے تا کہ اگر مجھے کسی عبارت میں شبہ اور اعتراض ہو تو بالمشافہہ آپ سے دریافت کرسکوں، بھیجنے کی صورت میں یہ بات نہ ہوسکے گی۔ مقولہ مشہور ہے مصنف تصنیف خود را بہتر کند بیان۔

فقط والسلام علیکم وعلی من ایدیکم

دعا گو محمد اسمٰعیل مدرس تجوید وقرأت سبعہ وعشرہ

جامعہ ریاض العلوم گورینی، جونپور

۲۸؍ذی الحجہ ۱۴۰۶ھ

---

[۲]

مدرسہ ریاض العلوم گورینی، جون پور

عزیزم قاری محمد الیاس صاحب سلمہ

سلام مسنون!

امید کہ آپ بخیر ہوں گے۔

آپ کا منی آرڈر مبلغ ۱۰ روپیہ موصول ہوا۔ خیال تھا کہ آپ کے آنے کے بعد نظر ثانی ہو، آپ کے خط ملنے کے بعد بس دیکھنے ہی میں لگ گیا۔ عصر بعد، عشاء بعد، راستہ میں دیکھتا رہتا تھا اپنا سارا معمول آپ کی محبت اور خلوص کی بنا پر ترک کرنا پڑا۔

رجسٹری خرچ سات آٹھ روپیہ ہوں گے باقی روپے آپ کے امانتاً جمع رہیں گے یا تو کسی طالب علم کو دیدیں یا مدرسہ میں داخل کردیں جیسا آپ کا حکم ہو۔

اوقات الصلوٰۃ رسالہ کے ساتھ منسلک ہے۔ باقی حالات بدستور سابق ہیں۔

دعاؤں میں احقر کو یاد کرتے رہیں گے۔

تقریظ میں میں نے آپ کی عمر اکیس بائیس سال لکھ دی ہے اگر کم وبیش ہو تو آپ اس جگہ تحریر کردیں گے۔

فقط والسلام

محمد اسمٰعیل غفرلہ

۶ رصفر المظفر ۱۴۰۷ھ شنبہ

---

[۳]

مدرسہ ریاض العلوم گورینی، جون پور

۱۷ ربیع الاول ۱۴۲۲ھ، یکشنبہ

عزیزم ومخلصم القاری محمد الیاس صاحب ایم اے، سلمہ

السلام علیکم وعلی من لدیکم . خیریت طرفین نیک مطلوب، آپ کا خط کسی طالب علم نے لاکر میری نشست گاہ میں رکھ دیا، جہاں بہت سارے خطوط پڑے رہتے تھے اور مجھ کو بتلایا نہیں، ایک بیک ایک نئے لفافے پر ایک دن نظر پڑی تو دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ تو آپ ہی کا خط ہے، نہ معلوم کتنے دن کے بعد نظر پڑی ہوگی، پھر کثرت مشاغل علمیہ وعملیہ وامتحان کی وجہ سے غیر معمولی تاخیر جواب دینے میں ہوگئی جس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔

لکھنا یہ ہے کہ بروقت مناسب قیمت پر پچاس نسخے تو بھیج دیں، میں قیمت فروخت ہونے کے بعد بھیج دوں گا، اور مدرسہ باندہ میں قاری مظہر سلمہ سے رابطہ قائم کر کے پچاس/سو نسخے بھیج دیں، ان کا پتہ یہ ہے: مدرسہ عربیہ اسلامیہ

مقام پوسٹ ہتھورا ضلع باندہ

اسی طرح گجرات سو نسخے بھیج دیں، گجرات کا پتہ یہ ہے:

قاری مفید الاسلام صاحب

دارالعلوم فلاح دارین، ترکیسر، سورت، گجرات، ۰۷

گجرات میں ہر سال جاتا ہوں، امتحان کے موقع پر، میرے حوالہ سے رابطہ پیدا کریں، اسی طرح دیوبند میں قاری ابوالحسن صاحب کے پاس بھیج دیں، انشاء اللہ جلد ہی سارے نسخے ختم ہو جائیں گے، کچھ دوڑ دھوپ بھی تو کیجئے۔

فقط والسلام

بندہ محمد اسمٰعیل غفرلہ

---

[۴]

باسمہ سبحانہ

مدرسہ ریاض العلوم گورینی، جون پور

۱۴/ربیع الآخر ۱۴۲۵ھ، جمعرات

عزیزم و مخلصم القاری محمد الیاس صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم و علی من لدیکم بعد ما هو المسنون. خیریت طرفین نیک کے مطلوب۔

اطلاعاً تحریر ہے کہ بذریعہ بک پوسٹ آپ کی کتاب اسہل التجوید موصول ہوئی مگر کیا کہئے کثرت مشاغل علمیہ وعملیہ ودیگر کارہائے دنیا کی وجہ سے امروز فردا کرتے ہوئے عرصہ دو ماہ گذر گیا کہ جواب نہ دے سکا۔ معذرت خواہ ہوں، اس غیر معمولی تاخیر کو تغافل وتساہل پر محمول نہ کیجئے گا۔

کتاب تو واقعی بہت انفع وافید ہے، نکالنے کی شکل یہی ہے کہ بذات خود سو دو سو نسخہ لے کر

چلے آئیں اور ہاتھ در ہاتھ فروخت کرکے چلے جائیں۔ میرے پاس چھوڑ کر چلے جائیں گے تو مہینوں پڑی کی پڑی رہ جائیں گی جیسا کہ تحریر ہو چکا ہے اور حالات بدستور سابق ہیں بصمیم قلب دعا گو ہوں اللہ پاک آپ کو اس کا اجر جزیل عطا فرمائے اور صحت دائمہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ آمین

فقط والسلام مع الاکرام۔

بندہ محمد اسماعیل غفرلہ خادم القرآن

---

[۵]

مدرسہ ریاض العلوم گورینی

جون پور

عزیزم و مخلصم القاری محمد الیاس صاحب ایم اے سلمہ

سلام مسنون و نیاز مقرون

امید کہ مزاج سامی بخیر و عافیت ہوگا۔

تذکرہ قرائے برار موصول ہوا۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجر جزیل عطا فرمائے آمین۔ آپ نے لکھا ہے کہ قراء برار کو ماہنامہ ریاض الجنۃ میں شائع کروا دیجئے، تو خیر ٹھیک ہے میں کتاب کو من اولہ الیٰ آخرہ دیکھ چکا ہوں۔ مصنفؒ نے خوب لکھا ہے مکھن بی بی کا واقعہ میں نے یہاں کے اساتذہ اور طلباء کو پڑھ کر سنایا بہت متاثر ہوئے۔ خدا کرے ہر مسلمان کی لڑکی بی بی مکھن بن جائے۔

ریاض الجنۃ کے ذمہ دار حضرات سے اس سلسلہ میں گفتگو کی جائے گی اگر گنجائش نکل آئی تو شائع کر دیا جائے گا ورنہ میرا تو مصمم ارادہ ہو چکا ہے کہ اس کو کتابی شکل میں یکجا شائع کروا دیا جائے۔ متفرق طور میں وہ بات نہ ہوگی۔ آپ کی کیا رائے ہے؟

آپ سے ملنے کو بہت جی چاہتا ہے۔ فرصت نکال کر جلد از جلد آپ خود تشریف لائیے تو بے حد مسرت و خوشی حاصل ہوگی اور آپ کو بھی علمی افادہ اور استفادہ کا زیادہ موقع ملے گا۔

فقط والسلام مع الاکرام بندہ

محمد اسمٰعیل

۱۸؍ربیع الآخر۱۴۱۲ھ

---

[۲]

مدرسہ ریاض العلوم گورینی،

جون پور

محترمی ومکرمی جناب قاری محمد الیاس صاحب مدظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خیریت طرفین نیک مطلوب ہے۔

اطلاعاً عرض ہے کہ تذکرہ قاریان ہند ہرسہ حصص بنارس کے مولانا قاری حسین احمد صاحب دو ماہ کے وعدہ پر لے گئے ہیں تقریباً پانچ سال کا عرصہ گذر گیا اب تک انہوں نے واپس نہیں کیا بار ہا میں خود گیا مگر ناکام رہا۔ آپ کے خط ملنے کے بعد میں نے ایک خط ان کے پاس بھیج دیا ہے اور ایک آدمی کے بدست ایک رقعہ اور آپ کا بھی خط بھیجا تھا مگر بروقت ملاقات نہ ہوسکی وہ آدمی دونوں خط ان کے لڑکے کو دیکر چلا آیا دیکھئے کتاب کب بھیجتے ہیں؟ ایک ضروری اور اہم بات یہ ہے کہ آپ نے جو دس روپیہ بھیجا تھا اس میں ساڑھے تین روپیہ بچ گیا تھا، وہ میں نے آپ کے نام پر بفرض ثواب ایک غریب طالب علم کو دیدیا کیا آپ راضی ہیں؟ دوسری بات یہ ہے کہ اتفاق سے دوماہی ندائے فضلاء میں آپ کی کتاب اسہل التجوید پر تبصرہ دیکھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مبصر صاحب کو تجوید کی کتابوں کے گہرا مطالعہ کا موقع نہیں ملا ہے۔ مخرج کے معلوم کرنے کا طریقہ ملا علی قاریؒ نے المنح الفکریہ شرح مقدمۃ الجزریہ میں برصفحہ ۹ یوں لکھا ہے **فسکنه او شدده وهو الا ظهر** ساکن اور مشدد دونوں طریقے بتلاتے ہیں۔ عدم علم شی عدم شی کو مستلزم نہیں ہوا کرتا۔ مبصر صاحب کو اطلاع کردیں۔

فقط والسلام

محمد اسمٰعیل

۴؍ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ

---

[۵۷]

محمد انعام اللہ رحمت رشادی

[۱]

رانچی
۱۵؍مئی ۲۰۰۶ء

برادر مکرم و معظم جناب ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی صاحب السلام علیکم

خدا کرے آپ بخیر ہوں۔ حضرۃ الاستاذ مولانا مجیب اللہ ندوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کی خبر بجلی بن گری۔ لکھنؤ میں انتقال پُر ملال کے بعد ندوے کے ایک طالب علم نے ٹیلیفون پر اس حادثہ فاجعہ کی اطلاع دی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کچھ لمحے تو سکتے میں گذر گئے، سوچتا ہوں یہ کیا ہو گیا؟ لیکن یہ تو ہونا ہی تھا خواہ دیر ہو یا سویر، کوئی آگے چلا جائے کوئی بعد میں رحم اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ میری آخری ملاقات اگلے سال آپ کے ساتھ بسکٹ چائے پر حضرتؒ سے ہوئی اور حضرت نے آپ سے میرا تعارف کرایا تھا، حاشیہ خیال میں نہ تھا کہ یہ آخری ملاقات ہوگی۔ خدا کرے حضرۃ الاستاذ کا لگایا ہوا پودا آپ کے ذریعہ اور محترم مولانا نعیم صدیقی صاحب کے ذریعہ برابر پھلتا پھولتا اور ہمیشہ ترقی کی راہوں پر گامزن رہے۔ میری طرف سے تعزیت قبول فرمائیں۔

عرصہ سے شوگر کا مریض ہوں اور اب تو صاحب فراش ہوں، تھوڑی دیر کے لیے درسگاہ جاتا ہوں پھر مسلسل گھر پر ہی وقت گذرتا ہے۔ اس سال عید کے بعد ہی حضرت سے ملاقات کی تمنا شدت سے تھی لیکن کچھ علالت اور کچھ وسائل کی کمی کی وجہ سے حاضر خدمت نہ ہو سکا۔ جس کا قلق ہمیشہ ستائے گا۔ دورۂ طالب علمی ۱۹۶۵ء سے ۲۰۰۵ء تک حضرت سے وابستگی باقی رہی اور وقتاً فوقتاً حاضر خدمت ہوتا رہا لیکن اب تو یادیں ہی باقی رہیں گی۔ منشی شکیل صاحب اور مولانا اخلاق کریمی صاحب سے سلام عرض ہے۔ والسلام

ڈھیر ساری دعاؤں کا طالب
محمد انعام اللہ رحمت رشادی ندوی

[۵۸]

محمد ایوب واقف

[۱]

نیو ممبئی

۶ رجنوری ۲۰۰۶ء

برادرم الیاس صاحب!

السلام علیکم

امید کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔

پچھلے دنوں شبلی منزل میں آپ سے ملاقات خوشی کا باعث ہوئی تھی آپ نے اسی ملاقات کے دوران مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ آپ الرشاد کا وہ شمارہ مرحمت فرمائیں گے جس میں انتساب کے ایوب واقف نمبر پر آپ کا تبصرہ شائع ہوا ہے۔ شاید آپ کو یاد نہیں رہا ممکن ہو تو ارسال کر دیں۔ ہندوستانی زبان کے تازہ شمارے میں آپ کا مضمون بہت عمدہ ہے میں نے اسے سکون سے پڑھا۔ ضیاء الدین اصلاحی صاحب اور عمیر صاحب کو میرا سلام شوق عرض کر دیں۔ ادب کی خدمت کرتے رہیے اسی میں زندگی ہے۔

نیاز مند

محمد ایوب واقف

[۵۹]

محمد حسین پرکار

[۱]

بمبئی

۸؍نومبر ۲۰۰۴ء

برادر محترم ڈاکٹر الیاس اعظمی صاحب آداب!

آپ کا خط ملا۔آپ کی بھیجی ہوئی دونوں کتابیں ملیں۔ انشاء اللہ جلد ہی تبصرہ شائع کروں گا۔آپ نے کتاب کے لئے بے حد محنت کی ہے،جس کے لئے آپ کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔شبلی کی اردو شاعری پر آپ کا مضمون بہت معلوماتی اور دلچسپ ہے۔انشاءاللہ حسب موقع رسالہ میں شائع ہوگا۔جنوری-مارچ ۲۰۰۵ء کا شمارہ بھی فہرست کے اعتبار سے تیار ہے، لہٰذا اپریل-جون ۲۰۰۵ء کے شمارے میں آپ کے مضمون کی اشاعت ممکن ہے۔

اس خط کی رسید تک ''عید سعید'' کی آمد آمد ہوگی،لہٰذا میری جانب سے عید کی پرخلوص مبارکباد قبول فرمائیں۔اورگھر کے جملہ افراد تک بھی پہنچادیں۔میں بخیر ہوں،امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے۔

فقط

محمد حسین پرکار

[۶۰]

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

[پ: یکم اکتوبر ۱۹۲۹ء]

[۱]

ندوۃ العلماء لکھنو

۲۳؍ستمبر ۲۰۰۴ء

مکرم ومحترم جناب ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی صاحب زید لطفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا جناب شاہ معین الدین صاحب ندوی کی شخصیت اور حالات پر آپ کتاب تیار کر رہے ہیں، یہ بہت اچھا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر آپ کو بہت جزائے خیر دے۔ حضرت شاہ صاحب کی شخصیت اہم ترین اور اہل علم کے لیے رہنما شخصیت تھی وہ اس کو طالبان وخادمان علم کے سامنے آنا چاہیے، شاہ صاحب کے جو خطوط مولانا علی میاں صاحب کے نام آئے وہ میں مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے ذخیرۂ کتب میں سے نکال کر ان کی نقل آپ کو مہیا کروں گا۔

اللہ تعالیٰ آپ کی اس کتاب کو نافع بنائے اور مبارک فرمائے۔

والسلام

محمد رابع حسنی ندوی

---

[۲]

ندوۃ العلماء لکھنو

۱۴۲۹/۵/۸ھ

مکرم ومحترم جناب ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی صاحب زید لطفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ ملا، اسی کے ساتھ دو نسخے حضرت شاہ معین الدین احمد صاحب ندوی رحمۃ اللہ کی حیات پر آپ کی تصنیف کے بھی موصول ہوئے۔

اس بات سے مسرت ہوئی کہ آپ نے اس اہم کام کو اختیار کیا اور اچھے انداز میں قلم بند کیا یہ کام بہت ضروری تھا، میں نے کتاب کو مختلف جگہوں سے پڑھا اچھے انداز اور مفید طریقہ سے آپ نے حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ کے حالات کو پیش کیا ہے۔

ان کی شخصیت ممتاز علمی شخصیت ہونے کے ساتھ اخلاق وسیرت کے لحاظ سے بڑی دلنواز تھی، ان کو جس نے دیکھا اور جو ملا وہ اس بات کو اچھی طرح محسوس کیا، علم بھی اور دلنوازی بھی۔ انشاءاللہ اس کتاب کو پڑھ کر کم از کم ہماری علم وادب کی جویا نئی نسل فائدہ اٹھائے گی اور اثر لے گی۔

اللہ تعالیٰ آپ کی محنت وتوجہ کو قبول کرے اور کتاب کو مقبولیت عطا فرمائے، تعمیر حیات میں انشاءاللہ تبصرہ آئے گا۔

والسلام
مخلص
محمد رابع حسنی ندوی

---

[۶۱]

محمد راشد شیخ

[۱]

کراچی
۲۵/جولائی ۲۰۰۴ء

مکرمی ومحترمی ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔ راقم الحروف کا آپ سے یہ اولین رابطہ ہے۔ کچھ عرصہ قبل خدا بخش لائبریری پٹنہ سے آپ کی گراں قدر اور معلومات افزا کتاب ''دارالمصنّفین کی تاریخی خدمات'' وصول پائی۔ اولیں فرصت میں اس کا مطالعہ کیا اور دل سے آپ کے لیے دعا نکلی۔ آپ نے انتہائی سلیقے سے اس کتاب میں عظیم ادارے کی تاریخی خدمات اور وابستگان دارالمصنّفین کے سوانح اور علمی خدمات پر روشنی ڈالی ہے۔ میری جانب سے اس کامیاب کوشش پر دلی مبارک باد قبول فرمائیے۔

یوں تو یہ پوری کتاب ہی راقم کو دلچسپ اور معلومات افزا لگی لیکن بطور خاص دارالمصنّفین کے رفقاء کے حالات زندگی اور کارنامے ایک سے زائد مرتبہ پڑھے۔ اس حوالے سے یہ کتاب کتابِ حوالہ کا کام دے گی۔

آپ کی کتاب کے حوالے سے کئی امور ایسے ہیں جن کا ذکر کرنا ہے لیکن آج صرف مولانا سید ابوظفر ندوی مرحوم اور ان کی تصنیفات کے بارے میں کچھ عرض کرنا ہے۔ دراصل راقم الحروف کے آبا واجداد کا تعلق گجرات سے ہے۔ اس حوالے سے گجرات کی تاریخ اور شخصیات پر مختلف زبانوں کی کئی کتب راقم نے جمع کی ہیں۔ ان تمام کتب میں راقم کو سب سے زیادہ مولانا ابوظفر ندوی مرحوم کی کتب پسند ہیں لیکن یہ ایک المیہ ہے کہ ان کے تمام مسودات چھپ نہ سکے جن میں کا

سب سے بڑا کارنامہ ''تاریخ گجرات'' بھی ہے۔آپ نے اپنی کتاب کے ص۳۱۴ پرتحریرفرمایا ہے کہ یہ کتاب تین جلدوں میں تیار ہونی تھی جب کہ مولانا کے حاشیے (تاریخ گجرات ص ا) سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے ذہن میں اس کا خاکہ چار جلدوں پر مشتمل تھا،یعنی

جلدنمبرا کرشن مہاراج سے ظفر خان تک (مطبوعہ)

جلدنمبر۲ شاہانِ گجرات

جلدنمبر۳ اختتام سلطنت مغلیہ

جلدنمبر۴ عہد برطانیہ

یاد رہے کہ پہلی جلد ۱۹۳۱ میں تیار ہو چکی تھی اور مولانا کی وفات ۱۹۵۸ء میں ہوئی۔راقم الحروف برس ہا برس سے کوشش کر رہا ہے کہ ان کے مسودات کا کچھ سراغ لگے یا کم از کم ان کے ورثاء سے ہی رابطہ ہوتا کہ پتہ چلے کہ ان مسودات کا کیا ہوا؟اس سلسلے میں چند باتیں عرض ہیں۔

ا۔ تاریخ گجرات جلد دوم اور سوم بھی مولانا مکمل کر چکے تھے۔(ملاحظہ فرمائیے''ایک اور مشرقی کتب خانہ'' ازعبدالقوی دسنوی ص۴۲، ۱۹۵۴ء۔)ممکن ہے جلد چہارم کا بھی کچھ حصہ مکمل کر چکے ہوں۔ان مسودات کے بارے میں جب عبدالقوی دسنوی صاحب سے معلوم کیا تو انھوں نے قطعاً لاعلمی کا اظہار کیا۔وہ مولانا کے رفقاء سے بھی واقف ہیں۔

۲۔ راقم کا ڈاکٹر سید سلیمان ندوی صاحب کا (صاحب زادہ علامہ سید سلیمان ندویؒ) سے بذریعہ ای میل رابطہ ہے۔انھوں نے اس بارے میں مطلع فرمایا کہ مولانا کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی چند صاحبزادیاں تھیں ان کے نواسے دلی اور کلکتہ میں ہیں جن سے ڈاکٹر صاحب کا نہ تو کوئی رابطہ ہے اور نہ ہی ان کے پتے ہیں۔مولانا کے ایک نواسے مصباح ندوی ہیں جن سے ڈاکٹر صاحب کی کئی برس قبل دہلی میں ملاقات ہوئی تھی۔مولانا کے مسودات کا انھیں کچھ علم نہیں۔

۳۔ مولانا کے مسودات میں ترجمہ ظفر الوالہ (اول) گجرات کے فارسی مصنفین ،مواد تاریخ گجرات، تاریخ آل سبکتگین، مظفر شاہی، رباعیات عمر خیام، تاریخ کھمبایت، قوانین عالمگیر، ملفوظات شیخ احمد گنج بخش شامل ہیں۔(بحوالہ ''ایک اور مشرقی کتب خانہ۔ص۴۲ اور ''تذکرۂ اقدس'' ازمولانا ابوظفر ندوی ص۸۴)۔

۴۔ آپ نے ص۳۱۵ پر''تاریخ بواہر'' کے سلسلے میں لکھا ہے کہ اس کی اشاعت روک دی گئی تھی

لیکن راقم کو بھی قرائن سے پتہ چلا کہ یہ کتاب شائع ہو چکی تھی اور پروفیسر وائی ایس طاہر علی (سابق پروفیسر عربی بہاء الدین کالج جونا گڑھ) کے پاس یہ کتاب موجود تھی۔ افسوس ہے اس کتاب کا اب سراغ نہیں ملتا۔ حال ہی میں ایک ذی علم دوست نے بتایا کہ یہ ان کے پاس ہے۔

آخر میں آپ سے ایک دل کی بات کرنے کو جی چاہتا ہے۔ آج کل پاک و ہند میں شاعری اور نثر کی آئے دن کتب شائع ہو رہی ہیں۔ اب زیادہ تر شاعر اور نثار حضرات نہ تو مطالعہ کرتے ہیں، نہ زبان و بیان پر قدرت ہوتی ہے اور نہ ہی ان کی کتب کسی علمی خلا کو پر کرتی ہیں۔ ایسے میں آپ جیسے حضرات کا دم غنیمت ہے جو برس ہا برس محنت کے بعد ایسی کتب تصنیف کرتے ہیں جن کی مستقل اہمیت ہو۔ مولانا ابوظفر ندوی بھی ایسے ہی عظیم انسان تھے جن کی ہر کتاب مستقل اہمیت کی حامل ہے۔ اور کسی نہ کسی علمی خلا کو پر کرتی ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ آپ ان کے مسودات کی تلاش میں راقم کا ہاتھ بٹائیں اور ان کے ورثا تک پہنچنے کی کوشش کریں۔ اگر ان کے مسودات مل جائیں تو ان کی اشاعت راقم اپنے خرچ پر کرنے کو تیار ہے۔ اس بارے میں اپنے احباب بزرگوار خصوصاً مولانا ضیاء الدین اصلاحی صاحب سے بھی مشورہ فرمائیں۔ مولانا کی کتب نہ چھپنے کی وجہ ان کا حد سے زیادہ علمی انہماک اور سادگی تھی جس کا ذکر صباح الدین عبدالرحمٰن صاحب نے گجرات کی تمدنی تاریخ ص ۷ر پر کیا ہے۔

آخر میں آپ سے گذارش ہے کہ اگر اس بارے میں کوئی نئی معلومات حاصل ہو تو راقم کو ضرور مطلع فرمائیں۔ اگر میرے لائق کوئی خدمت ہو تو بلا تکلف تحریر فرمائیں۔

تمام احباب اور متعلقین کو سلام

نوٹ: میرے بھائی غلام مصطفےٰ صاحب کا قیام درج ذیل پتے پر وسط ستمبر تک رہے گا۔ آپ انھیں خط بھیج سکتے ہیں۔

جناب غلام مصطفیٰ
کیرآف عباس مصطفیٰ ٹیلر پوسٹ ہانسوٹ ۳۹۳۰۳۹
ضلع بھڑوچ گجرات

فقط
محمد راشد

[۲]

کراچی
۱۹/اگست ۲۰۰۵ء

محترمی ومکرمی ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ
امید ہے آپ بخیر وعافیت ہوں گے۔

گرامی نامہ مورخہ ۲۹/۵/۲۰۰۵ء اور ماہنامہ الرشاد بابت اکتوبر نومبر ۲۰۰۴ء آج ملا۔ شکریہ۔ یہ پڑھ کر خوشی ہوئی کہ مولانا سید ابوظفر ندوی مرحوم سے متعلق راقم کا خط اور اس کا جواب آپ نے شائع فرمایا۔ اس سے قبل نہ تو آپ کا جواب موصول ہوا اور نہ میرے خط کی اشاعت کا کسی ذریعے سے علم ہوا ورنہ آپ کو ضرور مطلع کرتا۔ مولانا ابوظفر ندوی مرحوم کے تمام ورثاء ہندوستان میں ہی ہیں۔ اللہ کرے ان کے غیر مطبوعہ مسودات خصوصاً ''تاریخ گجرات'' کے بقیہ حصے محفوظ ہوں اور شائع ہو جائیں۔ سردست کم از کم یہ تو ممکن ہے کہ مولانا کی مختصر سوانح اور ان کی کتب و مقالات کی جامع فہرست شائع کی جائیں مناسب ہوگا، یہ کام دارالمصنّفین یا خدا بخش لائبریری کی جانب سے شائع ہو۔

''تذکرہ خطاطین'' تقریباً تین برس سے ختم ہے اور اب باوجود Demand کے اس کا کوئی نسخہ نہ تو بازار میں اور نہ ہمارے پاس موجود ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ باوجود طلب کے کراچی یا لاہور کا کوئی ناشر یا ادارہ اس کا اضافہ شدہ ایڈیشن شائع کرنے پر راضی نہیں۔ ناچار خود ہی ہمت کی اور نئے ایڈیشن پر کام برابر جاری ہے۔ انشاء اللہ چھپتے ہی نئے ایڈیشن کا نسخہ آپ کی خدمت میں روانہ کیا جائے گا۔ سردست عظمت رفتہ قبول فرمایئے۔ رسید کا منتظر رہوں گا۔

چند روز قبل مولانا ضیاء الحق خیر آبادی صاحب کی مناسبت سے آپ کا مرتبہ اشاریہ الرشاد موصول پایا۔ آپ نے ایک مفید علمی خدمت انجام دی جس کے لیے میری مبارک باد قبول فرمایئے۔

رسائل کے اشاریے تیار کرنا اور انھیں شائع کرنا ہمارے موجود غیر علمی (بلکہ علم دشمن) ماحول میں بڑی ہمت کا کام ہے۔ راقم الحروف کو کسی حد تک نشر و اشاعت کا بھی تجربہ ہے اس لیے بخوبی

اندازہ ہے کہ ایسی ٹھوس علمی کتابوں کی فروخت کی کیا صورت حال ہے۔ آپ نے بڑے سلیقے اور طریقے سے اسے مرتب کیا ہے۔ اولین فرصت میں اس کا مطالعہ کیا۔ یہ پڑھ کر خوشی ہوئی کہ الرشاد میں اس قدر اہم علمی مواد شائع ہوا ہے کہ ان مقالات کی مدد سے کئی کتابیں شائع کی جاسکتی ہیں۔ پہلی مرتبہ علم ہوا کہ استاذ محترم مولانا محمد ناظم ندوی صاحب پر جون ۲۰۰۰ء کے شمارے میں مولانا مجیب اللہ ندوی مدظلہ کا مضمون شائع ہوا۔ مولانا مرحوم عاجز کی رہائش کے قریب ہی اقامت گزیں تھے اور تقریباً پندرہ برس تک مولانا سے ہفتے وار ملاقاتیں رہیں اور عربی زبان وادب میں کسی حد تک استفادہ بھی کیا۔ مولانا بھی عاجز پر انتہائی شفقت فرماتے تھے اور اکثر ندوۃ العلماء ڈابھیل، بہاولپور وغیرہ کے واقعات سناتے۔ تقریباً ہر مجلس میں اپنے صدیق صمیم مولانا ابوالحسن علی ندویؒ کا ذکر بڑی محبت سے کرتے اور اکثر مولانا علی میاں اور مولانا مسعود عالم ندوی مرحوم کے بارے میں بڑے والہانہ انداز سے گفتگو فرماتے۔ یہ بات بڑے دکھ کی ہے کہ مولانا محمد ناظم ندوی مرحوم جیسے عربی ادب کے ماہر کے بارے میں ان کے انتقال کے بعد محض چند ہی مضامین شائع ہوئے جن میں ''تعمیر حیات'' میں مولانا محمد رابع ندوی اور ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی صاحبان کے مضامین اور کراچی کے فرائیڈے اسپیشل میں عاجز کا مضمون شامل ہے۔ اس کے بعد سے مولانا کے حوالے سے مکمل خاموشی ہے۔ اب یہ پڑھ کر خوشی ہوئی کہ مولانا مجیب اللہ ندوی صاحب نے بھی مضمون لکھا تھا راقم مذکورہ بالا مضمون میں بہت سے اضافے کیے ہیں اور مولانا کی کتب و مقالات کی فہرست بھی تیار کی ہے اگر آپ الرشاد میں شائع کرنا پسند فرمائیں تو بخوشی روانہ کرسکتا ہوں۔

میں نے ''اشاریہ الرشاد'' سے درج ذیل مضامین وخطوط منتخب کیے ہیں۔ از راہ کرم ان کی زیروکس (کاپی) روانہ فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی۔

۱۔ مولانا محمد ناظم ندوی ص ۵۱

۲۔ مقالات ومکتوبات ڈاکٹر محمد حمید اللہ ص ۶۷

۳۔ ڈاکٹر حمید اللہ دار المصنّفین میں ص ۳۰

اگر میرے لائق کوئی خدمت ہو تو بلا تکلف تحریر فرمائیں۔ مولانا ابوظفر ندوی مرحوم کے حوالے سے اگر کچھ نئی معلومات حاصل ہو تو سب کو تحریر فرمائیں۔

مولانا مجیب اللہ صاحب ندوی کی خدمت میں سلام۔

یہاں ہمارے بزرگ شاہ محی الحق فاروقی صاحب بھی مولانا کا اکثر ذکر خیر فرماتے ہیں۔

فقط

محمد راشد

---

[۳]

کراچی

محترمی ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

چندروز قبل منسلکہ خط لکھ چکا تھا لیکن عدیم الفرصتی کی وجہ سے کتب وخط روانہ نہ کر سکا۔ حال ہی میں ''حیات ابوالمآثر از ڈاکٹر مسعود احمد الاعظمی دیکھنے کا موقع ملا۔ اس میں کتاب تذکرہ علماء اعظم گڑھ۔ از مولانا حبیب الرحمٰن قاسمی، ناشر جامعہ اسلامیہ بنارس کا ذکر پڑھا۔ کیا یہ ممکن ہے کہ آپ اس کتاب کا ایک نسخہ فراہم کر سکیں۔ کتاب کی قیمت اور ڈاک خرچ کے تمام اخراجات میرے ذمے ہوں گے۔ تمام احباب و بزرگوں کو سلام۔

نوٹ: مولانا محمد ناظم ندوی صاحب مرحوم پر راقم کا مضمون لکھنؤ کے رسالے بانگ حرا میں حال ہی میں شائع ہوا ہے۔

فقط

محمد راشد

---

[۴]

کراچی

۱۸/جنوری ۲۰۰۸ء

محترمی ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے آپ بخیر وعافیت ہوں گے۔ آپ کے دو گرامی نامے (9/6/06 اور 8/12/07، عظمت کے نشاں اور مولانا محمد ناظم ندویؒ پر مولانا مجیب اللہ ندویؒ کا مضمون چندروز

قبل ملے میں اس عنایت پر آپ کا تہ دل سے مشکور ہوں۔ البتہ یہ بات میرے سمجھ سے بالاتر ہے کہ ہمارے بھیجے جو علمی تحائف آپ کو جون 1996 ہی میں مل چکے تھے ان کی رسید بھیجنے میں ڈیڑھ سال کا عرصہ لگا۔ میرے برادر! آپ کی بیماری اور حالات اپنی جگہ اور میں صدق دل سے آپ کے لیے دعا گو ہوں لیکن اس دوران ''معارف'' میں میری نظر سے آپ کی بعض تحریریں گذری ہیں لیکن ہمیں آپ نے دوسطری رسید بھی نہ بھیجی۔ خیر جو ہوا سو ہوا۔ اب امید ہے آپ رابطہ برقرار رکھیں گے۔ اب چند گذارشات۔

۱۔ ''تذکرہ علمائے اعظم گڑھ'' کی فوٹو کاپی غلطی سے سفیر اختر صاحب کے پاس کیسے چلی گئی؟ جو کتاب آپ نے سفیر اختر صاحب کے لیے کاپی کرائی وہ انھیں بھیج دی اس میں غلطی کیسی؟ اگر آپ میرے لیے کاپی کراتے تو مجھے بھیجتے۔ اطلاعاً عرض ہے کہ ضیاء الحق خیرآبادی صاحب نے اب تک نہ تو یہ کتاب یا اس کی کاپی بھیجی اور متعدد بار یاددہانی کے باوجود اب تک میرے خطوط کا جواب نہ بھیجا۔ اگر آپ کی ملاقات ہو تو یاددہانی کرادیں۔

۲۔ میں متعدد مرتبہ آپ سے گذارش کر چکا ہوں کہ ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ کے ''الرشاد'' میں لکھے مکتوبات کی زیروکس روانہ فرمائیں مگر اب تک محروم ہوں۔ از راہ کرم یہ کام جلد کردیں۔ اگر اس مد میں اخراجات سے مطلع فرمادیں تو وہیں ادائیگی کا بھی انتظام ممکن ہے۔

۳۔ آپ کی تمام کتب علمی اور تحقیقی نوعیت کی ہیں اور اب یہاں علمی کتب کی اشاعت بہت مشکل ہو چکی ہے۔ میں یہاں کے ناشرین اور کتب فروشوں سے واقف ہوں جن کی اکثریت مصنفین اور اہل قلم کا استحصال کرنا اور بدمعاملگی کرنا جائز سمجھتی ہے۔ آپ اپنی کتاب کی اشاعت کے لیے براہ راست رابطہ کریں اور میری معذرت قبول فرمائیں۔ یوں بھی جو شخص صبح سے رات تک ملازمت کی جکڑ بندیوں کا شکار ہو وہ اتنا وقت کہاں سے لائے کہ جاہل، منافع خور اور بد معاملہ ناشروں اور کتب فروشوں کی دکانوں کے چکر لگائے۔ امید ہے آپ میری پوزیشن سمجھ چکے ہوں گے۔ الحمدللہ باقی سب خیریت ہے۔ میری جانب سے رفقاء اور اہل وعیال کی خدمت میں سلام۔

فقط

محمد راشد

[۶۲]

ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی

[پ:۱۹۶۴ء]

[۱]

علی گڑھ

۲۸/اگست ۱۹۹۷ء

برادر مکرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ یہاں سب خیریت ہے۔

کافی دنوں سے آپ کی خیریت نہیں مل سکی۔ اس کا احساس شاید اس لیے بھی ہو رہا ہے کہ پہلے جلدی جلدی خیریت ملا کرتی تھی۔

میں نے دستی خط ایک صاحب کے ذریعہ جو یہاں BUMS کا ٹیسٹ دینے آئے تھے۔ غالباً ابوذر نام تھا۔ مولانا مجیب اللہ صاحب کی معرفت بھیجا تھا۔ معلوم نہیں کر سکا کہ وہ ملا یا نہیں۔ میں نے اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ ''رسائل شبلی''، جس کے مقدمہ کا فوٹو کرانے کے لیے آپ نے لکھا تھا، یہاں دستیاب نہیں ہو رہی ہے۔ ضیاء الدین انصاری صاحب سے بھی مدد لی مگر وہ بھی کامیاب نہیں ہو سکے۔ آپ نے علی گڑھ آنے کا پروگرام کیوں کینسل کر دیا؟ ممکن ہے یہاں آنے سے بہت سی ایسی چیزیں مل جائیں جن کا آپ کو اندازہ نہ ہو۔

الرشاد جولائی کا بھی نہیں ملا اور اگست کا بھی۔ مولانا جنوبی افریقہ جانے والے تھے ایسا لگتا ہے کہ وہ ابھی واپس نہیں آسکے ہیں، کب تک واپسی کا پروگرام ہے مطلع کریں اگر معلوم ہو۔

میرے پاس کچھ مضامین مولانا نے سمینار کے بھیجے تھے۔ جلد انھیں واپس بھیج دوں گا۔

والسلام

دعاؤں کا طالب

محمد رضی الاسلام

[۲]

علی گڑھ

۵؍نومبر ۱۹۹۷ء

برادر مکرم ومحترم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مع متعلقین بعافیت ہوں۔

کافی دنوں سے آپ کی کوئی خیریت نہیں مل سکی۔ میں نے اس عرصہ میں دو خطوط لکھے۔ ابھی چند دنوں قبل یہاں شعبہ اسلامک اسٹڈیز میں رسائل دیکھ رہا تھا۔ الرشاد کا جولائی اگست ۱۹۹۷ء کا مشترکہ شمارہ جو مجھے نہیں ملا تھا۔ یہاں دیکھا تو اس میں یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ آپ کی کتاب ''تذکرۃ لقراء'' پر جو تبصرہ میں نے تحقیقات اسلامی میں کیا تھا۔ وہ اس میں نقل کردیا گیا ہے۔ غالباً آپ نے مولانا مجیب اللہ صاحب کو مشورہ دیا ہوگا یا انھوں نے از خود اسے اس میں نقل کرنا پسند کیا ہو۔ حالانکہ اس کی ضرورت نہ تھی، کسی دوسرے سے تبصرہ کرواکر اس میں دینا چاہیے تھا۔ مولانا عارف عمری یا کسی دوسرے سے لکھوایا جاسکتا تھا۔ بہرحال آپ کا ریسرچ کا کام کس مرحلے میں ہے؟ خدا کرے جلد پایۂ تکمیل کو پہنچے اور آپ بھی 'دکتور' ہوجائیں۔

محترم مولانا مجیب اللہ صاحب کی جانب سے بھی عرصہ سے کوئی خط نہیں ملا ہے۔ مولانا مصروف بھی تو بہت رہتے ہیں۔ سمینار کے مقالات کا مجموعہ کس مرحلے میں ہے؟ اس کا بھی علم نہیں ہوسکا۔ ''ہندو کبھی نہ بننا'' کا سلسلہ تو اب غالباً مکمل ہوگیا ہے اسے کتابی صورت میں شائع کرانے کے لیے کیا سوچا ہے؟

میں نے اپنی تازہ تصنیف ''قرآن اہل کتاب اور مسلمان'' کے دو نسخے مولانا مجیب اللہ ندوی کے پاس بھجوائے تھے۔ ایک نسخہ برائے تبصرہ آپ کو ملا یا نہیں؟

مجلّہ نکالنے کا آپ کا پلان کس مرحلے میں ہے؟

کبھی کبھار تو خیریت کا خط لکھ دیا کیجیے اور یاد کرلیا کیجیے۔

والسلام

دعاؤں کا طالب

محمد رضی الاسلام

[۳]

علی گڑھ

۲۴رفروری ۱۹۹۸ء

برادر مکرم ومحترم　　السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مع متعلقین بعافیت ہوں۔

معارف فروری ۱۹۹۸ء میں آپ کا مقالہ علامہ شبلی کی سیرت نگاری نظر سے گذرا۔ ماشاءاللہ آپ نے ضیاءالدین صاحب کو رام کرلیا ہے چنانچہ انھوں نے مقالہ کے شروع میں آپ کے مختصر تعارف میں آئندہ بھی آپ کے مقالات کے شائع کرنے کا وعدہ کرلیا ہے۔ ویسے آپ کا مقالہ فی نفسہٖ مستحق تھا کہ معارف میں شائع ہو۔

تحقیقات اسلامی میں آپ ایک ہی مضمون بھیج کر رک گئے، براہ کرم اسے مزید یاد رکھیں، ہاں تحقیقات کے ۲۰، ۲۵ رصفحات سے بڑا مضمون نہ ہو تو بہتر ہے۔

میں نے ایجوکیشنل بک ہاؤس کے مالک سے آپ کی کتاب ''علامہ شبلی بحیثیت مؤرخ'' کے لیے بات کی تھی۔ انھوں نے معذرت کرتے ہوئے کہ مصنف خود اس کا خرچہ برداشت کریں یا کوئی ادارہ جیسے اردو اکادمی یا فخرالدین کمیٹی مالی تعاون منظور کرلے تو ہم شائع کرسکتے ہیں۔

''ہندو کبھی نہ بنا'' بھیج دیجیے میں دہلی میں اسلامک بک فاؤنڈیشن یا کریسنٹ پبلشنگ ہاؤس سے بات کروں گا اور امید ہے ان میں سے کوئی اسے شائع کرنے پر تیار ہو جائے گا۔

آپ کی ریسرچ کب مکمل ہو رہی ہے؟ دعائے خیر میں ضرور یاد رکھیں۔ والسلام

دعاؤں کا طالب

محمد رضی الاسلام

---

[۴]

ادارہ تحقیق وتصنیف علی گڑھ

۱۶رمئی ۱۹۹۸ء

برادر مکرم　　السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مع متعلقین بعافیت ہوں۔

عیدالاضحیٰ کے دو ہفتوں کے بعد گھر سے آیا تو آپ کا خط موصول ہوا۔ محترمی ضیاء الدین انصاری صاحب نے تذکرۃ المورخین کا فوٹو اسٹیٹ کرادیا ہے اور میرے حوالے کردیا ہے کہ کسی کے ذریعے بھیجوادوں۔ جیسے ہی کوئی اعظم گڑھ جانے والا ملا اسے بھیجوادوں گا۔

معارف کا اپریل کا شمارہ دیکھنے کو نہیں ملا۔ ادارہ میں آیا نہیں۔ معارف کا معاملہ بھی عجیب و غریب ہے۔ اب جب کہ ''رجم حقیقت'' والی کتاب غالباً ختم ہوگئی۔ بہت سے رسالوں میں تبصرے کب کے آچکے اور معاملہ ٹھنڈا پڑ گیا۔ تب اس میں تبصرہ آیا ہے جبکہ اس کی افادیت نہیں رہی۔ میں نے اپنی کتاب ''قرآن اہل کتاب اور مسلمان'' ایک سال قبل تبصرہ کے لیے بھیجی تھی۔ اس پر تبصرہ آنا چاہیے تھا۔ وہ تو آیا نہیں ہے۔ پتہ نہیں آئے گا یا نہیں اور آئے تو کب آئے؟

اس کتاب پر الرشاد میں تبصرہ کے لیے میں مولانا کو لکھنا نہیں چاہا تھا۔ اب تو وہ بھول بھی چکے ہوں گے۔ اگر آپ پسند کریں تو تبصرہ لکھ کر شائع کرادیجئے۔ تبصرہ والی کاپی اگر آپ کو الرشاد سے نہ ملی ہو تو میں یہاں سے آپ کو بھیجوادوں۔

والسلام

دعاؤں کا طالب

محمد رضی الاسلام

---

[۵]

علی گڑھ

۱۴ر ستمبر ۱۹۹۸ء

برادر مکرم الیاس اعظمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے بعافیت ہوں گے۔

جناب ضیاء الدین صاحب سے ملاقات کی تھی۔ ان سے کوئی تعاون نہیں مل سکا۔ وہ ستمبر میں چھٹی پر ہیں۔ آپ نے انھیں جو خطوط لکھے ہیں وہ بھی انھوں نے میرے حوالے کردیے ہیں۔

میں آپ کی مطلوبہ چیزیں تلاش کر کے بھیجوں گا۔

فی الحال ''اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر'' کی فوٹو اسٹیٹ مرسل ہے۔ مطلوبہ انگریزی کتابوں کے اردو ترجمے تلاش کروں گا اگر مل سکا تو بھیجوں گا۔

''ہندو کبھی نہ بنتا'' کے سلسلے میں میں نے اسلامک بک فاؤنڈیشن نئی دہلی کے مالک سے زبانی بھی گفتگو کی ہے۔ پھر ان کے ملاحظہ اور فیصلے کے بعد آپ کا مسودہ بھیج دیا ہے۔ ان کے جواب کا انتظار ہے۔

یہاں فکر ونظر میں آپ کا مضمون شائع ہو گیا ہے۔ پاکستانی فکر ونظر میں شائع شدہ مضمون آف پرنٹ موصول ہوا۔ شکریہ۔ یہاں مذکورہ شمارہ پہنچ نہیں سکا تھا اس لیے اس سے بے خبر تھا۔ ماشاءاللہ شبلیات پر آپ کا خاصا کام ہو گیا ہے۔ غالباً یہ سب آپ کی تھیسس کے مختلف حصے ہیں۔ ڈاکٹر آپ کب تک بن رہے ہیں؟

''قرآن اہل کتاب اور مسلمان'' کا آپ کا نسخہ بھی بھیج رہا ہوں۔

جواب کا انتظار رہے گا۔ والسلام

محمد رضی الاسلام

---

[۶]

علی گڑھ

۴؍فروری ۱۹۹۹ء

برادر مکرم السلام علیکم

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مع متعلقین بعافیت ہوں۔

آپ کا مقالہ برائے تحقیقات اسلامی رمضان میں عید سے چند یوم قبل موصول ہو گیا تھا۔ تقریبا دو ہفتے کے لیے وطن چلا گیا تھا۔ میرے خیال میں تحقیقات میں بھی اس کی اشاعت ممکن نہیں ہے۔ اسلامیات سے کچھ تو Touch ہونا چاہیے۔ ویسے مولانا جلال الدین عمری مدیر تحقیقات اسلامی کو دکھا کر ہی کوئی حتمی بات معلوم ہوگی۔ مولانا مدیر چند یوم کے لیے علی گڑھ آئے ہیں اب ان کا قیام اکثر دہلی میں رہتا ہے۔ ۱۴؍فروری کو آئیں گے اگر ان کی رائے تحقیقات کے

لیے نہیں ہوئی تو فکر ونظر میں دے دوں گا۔اس میں تو انشاءاللہ ضرور شائع ہو جائے گا۔ والسلام

دعاؤں کا طالب

محمد رضی الاسلام

---

[۷]

علی گڑھ

۱۳/اپریل ۱۹۹۹ء

برادر مکرم ومحترم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مع متعلقین بعافیت ہوں۔

میں وقتاً فوقتاً آپ کو خط لکھتا رہتا ہوں۔ پھر آپ کی یہ شکایت سمجھ میں نہیں آتی کہ ''بہت دنوں سے خیریت نہیں مل سکی'' مثلاً میں نے گذشتہ خط میں آپ کو اطلاع دی تھی کہ آپ کا مضمون ''تحقیقات اسلامی'' کے لیے قابل قبول ہے۔ دیر سویر شائع ہو جائے گا۔مگر آپ کے اسی خط سے معلوم ہو رہا ہے کہ میرا وہ خط آپ کو نہیں ملا ہے۔مولانا جلال الدین صاحب اب زیادہ تر دہلی میں رہتے ہیں۔معاون مدیر مجلّہ ڈاکٹر منور حسین صاحب کو آپ کا مضمون دیا تھا۔اور اس کی اشاعت کے سلسلے میں دریافت کیا تھا۔ انھوں نے جواب دیا کہ اسی طرح کا ایک مضمون پروفیسر اقتدار حسین صدیقی صاحب کا تحقیقات میں شائع ہو چکا ہے۔اس لیے یہ مضمون بھی شائع ہوسکتا ہے۔

اصلاحی سمینار میں شریک ہونے کی بہت خواہش تھی۔مگر اس سے قبل جماعت اسلامی کانفرنس میں بنگلور چلا گیا تھا۔ وہاں سے دس روز کے بعد واپس ہوا تو فوراً سفر کرنے کی ہمت نہیں کر سکا۔تکان کی وجہ سے، مقالہ تیار کر لیا تھا۔اب اسے فکر ونظر پاکستان میں اشاعت کے لیے بھیج دیا ہے۔وہاں سے اشاعت کے لیے منظوری بھی آگئی ہے۔

آپ کی تھیسس جمع ہو جانے کی خبر باعث مسرت ہے۔رجسٹرڈ ڈاکٹر ہو جانے پر مبارک باد قبول کریں۔علی گڑھ کا آپ کا ایک سفر بہت ضروری ہے۔اس بار ہمت کریں۔ادارہ تحقیق نئی عمارت میں منتقل ہو گیا ہے اس کی پرانی عمارت (پان والی کوٹھی میں) مجھے رہائش کے لیے مل گئی

ہے جو بہت کشادہ ہے۔ ویسے بھی تنگ ہوتی تو دل میں کشادگی ہونی چاہیے۔ امید ہے آپ کو قیام علی گڑھ میں کوئی دشواری نہیں ہوگی۔

بینا پارہ طبیہ کالج یا اس جیسے دوسرے طبیہ کالجوں کی طرف میں رجوع اس لیے نہیں کرتا کہ وہاں جتنے پیسے ملیں گے اتنے ہی یا اس سے کچھ زیادہ ہی مجھے یہاں مل جاتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ ادارہ تحقیق میں کچھ عرصہ گذارنے کے نتیجے میں اب اس سے کچھ دلچسپی پیدا ہوگئی ہے۔ ''اورنگ زیب عالمگیر'' کی اشاعت دارالمصنّفین کی جانب سے ہوگی۔ کب تک متوقع ہے؟

ڈاکٹر یٰسین مظہر صاحب کی کتاب VPP سے بھجوادوں گا۔ اس میں آپ کی کتاب کا تذکرہ ہے۔ یہ کتاب میں نے ہی یٰسین صاحب کو استفادہ کے لیے دی تھی۔

امید ہے میرا مفصل خط کئی خطوط کی تلافی کردے گا۔

والسلام

محمد رضی الاسلام

---

[۸]

علی گڑھ

۲۷؍جون ۱۹۹۹ء

برادرمکرم الیاس صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ مع متعلقین بعافیت ہوں۔

آپ کا خط موصول ہوا تھا۔ رسائل شبلی مل نہیں سکی اس لیے جواب دینے میں تاخیر ہوئی۔ یہاں اسلامک اسٹڈیز شعبہ میں تو اس کا کارڈ بھی نہیں ہے، مولانا آزاد لائبریری میں کیٹلاگ میں اس کا اندراج تو ہے لیکن جگہ پر موجود نہیں ہے۔ محترمی ضیاء الدین انصاری صاحب سے مدد لی۔ انھوں نے بھی بہت تلاش کروایا مگر دستیاب نہیں ہوسکی۔

اب تو جون بھی ختم ہورہا ہے۔ آپ کب آرہے ہیں؟ کچھ دنوں کے لیے آجایئے تو شاید کچھ مواد ایسا بھی مل جاتا جس کا علم آپ کو وہاں رہ کر نہ ہو۔ آپ کی رہائش کا معقول نظم ہوگیا تھا۔

اپنی ایک نئی مطبوعہ کتاب کے دو نسخے مولانا مجیب اللہ صاحب کی خدمت میں بھیج رہا ہوں ایک آپ حاصل کرلیں۔ دعائے خیر میں یاد رکھیں۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ کوئی پریشانی نہیں ہے۔ میں نے اپنی بعض ''مصروفیتوں'' کا تذکرہ کیا تھا۔ آپ نے ازراہ محبت ''پریشانیاں'' سمجھ لیا۔

والسلام

محمد رضی الاسلام ندوی

---

[۹]

علی گڑھ

۲۹ر دسمبر ۱۹۹۹ء

برادر مکرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مع متعلقین بعافیت ہوں۔

کافی دنوں سے آپ کو خط نہیں لکھ سکا۔ حالانکہ اس عرصہ میں آپ کے دو خطوط موصول ہوئے اللہ کا شکر ہے بصحت ہوں۔ بس بعض مصروفیات اور تساہلی کی وجہ سے اتنی تاخیر ہوئی۔ یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ الرشاد سے دوبارہ وابستہ ہوگئے ہیں۔ اور مجلس ادارت میں آپ کا نام دوبارہ آنے لگا ہے۔ الرشاد ہی سے معلوم ہوا کہ آپ نے مولانا مجیب اللہ ندوی صاحب کے قدیم مضامین کو اکٹھا کیا ہے۔

دارالمصنّفین سے اعزازی وابستگی کا کیا ہوا؟ اب تو آپ نے دارالمصنّفین پر کام کرکے اس کا استحقاق پیدا کرلیا ہے۔ کیا مولانا ضیاء الدین اصلاحی اب بھی رام نہیں ہوئے ہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ مولانا مجیب اللہ صاحب سے تعلق اس میں حارج ہو۔

مجھے افسوس اور معذرت ہے کہ میرے واسطے سے آپ کی کوئی چیز اب تک شائع نہیں ہوسکی ہے اسلامک بک فاؤنڈیشن کے مالک آپ کا مسودہ ''ہندو کبھی نہ بنا'' شائع بھی نہیں کررہے ہیں اور واپس بھی نہیں کررہے ہیں۔ کئی ماہ سے میرا دلی جاکر ان سے بالمشافہ بات کرنا تو ممکن نہیں ہوسکا۔ لیکن میں نے انھیں خط لکھ دیا تھا کہ اگر شائع کرنے کا ارادہ نہ ہو تو واپس کردیں مگر اس کا بھی انھوں نے کوئی جواب نہیں دیا ہے۔

’’تحقیقات اسلامی‘‘ کے لیے بھی ابھی آپ کا مضمون محفوظ ہے۔ ایڈیٹر مولانا جلال الدین عمری صاحب کے پاس (جواب اکثر دہلی رہتے ہیں) بھیج دیا تھا۔ اشاعت کے لیے انھوں نے بھی اسے واپس نہیں کیا ہے۔ براہ کرم مرکز جماعت اسلامی ہند دعوت نگر ابوالفضل انکلیو دہلی۔ ۲۵ کے پتے پر آپ بھی ایک خط لکھ دیں۔ میں نے گذشتہ مہینہ یاد دہانی کرادی تھی۔

۳۱ر مارچ -۲ر اپریل ۲۰۰۰ء جامعہ اسلامیہ مظفر پور اعظم گڑھ میں رابطہ ادب اسلامی کا سمینار ہورہا ہے۔ مرکزی عنوان ’’بچوں کا ادب‘‘ ہے۔ اگر ممکن ہوا تو میں بھی اس میں شرکت کروں گا۔ اس میں آپ کی شرکت ضروری ہے۔ اس کی کئی وجوہ ہیں ایک تو یہ کہ آپ ڈاکٹر ہو گئے ہیں اور وہ بھی اردو کے، اور دوسرے یہ کہ اسی بہانے آپ سے ملاقات ہوجائے گی۔ اس کا دعوت نامہ آپ مولانا سید محمد رابع ندوی ناظم رابطہ ادب اسلامی شعبہ برصغیر پوسٹ باکس نمبر ۹۳ لکھنؤ کے پتے سے اپنا تعارف کرا کے منگوالیں۔ چاہیں تو میرا حوالہ دے دیں کہ میں نے اطلاع دی ہے اور دعوت نامہ منگوانے کو کہا ہے۔ اگر کوئی دشواری محسوس کریں تو میں منگوادوں۔

والسلام

دعاؤں کا طالب

محمد رضی الاسلام ندوی

---

[۱۰]

علی گڑھ

۲ر فروری ۲۰۰۰ء

برادر مکرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مع متعلقین بعافیت ہوں۔

اعظم گڑھ میں فساد کی خبر سے بہت تشویش ہے۔ کئی روز گذر جانے کے باوجود کرفیو چل رہا ہے۔ اللہ خیر کرے۔ احوال سے تفصیلاً مطلع کریں۔

برادر حمزہ کے ذریعہ رقم -/300 مل گئے تھے۔ مجھے بھی نہیں یاد آرہا ہے کہ ضیاء الدین صاحب نے جو کتاب فوٹو اسٹیٹ کرا کے بھیجی تھی اس کے پیسے انھیں مل گئے تھے یا نہیں؟ اب اتنے

دنوں کے بعد ان سے پوچھوں یا نہ پوچھوں ہمت نہیں ہو رہی ہے۔ خیر ان سے معلوم کروں گا۔ اور اگر انھوں نے بتایا تو ادا کر دوں گا۔ اپنے معاملے میں بھی واقعۃً کچھ بھی نہیں یاد آرہا ہے۔ What is History کا فوٹو کروالیا ہے۔ ''شبلی بحیثیت مورخ'' یہاں علی گڑھ کے مکتبوں میں نہیں مل رہی ہے۔ دہلی میں اعتقاد پبلشنگ ہاؤس نے چھاپی ہے۔ وہاں سے منگا کر بھیجوں گا۔ انشاء اللہ

محترم مولانا جلال الدین عمری ۲۰ر فروری ۲۰۰۰ء کو فلاح پہنچ رہے ہیں۔ میں ان کے ذریعے یہ فوٹو اسٹیٹ اور کتاب منگوالی تو اسے بھی ان کے ذریعے مولانا طاہر مدنی صاحب کے پاس بھجوادوں گا۔ وہاں سے حاصل کرلیں۔ اگر اس سے پہلے کوئی اعظم گڑھ جانے والا مل گیا تو اسی کے ہاتھ بھیج دوں گا۔ پاکستان کے سہ ماہی فکر ونظر نے جنوری مارچ ۱۹۸۸ء میں خصوصی شمارہ مرحوم صباح الدین عبدالرحمٰن صاحب پر شائع کیا تھا۔ وہ تو آپ کی نظر سے گذرا ہوگا۔

دعائے خیر میں ضرور یاد رکھیں۔

والسلام
محمد رضی الاسلام

---

[۱۱]

علی گڑھ

۱۸ر مارچ ۲۰۰۰ء

برادر گرامی السلام علیکم

عیدالاضحیٰ کی مبارک باد قبول فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مع متعلقین بعافیت ہوں۔

What is History? کی فوٹو اسٹیٹ مولانا انصر صاحب کے بدست اور شبلی بحیثیت مورخ ابھی کچھ ایام قبل بذریعہ ڈاک بھیجی ہے۔ دونوں کی وصولی کی اطلاع کا انتظار ہے۔

ایک کتاب صباح الدین عبدالرحمٰن پر محمد حامد علی خاں کی ساہتیہ اکادمی نئی دہلی سے شائع شدہ نظر سے گذری ہے۔ کیا آپ کے علم میں ہے؟

مولانا عبدالسلام ندوی پر کچھ عرصہ قبل ایک انگریزی میں طویل مقالہ خدا بخش جرنل میں

شائع ہوا، وہ تو آپ کے علم میں آیا ہوگا۔

دعاؤں کی درخواست اور آپ کے جواب کا انتظار۔

والسلام

محمد رضی الاسلام ندوی

---

[۱۲]

علی گڑھ

۱۵/اپریل ۲۰۰۰ء

برادر مکرم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مع متعلقین بعافیت ہوں۔

آپ کی مطلوبہ کتاب ''صباح الدین عبدالرحمٰن'' از حامد علی خاں بھیج رہا ہوں۔ اسی ادارہ سے ایک کتاب اسی ضخامت کی شبلی پر ظفر احمد صدیقی کی شائع ہوئی ہے۔ دو کتابوں کا تذکرہ اور نظر سے گذرا ہے۔

مولانا شبلی ایک تنقیدی مطالعہ ڈاکٹر نیر جہاں 250/-

جہان شبلی نعمانی تصانیف کی روشنی میں ڈاکٹر صفیہ بی 120/-

دونوں کتابیں مکتبہ جامعہ دہلی سے شائع ہوئی ہے۔

صباح الدین عبدالرحمٰن پر کسی نے جنوبی ہند کی کسی یونیورسٹی سے Ph.D کی ہے، مقالہ شائع ہوگیا ہے اس پر تبصرہ کہیں نظر سے گذرا ہے۔ یاد نہیں آرہا ہے واقفیت ہوئی تو مطلع کروں گا۔

جواب سے نوازیئے گا۔

والسلام

دعاؤں کا طالب

رضی الاسلام

---

[۱۳]

علی گڑھ

۲۰۰۰ء

برادر مکرم ومحترم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط موصول ہوا۔ حادثہ کی اطلاع پا کر بہت افسوس ہوا۔ میں خود چونکہ دو مرتبہ ایسے ہی مراحل سے گذر چکا ہوں اس لیے مجھے اس کی المناکی کا پورا اندازہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ زوجین کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے۔

محمد حامد علی خاں کی کتاب یہاں اسلامک اسٹڈیز کی لائبریری میں نظر آئی تھی، اگر مارکیٹ میں مل جاتی ہے تو حاصل کر کے بھیجوں گا ورنہ اطلاع دوں گا آپ خود ساہتیہ اکیڈمی سے منگالیں۔

''ذکر مجیب'' خوب ہے۔ اس کی دوسری قسط کی ضرورت کا احساس ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ مولانا مجیب اللہ صاحب کے مطبوعہ مضامین ومقالات (معارف، الرشاد اور دیگر رسائل میں شائع شدہ) کی جامع فہرست مرتب کیجئے۔

دوسرا کام یہ کہ الرشاد کی اشاعت کو بیس سال ہو گئے ہیں۔ اگر اس کے مضامین کا اشاریہ تیار کر دیں تو وہ خدا بخش جرنل میں بآسانی شائع ہوسکتا ہے (میں نے تحقیقات اسلامی کا سولہ سالہ اشاریہ تیار کیا تھا جو خدا بخش جرنل میں شائع ہو چکا ہے)

یہ چند سطور آپ کا خط ملتے ہی بطور تعزیت لکھ رہا ہوں۔ تفصیلی خط بعد میں لکھوں گا۔

والسلام دعاؤں کا طالب

محمد رضی الاسلام

---

[۱۴]

ادارہ تحقیق وتصنیف اسلامی علی گڑھ

۲۲ رمئی ۲۰۰۰ء

برادر مکرم الیاس اعظمی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مع متعلقین بعافیت ہوں۔

آپ کا خط تقریباً دو ہفتہ ہونے کو ہے موصول ہوا تھا۔ اس وقت سے جواب آج کل پر محض اس وجہ سے ٹلتا رہا کہ میں مکتبہ جامعہ سے معلوم کرلوں کہ وہاں صفیہ بی کی کتاب جہان شبلی ہے یا نہیں؟ پھر آپ کو مطلع کروں۔ لیکن اب تک معلوم نہ کرسکا۔ بہرحال مزید تاخیر کے اندیشے سے جواب لکھ رہا ہوں۔ یہ بتائیں کہ اگر یہ کتاب مل جائے تو بھیج دوں؟ ظفر احمد صدیقی کا کتابچہ ''شبلی'' پر دستیاب ہے۔

آپ کا مضمون ''اردو تاریخ نویسی......'' جولائی تا ستمبر ۲۰۰۰ء والے شمارے میں شامل کرنے کے لیے موصول ہوگیا ہے اور کاتب کے حوالے کردیا گیا ہے۔ موجودہ صورت میں اس کی ضخامت ۳۵ سے ۴۰ صفحات کی ہوئی۔ اس لیے کچھ مختصر کرنے کی غرض سے عنوان میں کچھ تبدیلی کرکے ''عہد شبلی سے پہلے'' کے بجائے ''عہد سرسید سے پہلے'' کردیا گیا ہے اور آخر سے سرسید کی کتب تاریخ کا تذکرہ نکال دیا گیا ہے۔ اس طرح اب یہ مضمون ۲۵ سے ۳۰ صفحات میں کرنے کی توقع ہے۔ امید ہے یہ ادارتی ترمیم وحذف آپ کو ناگوار نہ ہوگا۔

آپ نے الرشاد کے لیے مضامین کا تقاضہ کیا ہے۔ میں اپنا ایک مضمون بھیج رہا ہوں۔ مولانا کو دکھالیں الرشاد کے ذوق ومزاج کا ہو تو شامل اشاعت کرلیں۔ دوسروں سے بھی بھجوانے کی کوشش کروں گا۔ میری مجبوری یہ ہے کہ میں وعدہ تو کرلیتا ہوں مگر پورا کرنے میں کوتاہی ہوجاتی ہے۔ الرشاد کے لیے تبصرہ کی کتابیں ایک سال سے زیادہ عرصہ سے میرے پاس ہیں۔ ان پر تبصرہ نہیں لکھ سکا ہوں۔ اسی شرمندگی کی وجہ سے مولانا کو بھی خط لکھنے کی ہمت نہیں ہوتی ہے۔

آپ کے مضمون ''ذکر مجیب'' پر میں نے اپنے تاثرات لکھ بھیجے تھے۔ شاید وہ خط آپ کو نہیں ملا۔ ایک بات یاد رہ گئی ہے کہ میں نے مشورہ دیا تھا کہ مولانا مجیب اللہ صاحب کے مضامین کی فہرست تیار کردیں۔

مختلف رسائل ومجلّات میں آپ کے مقالات ماشاءاللہ معیاری ہوتے ہیں۔ معارف میں ان کا سلسلہ کیوں بند ہوگیا؟ اصلاحی صاحب نے تو اپنے ادارتی نوٹ میں مزید مضامین شائع کرنے کا وعدہ کیا تھا۔

آپ نے لکھا تھا کہ اس بار گرمیوں میں آپ علی گڑھ ضرور آئیں گے۔ مگر لگتا ہے کہ حسب معمول یہ بھی وعدہ محبوب ثابت ہوگا۔ بہرحال اب بھی مجھے انتظار ہے۔

مضمون کی وصولی کی اطلاع کا انتظار رہے گا۔
اہل خانہ کو سلام عرض کر دیں۔

والسلام
دعاؤں کا طالب
محمد رضی الاسلام ندوی

---

[۱۵]

علی گڑھ
۲۵ راگست ۲۰۰۰ء

برادر مکرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مع متعلقین واحباب بعافیت ہوں۔

ادیب شبلی نمبر کی تلاش میں تاخیر ہوئی اسی لیے جواب بھی فوراً نہ دے سکا۔ اب مطلوبہ صفحات حاضر خدمت ہیں۔ پورے سال کی ضخیم جلد بندی کی وجہ سے اور بوسیدہ کاغذ ہونے کی وجہ سے صاف فوٹو اسٹیٹ نہ ہو سکا۔ مجبوراً درمیان میں شادہ کاغذ لگا کر ہاتھ سے لکھ دیا ہے۔ ادیب کا سائز بڑا ہے۔ آپ کو یہ صفحات شروع میں لگانے ہیں تو حسب ضرورت ان صفحات کو Inlarg کروالیں۔

''افکار سلیمانی'' کا ایک نسخہ مولانا نے میرے پاس دستی بھیجا ہے۔ میں نے مطلوبہ فہرست جن حضرات کو اسے دینا چاہیے اس کی مولانا کے پاس بھیج دی ہے۔ دیکھئے کتنے نسخے بھیجتے ہیں۔ اسی خط کے ساتھ ایک مضمون ''مولانا علی میاں اور مفردات قرآنی کی ''لغوی تحقیق'' بھیجا ہے مناسب ہو تو الرشاد میں شائع ہو جائے۔

علی گڑھ کے جن لوگوں کے مضامین اس میں شائع نہیں ہو سکے ہیں وہ بڑے نالاں ہیں۔ برادر جمشید ندوی کے پاس ان کے مضمون کی نقل بھی نہیں ہے۔ ان کا مضمون اور دیگر حضرات کے مضامین (ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی، ڈاکٹر سکندر علی وغیرہ) اگر محفوظ ہوں تو انھیں میرے پتے پر رجسٹرڈ ڈاک سے بھجوا دیجئے۔

تحقیقات کی اشاعت بعض اسباب سے اب تک نہیں ہوسکی ہے رواں ماہ کے اخیر تک رسالہ پریس جاسکے گا۔ اس طرح امید ہے ستمبر کے تیسرے ہفتے تک وہ آپ کے ہاتھ میں پہنچ سکے گا۔ میں دو نسخے بھجوادوں گا۔ انشاءاللہ

''حیات نو'' کا مضمون آپ کا مطالعہ کیا خوب ہے۔ فکر ونظر والے مضمون کا ابھی مطالعہ نہیں کرسکا ہوں۔ علوم القرآن تو پتہ نہیں کب شائع ہوگا۔ آپ ماشاء اللہ قابل قدر علمی کام کررہے ہیں۔ اسی طرح مشق ومزاولت انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگی۔ ایک مشورہ ہے کوشش کیجئے کہ مضامین ایسے لکھئے جو بعد میں کسی عنوان سے کتابی صورت میں شائع ہوسکیں۔

آپ کا پی ایچ ڈی کا مقالہ کب شائع ہورہا ہے۔ فخر الدین علی احمد میموریل کمیٹی یا یوپی اردو اکادمی سے مالی تعاون حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ایک خیال یہ آیا ہے کہ خدا بخش لائبریری کے ڈائریکٹر سے بات کریں کہ وہ اسے لائبریری کی طرف سے شائع کردیں۔ لائبریری اس طرح کی کتابیں شائع کرتی ہے۔ گذشتہ دنوں پروفیسر مسعود الرحمٰن خاں ندوی کی ایک سوانحی کتاب ڈاکٹر مقبول احمد پر وہاں سے شائع ہوئی ہے۔

الرشاد کے تبصرے میرے اوپر قرض ہیں جو کتابیں میرے پاس ہیں ان پر کرکے بھیجوں گا۔ میری کوتاہی سے یقیناً مولانا کو میرے متعلق بدگمانی ہوگئی ہوگی کہ میں جان بوجھ کر ان سے لاتعلق ہوگیا ہوں لیکن اللہ گواہ ہے میرا ان سے تعلق خاطر پہلے جیسا ہے۔ بس کچھ سستی اور کچھ مصروفیات کی وجہ سے تعمیل نہیں ہو پاتی ہے۔

تحقیقات اسلامی کو بھی اپنی نگارشات سے نوازیں۔

لیکن ان نگارشات کو جنھیں شائع شدہ دیکھنے میں جلدی نہ ہو۔

جائسی صاحب نے توجہ دلائی ہے کہ مولانا مسعود علی ندوی صاحب کی وفات پر مولانا مجیب اللہ ندوی صاحب کا ایک مضمون قومی آواز میں شائع ہوا تھا۔ وہ بہت اچھا اور متوازن مضمون تھا۔ مولانا سے معلوم کرکے اسے حاصل کرنے کی کوشش کریں اور مل جائے تو اس کی ایک کاپی جائسی صاحب کو بھی فراہم کریں۔

والسلام

دعاؤں کا طالب

محمد رضی الاسلام

[۱۶]

علی گڑھ

۲۷/اگست ۲۰۰۰ء

برادرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ بعافیت ہوں۔

پرسوں آپ کو خط لکھا ہے اور ادیب شبلی نمبر کے شروع کے صفحات فوٹو اسٹیٹ کرا کے بھیجے ہیں۔ امید ہے مل گئے ہوں گے، مطلع کریں۔

ترجمان الاسلام بنارس جولائی ستمبر ۲۰۰۰ء میں آپ کا مضمون دارالمصنّفین پر مطالعہ میں آیا۔ وہ میرے اس خط کا محرک بنا ہے۔

ماشاء اللہ آپ نے دارالمصنّفین کا بہت اچھا تعارف کرایا ہے۔ ایک چیز کھٹکی، آپ نے دارالمصنّفین سے شائع ہونے والی تمام کتابوں کو ''دارالتصنیف'' کے عنوان کے تحت موضوعات کے لحاظ سے ذکر کر دیا ہے۔ مناسب یہ تھا کہ اس عنوان کے تحت صرف ان کتابوں کا تذکرہ کرتے جنھیں دارالمصنّفین سے باضابطہ وابستہ رفقا (جن کی فہرست آپ نے نمبر ۲۶ بیان کی ہے) تیار کی ہیں۔ باہر کے دیگر حضرات کی جو کتابیں دارالمصنّفین نے شائع کیں ان کی الگ فہرست ''دارالاشاعت'' کے ضمن میں دیتے۔

رفقاء دارالمصنفین کی فہرست میں ۲۲ نمبر پر مولانا شاہ نصیر احمد پھلواری کا نام درج ہے۔ غالباً یہ کمپیوٹر کی غلطی ہے۔ صحیح نام ''نصر'' ہے۔ میرے دوستوں میں سے تھے، عالم جوانی میں وفات پا گئے۔ رحمہ اللہ

مضمون میں ایک لفظ ''معرکۃ الآرا'' بار بار استعمال ہوا ہے۔ بہت سے اہل قلم اس کے استعمال میں غلطی کرتے ہیں۔ اس انداز میں لکھنے سے یہ عربی مرکب معلوم ہوتا ہے۔ حالانکہ یہ فارسی لفظ ہے۔ ''معرکہ آراء'' آپ تو خود اردو کے آدمی ہیں۔ سبقت قلم کی وجہ سے ایسا ہوا ہوگا میرے خطوط کی رسید سے مطلع کریں۔ اہل خانہ کو سلام پہنچا دیں۔ والسلام

دعاؤں کا طالب

محمد رضی الاسلام

[۱۷]

علی گڑھ

۱۳؍ستمبر ۲۰۰۰ء

برادر مکرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے دونوں خطوط ایک ساتھ موصول ہوئے۔

تحقیقات اسلامی کل چھپ کر آسکا ہے۔ دو تین روز میں آپ کی خدمت میں بھیج دیا جائے گا۔ ''حجیت سنت'' کا ترجمہ میں نے دس سال قبل کیا تھا۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ مصنفین/مترجمین کو اشاعت کے لیے کتنا صبر کرنا پڑتا ہے۔ دوسرے یہ کہ اس کی اشاعت صرف پاکستان میں ہو سکی ہے۔ یہاں ہندوستان سے وہ نہیں شائع ہوئی ہے۔ مولانا کی خدمت میں میرا سلام پہنچا دیں۔

والسلام

دعاؤں کا طالب

محمد رضی الاسلام ندوی

---

[۱۸]

علی گڑھ

۴؍نومبر ۲۰۰۰ء

برادر مکرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ بصحت وعافیت ہوں۔

آپ کے دو خطوط یکے بعد دیگرے موصول ہوئے تھے۔

محترم مولانا مجیب اللہ صاحب کا دہلی میں آپریشن ہونے کی اطلاع ملی تھی۔ میں ۳۱؍اکتوبر کو دہلی گیا تھا مگر افسوس کہ مولانا سے ملاقات نہ ہو سکی وہ ڈاکٹر کو دکھانے گئے ہوئے تھے۔ میری واپسی اسی دن ضروری تھی اس لیے کہ میں والدہ کو تنہا چھوڑ کر گیا تھا۔ زبان کے کینسر کا آپریشن ہونے کے بعد وہ میرے پاس کچھ دن رہ کر آرام کر رہی تھیں۔ ارادہ تھا کہ پھر کسی دن مولانا سے ملنے کے لیے

دہلی آجاؤں گا مگر سفر ٹلتا رہا اور میں جا نہ سکا۔ مجھے بہت افسوس ہے کہ مولانا سے ملاقات نہ ہوسکی جب کہ میں نے محض عیادت کی غرض سے ہی سفر کیا تھا۔ مولانا نے غالباً اس کو محسوس کیا ہوگا لیکن ہر شخص کی کچھ مجبوریاں ہوتی ہیں۔

آپ تحقیقات کے لیے کوئی مضمون کب بھیج رہے ہیں؟

الرشاد یہاں پہنچ نہیں رہا ہے۔ نئے شمارے کے بعد سے نہیں آیا۔ مذکورہ شمارہ بھی صرف ادارہ میں آیا تھا۔ اور اس میں وہ دو صفحات سادے تھے جن سے میرا مضمون شروع ہوا تھا۔ اگر ممکن ہو تو وہ شمارہ میرے لیے بھجوادیں۔

لاہور کے ایک صاحب سجاد الٰہی ہیں بڑے بزنس مین ہیں۔ ساتھ ہی علم دوست، علم پرور ہیں، مطالعہ کا بہت اچھا ذوق ہے۔ ہندو پاک میں شائع ہونے والا تمام لٹریچر ان کی نظر میں رہتا ہے۔ اسے حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ان کے پتے پر افکار سلیمانی کا ایک نسخہ بھجوادیں۔ بلکہ مولانا سے کہیے کہ وہ اپنی تمام تصانیف تحفۃً بھیج دیں۔ وہ نہ صرف ان کی قیمت بلکہ اس سے زیادہ ہی۔ پاکستان سے کسی آنے والے کے ذریعہ بھجوادیں گے۔ ان کا پتہ ہے:

Mr Sajjad Ilahi sb

27-A Loha Market Mal Godam Road

LAHORE Pakistan

میں نے یہی بات محترم مولانا مجیب اللہ صاحب کے خط میں بھی لکھ دی ہے۔ ذرا آپ بھی تذکرہ کیجیے گا اور مولانا کے ردعمل سے مطلع کیجیے گا کہ افکار سلیمانی اور دیگر کتابیں بھیجی گئی یا نہیں۔ اگر ان کی ترسیل منظور نہ ہو تو افکار سلیمانی قیمۃً مذکورہ پتے پر بھجوادیں اور مجھے مطلع کریں میں وہ رقم بھیج دوں گا۔

''سید سلیمان ندوی کا مورخانہ شعور'' خدابخش لائبریری سے کتابی صورت میں اشاعت کے لیے منظور ہونے کی آپ نے اطلاع دی تھی، بہت خوشی ہوئی تھی۔ کب تک شائع ہوسکے گی؟ آپ کی پوری تھیسس وہاں سے شائع ہوجاتی تو بہت اچھا ہوتا۔ چغانی صاحب سنا ہے رخصت ہونے والے ہیں۔ کوئی دوسرا ڈائریکٹر آئے گا۔ اس صورت حال میں ممکن ہے وہ فیصلہ نہ کرسکیں۔ والسلام

دعاؤں کا طالب   محمد رضی الاسلام ندوی

پس نوشت:

رانچی کے ڈاکٹر ارشد اسلم صاحب جن کا مضمون افکار سلیمانی میں شامل ہے، یہاں گذشتہ دنوں آئے تھے۔ مجھ سے بھی ملنے آئے۔ وہ کہہ رہے تھے کہ انھیں اس کا نسخہ اب تک نہیں بھیجا گیا ہے۔ براہ کرم دفتر سے انھیں دو نسخے بھیجوانے کی ہدایت کردیں۔ ایک قیمۃً اور دوسرا مضمون نگار کی حیثیت سے۔

---

[۱۹]

علی گڑھ

۷رجنوری ۲۰۰۱ء

برادر محترم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط عید سے قبل مل گیا تھا مگر جواب لکھنے کی توفیق اب ہورہی ہے عید کے موقع پر وطن چلا گیا تھا جہاں سے واپسی دو روز قبل ہوئی ہے۔

آپ کی جانب سے شکریہ کے کلمات رسمی سے لگتے ہیں۔ اس کی ضرورت نہ تھی، آپ کی تواضع و مدارات کیا ہوئی ہے۔ اور کیا کیا کوتاہی ہوئی ہے اس کا احساس آپ کو بھی ہوگا اور مجھے بھی معلوم ہے۔ امید ہے تعلق خاطر میں انہیں نظر انداز کریں گے۔

شاہ معین الدین مرحوم والی کتاب پر تبصرہ میں لکھ دوں گا۔ انشاء اللہ لیکن اس کی اشاعت کی کم از کم دو شماروں سے قبل امید نہیں ہے۔

فروری کے اواخر میں محترم یٰسین مظہر صاحب شاہ ولی اللہ پر جو سمینار کررہے ہیں اس کے مدعوئین کی فہرست میں آپ کا نام بھی ہے، دعوت نامے بھیجے جارہے ہیں۔ وقت نکال سکیں تو آجائیں۔ پاکستان اور دیگر ممالک سے بھی مندوبین کی آمد کی توقع ہے۔

محترم مولانا مجیب اللہ صاحب کی خدمت میں سلام پہنچادیں۔

والسلام

محمد رضی الاسلام

[۲۰]

علی گڑھ

۱۲/جنوری ۲۰۰۱ء

برادر مکرم ڈاکٹر الیاس صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مع جملہ متعلقین بصحت وعافیت ہوں۔ آپ کی طبیعت کی خرابی کی اطلاع باعث تشویش ہوئی۔ نزلہ، زکام، سردی اور عام قسم کی بیماری تھی یا کوئی خاص بیماری؟ اس کا آپ نے تذکرہ نہیں کیا۔ اللہ کرے اب بالکل ٹھیک ہو گئے ہوں۔

آپ کی تھیسس خدابخش نے اشاعت کے لیے منظور کر لی ہے۔ یہ جان کر بہت خوشی ہوئی۔ ماشاء اللہ آپ کا کام معیاری تھا۔ خدابخش کی طرف سے شائع ہونے سے آپ چھپوانے، نکاسی کرنے اور سرمایہ لگانے کی جھن جھٹوں سے بھی بچ گئے اور وہ علمی حلقوں میں بھی بآسانی پہنچ جائے گی اور اس کا اعتبار قائم ہوگا۔

''علامہ سید سلیمان ندوی'' آپ کی کتاب پر میرا تبصرہ اردو بک ریویو نومبر ۲۰۰۱ء میں شائع ہو گیا ہے۔

علوم القرآن میں اپنے مضمون کے مثل بعض دینی شخصیات کے اسالیب پر کچھ مضامین اور لکھ لیں (بعض تو آپ نے لکھے ہیں) ان کا مجموعہ کتابی صورت میں بآسانی شائع ہو سکتا ہے۔

میری بہن کی پی ایچ ڈی تھیسس ''مصر میں آزادیٔ نسواں کی تحریک اور جدید عربی ادب پر اس کے اثرات'' کے نام سے اردو اکادمی لکھنؤ کے مالی تعاون سے شائع ہو گئی ہے۔ دستی بھیجنے کو سوچتا ہوں تاکہ ڈاک خرچ بچ جائے۔ معارف، الرشاد اور حیات نو کے نسخے بھی آپ ہی کے پاس بھیج دوں گا۔ انھیں متعلقہ اداروں کو پہنچانے کی زحمت کیجیے گا۔

آپ کو خط لکھنے میں کوتاہی ہو جاتی ہے اور لگتا ہے آئندہ بھی ہوتی رہے گی۔ معاف کرتے رہیے گا۔

اہل خانہ اور احباب کی خدمت میں سلام پہنچا دیں۔ والسلام

دعاؤں کا طالب

محمد رضی الاسلام ندوی

[۲۱]

علی گڑھ

۱۶؍جنوری ۲۰۰۱ء

برادر مکرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مع متعلقین بعافیت ہوں۔

امید ہے میرا جواب مل گیا ہوگا۔ ایک صاحب اپنے کام سے جامعۃ الفلاح بلریا گنج جارہے ہیں۔ان کے بدست کتاب ''مصر میں آزادی نسواں کی تحریک'' کے چند نسخے مولانا طاہر مدنی صاحب کے پاس بھیج رہا ہوں۔الرشاد میں تبصرہ کے لیے وہ دو نسخے مدرسہ بھجوادیں گے۔ بحیثیت مبصر ایک نسخہ تو آپ کو مل ہی جائے گا۔نہ ملے تو بلا تکلف لکھیں میں آپ کو بھیج دوں گا۔ صرف ڈاک خرچ بچانے کے لیے کئی واسطے اختیار کیے ہیں۔ورنہ براہ راست آپ کے پاس بھیج دیتا۔

والسلام

محمد رضی الاسلام ندوی

---

[۲۲]

علی گڑھ

۱۶؍جنوری ۲۰۰۱ء

برادر مکرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط موصول ہوا تھا۔

محترم سجاد الٰہی صاحب لاہور کا پھر خط آیا ہے۔انھوں نے کم ازکم مولانا مجیب اللہ صاحب کی کتابوں ''اسوۂ حسنہ'' اور سید سلیمان ندوی سیمینار کے مجموعے مقالات کی خواہش ظاہر کی ہے۔آپ نے اطلاع دی تھی کہ مولانا نے اپنی تمام مطبوعات ان کے پاس بھیجنا منظور کرلیا ہے۔لیکن شاید دفتر والوں نے اب تک کتابیں نہیں بھیجی ہیں۔ذرا آپ معلوم کرلیں۔اگر بطیّب خاطر بھجوادیں تو ٹھیک ہے ورنہ آپ صرف مذکورہ دونوں کتابیں اپنی ذمہ داری پر دفتر سے درج ذیل پتے پر بھجوادیں۔

Mr Sajjad Ilahi sb

27-A Loha Market Mal Godam Road

LAHORE Pakistan

والسلام

محمد رضی الاسلام ندوی

[۲۳]

علی گڑھ

۱۸/مارچ ۲۰۰۱ء

برادر محترم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مع متعلقین بعافیت ہوں۔

آپ کے تحفے کل شام موصول ہوئے۔ دراصل برادر حمزہ کسی کے حوالے کر گئے تھے مگر اس نے پہنچایا نہیں جس کی وجہ سے تقریباً ڈیڑھ ماہ کے بعد یہ چیزیں مجھ تک پہنچ سکیں۔ خیر آپ کی پُرخلوص نوازش کا شکریہ۔

شاہ ولی اللہ سمینار میں آپ کا انتظار رہا۔ میں نے آخری دنوں میں پھر اطمینان کر لیا تھا کہ مدعوئین میں بھی آپ کا نام مع موضوع مذکور تھا اور دعوت نامہ آپ کے گھر کے پتے پر بھیجا گیا تھا۔

لاہور سجاد الٰہی صاحب کو کتابیں مل گئی ہیں، اسوۂ حسنہ کا دوسرا ایڈیشن آ جائے تو ایک نسخہ اس کا بھی بھجوا دیں میں انشاء اللہ اس کے لیے کچھ رقم ان سے منگوا لوں گا۔ ایک کتاب پر مختصر تبصرہ بقرعید سے قبل لکھ کر بھیجا تھا۔ امید ہے مل گیا ہوگا۔

مولانا کی خدمت میں میرا سلام پہنچا دیں۔ کبیر جائسی صاحب آپ کو یاد کر رہے ہیں، ان کے ایک لڑکے کی شادی ہو رہی ہے۔ ۲۴/مارچ کو ولیمہ ہے۔

والسلام

دعاؤں کا طالب

محمد رضی الاسلام ندوی

[۲۴]

علی گڑھ

۳/اپریل ۲۰۰۱ء

برادر مکرم و محترم

السلام علیکم

آپ کا خط چند روز قبل آیا تھا۔ محترم جائسی صاحب سے ملنے کا آج موقع نکال سکا۔ ادیب عبدالسلام نمبر ان سے لے آیا ہوں۔ اس کا فوٹو اسٹیٹ بہت زحمت طلب ہے۔ پورے سال کے شماروں کو ایک جلد میں مجلد کرایا ہے۔ جلد توڑے بغیر فوٹو اسٹیٹ میں کنارے کے حصے کٹ جائیں گے اور جلد توڑنے کے بعد دوبارہ اس طرح کی جلد نہ بن پائے گی۔ بہر حال میں جلد توڑ وا کر فوٹو اسٹیٹ کرواتا ہوں۔ بہت بوسیدہ ہے فوٹو اسٹیٹ میں بار بار موڑے جانے سے کچھ پھٹ جانے کا اندیشہ ہے۔ جائسی صاحب کی ناراضی برداشت کرنی پڑے گی۔

والسلام

محمد رضی الاسلام

---

[۲۵]

علی گڑھ

۲۰/جون ۲۰۰۱ء

برادر گرامی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مع متعلقین بعافیت ہوں۔

آپ کا مرسلہ پیکٹ تقریباً دس روز قبل ملا تھا۔ اگلے دن مجھے وطن جانا تھا۔ پھر بھی میں نے کتاب متعلقہ لوگوں تک پہنچا دیا تھا۔ واپسی پر کل محترم جائسی صاحب سے ملاقات کی۔ انھوں نے بتایا کہ انھوں نے آپ کو جواب لکھ دیا ہے۔ ان کے مطابق ''ہماری رفقاء'' والے مضمون کی ان کے پاس کوئی نقل نہیں ہے۔ ویسے ''ادیب'' میں شائع ہونے والے مضامین تو جلدیں توڑوا کر فوٹو اسٹیٹ کروانے سے انھوں نے معذرت ظاہر کر دیا ہے۔

کتاب ''سید سلیمان ندوی کا تاریخی شعور'' کا بیشتر حصہ بالاستیعاب مطالعہ کر چکا ہوں۔ کچھ باقی ہے، تحقیقات میں تبصرہ لکھ دوں گا، انشاء اللہ مگر اشاعت میں بڑی تاخیر متوقع ہے۔ کوئی تحریر مولانا کی نظر سے گذرے بغیر شائع نہیں ہوتی ہے۔ اگر کہیں اور شائع کروائیں تو بھیج دوں ورنہ انتظار کریں۔ ''سرسید اور تاریخ'' والا آپ کا مضمون فکر ونظر کے اپریل جون ۲۰۰۱ء والے شمارہ میں شائع ہو گیا ہے۔

مجلّہ علوم القرآن میں آپ کا مضمون دیکھا ہے مجلّہ پر بھی تبصرہ کرنے کا ارادہ ہے۔ تحقیقات اسلامی جنوری مارچ ۲۰۰۱ء کا شمارہ غیر معمولی لیٹ ہو گیا۔ اب اس کی ترسیل ہو رہی ہے۔

میرا خیال ہے کہ اب آپ اس مرحلے سے گذر چکے ہیں کہ آپ کے ایک ایک مضمون کا تذکرہ کروں اور اس کی تعریف کروں۔ ہاں اگر کوئی بات قابل تنقید و اصلاح ہوئی تو متوجہ کروں گا اور امید ہے کہ آپ برا نہیں مانیں گے۔ الرشاد کے سمینار کا دعوت نامہ مل گیا ہے۔ دو ایک روز میں جواب دوں گا۔

دعاؤں کا طالب

محمد رضی الاسلام ندوی

---

[۲۶]

ادارہ تحقیق و تصنیف اسلامی علی گڑھ

۲۸ / اگست ۲۰۰۱ء

برادر مکرم ڈاکٹر الیاس اعظمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

رجسٹرڈ ڈاک سے کتاب کا ایک نسخہ اردو بک ریویو کے لیے ملا تھا۔ بعد میں برادرم توقیر کے ذریعہ زبانی پیغام بھی ملا۔ تبصرہ لکھنے میں کسی قدر تاخیر ہوئی۔ دراصل آپ کی کتاب کو ایک سے زائد بار پڑھ چکا تھا مگر اس کے کسی ''کمزور'' پہلو کی تلاش میں تھا جسے تبصرہ میں ظاہر کیا جا سکے۔ مگر اس میں کامیاب نہیں ہو سکا ہوں۔ اردو بک ریویو میں عموماً مختصر تبصرے شائع ہوتے ہیں۔ اسی کی مناسبت سے تبصرہ لکھ لیا ہے اور اسے بھیج رہا ہوں، اس کا فوٹو اسٹیٹ آپ کی خدمت میں روانہ ہے۔

سمینار جامعۃ الرشاد کی تیاریوں کا کیا حال ہے؟ تاریخیں طے ہوئیں یا نہیں؟ اکتوبر میں تو

متعدد سمینار ہو رہے ہیں۔ مولانا کی خدمت میں میرا سلام پہنچا دیں اور دعاؤں کی درخواست بھی۔

والسلام

محمد رضی الاسلام

---

[۲۷]

علی گڑھ

۱۵ر ستمبر ۲۰۰۱ء

برادر مکرم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مع متعلقین بعافیت ہوں۔ آپ کی کتاب پر تبصرہ کی نقل ڈاک سے بھیج دی تھی، امید ہے مل گئی ہوگی۔

مجلّہ علوم القرآن کے امین احسن اصلاحی نمبر میں آپ کے مقالہ کا بالاستیعاب مطالعہ کیا۔ مولانا کے اسلوب کے ایک پہلو پر روشنی نہیں ڈالی جا سکی ہے۔ اور وہ ہے مولانا کا تنقیدی اسلوب جس میں طنز اور ظرافت کی آمیزش ہوتی ہے۔ آخر میں صرف ایک اقتباس عورت سے متعلق اہل یورپ کے خیالات پر آپ نے دیا ہے وہ کافی نہیں ہے۔ مولانا کا یہ اسلوب ''عائلی کمیشن کی رپورٹ'' اور جماعت اسلامی کے جوابات پر مشتمل تحریروں میں بہت نمایاں ہے۔

اس مضمون میں بھی اور کتاب ''سید سلیمان ندوی بحیثیت مورخ'' میں بھی آپ نے ایک لفظ ''معرکۃ الآراء'' استعمال کیا ہے، بہت سے اہل علم ایسا ہی استعمال کرتے ہیں لیکن غالباً یہ ترکیب صحیح نہیں ہے۔ اس مرکب کا آخری جزء عربی نہیں بلکہ فارسی ہے۔ صحیح تلفظ ''معرکہ آرا'' ہے۔

والسلام

دعاؤں کا طالب

رضی الاسلام ندوی

---

[۲۸]

علی گڑھ

۱۰/اپریل ۲۰۰۲ء

برادر مکرم ومحترم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مع متعلقین بصحت وعافیت ہوں۔

یہ اطلاع بڑی باعث مسرت ہے کہ آپ کی تھیسس جلد خدابخش کے شائع ہونے والی ہے۔ میں نے سوچ لیا تھا کہ میرا تبصرہ ’’سید سلیمان ندوی بحیثیت مورخ‘‘ پر اردو بک ریویو میں شائع ہونے کے بعد آپ کا تقاضا ختم ہوگیا ہے لیکن اس خط سے معلوم ہوا کہ نہیں ابھی باقی ہے۔ میں مولانا جرجیس کریمی صاحب سے کہہ دے رہا ہوں، آپ ایک نسخہ ان کے لیے ضرور بھیج دیں، ہم لوگ تبصرے لکھ کر مولانا انصر صاحب کے پاس بھیج دیتے ہیں، وہ ہر شمارے کے لیے حسب مرضی واپس کرتے رہتے ہیں اس بنا پر ان کی اشاعت میں کافی تاخیر ہوتی ہے۔

ادارہ تحقیق کا اشاعتی وانتظامی شعبہ ختم کردیا گیا ہے اس سے وابستہ افراد کا اب ادارہ سے تعلق نہیں رہا، اس لیے بعض انتظامی امور بھی مجھے ہی دیکھنے پڑتے ہیں۔

آپ کا ایک پرانا خط مل گیا جس میں آپ نے الفاروق سیمینار کا سرٹیفکٹ مانگا تھا، میں نے ڈاکٹر عبیداللہ فہد صاحب کو یاددہانی کرادی تھی، انھوں نے وعدہ بھی کرلیا تھا، مگر بات پھر آئی گئی ہوگئی، اب کی ملاقات میں دوبارہ یاددلاؤں گا۔

محترم مولانا مجیب اللہ صاحب کے کچھ احوال لکھ دیا کریں۔ ان کے صاحب زادے کی ضمانت ہوئی یا ابھی نہیں۔

اس سال کی گرمی کی چھٹیوں میں آپ کا علی گڑھ کے سفر کا پروگرام بنتا ہے یا نہیں؟ علم وتحقیق کی شاہ راہ علی گڑھ سے ہوکر گذرتی ہے۔

والسلام

محمد رضی الاسلام

[۲۹]

علی گڑھ

۱۱ر ستمبر ۲۰۰۲ء

برادر مکرم الیاس اعظمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مع متعلقین بصحت وعافیت ہوں۔

تھوڑے وقفے سے آپ کے دو خطوط موصول ہوئے، اس سے قبل آپ کا کوئی خط کئی ماہ کے عرصے میں نہیں ملا تھا، میں بھی خواہش کے باوجود نہ لکھ سکا، البتہ آپ کی یاد ضرور آتی رہی، گذشتہ دو ماہ میں بہت زیادہ مصروف اور مسائل کا شکار رہا، اہلیہ کی بیماری اور داخل اسپتال ہونا، والد صاحب کا موتیابند کا آپریشن کرانا اور ادارہ کی طرف سے فراہم کردہ نئے مکان میں جو ادارہ کے کمپلکس میں واقع ہے، منتقلی اور اس کی مرمت وغیرہ۔ اس عرصہ میں نہ کوئی لکھنے پڑھنے کا کام کرسکا اور نہ رابطہ عامہ یعنی خطوط نویسی کا کام ہوسکا۔ اب گاڑی کو پٹری پر لانے کی کوشش کررہا ہوں۔

آپ کے مضامین کی فہرست بھی نہیں لی۔ مضامین کا مجموعہ مناسب عنوان قائم کرکے شائع کرنا مناسب رہے گا، فخرالدین علی میموریل کمیٹی سے مالی تعاون منظور کرا کے یہاں علی گڑھ کئی لوگوں نے ایسا کیا ہے۔

محترم عمیر الصدیق صاحب اگر یہاں آئے تھے تو میں ان سے ملاقات نہیں کرسکا۔ دراصل اس عرصہ میں اسلامک اسٹڈیز اور شعبہ میرا جانا نہیں ہوا۔

''ہندو کبھی نہ بنا'' ندوۃ التالیف سے شائع ہوگی بہت خوشی کی بات ہے میں خواہش اور کوشش کے باوجود اسے دہلی سے نہ چھپوا سکا، اب کیا معذرت کروں؟ آپ کے دوسرے خط میں تھیسس کی خدابخش سے اشاعت کی خبر ہے، مزید نسخہ منگائیے اور ہم جیسے لوگوں کو محروم نہ رکھئے۔

آپ کی کتاب ''سید سلیمان ندوی بحیثیت مورخ'' کو تبصرہ کے لیے مولانا جرجیس صاحب کو دیا تھا، وہ گذشتہ دو ماہ سے بیمار ہونے کے سبب وطن میں ہیں ابھی ان کی واپسی میں مزید تاخیر ہوگی، اپنی بہن کی کتاب ''سید سلیمان ندوی اور عربی زبان وادب'' بھیج رہا ہوں، ایک نسخہ مخدوم مولانا مجیب اللہ صاحب کی خدمت میں پیش کردیں اور اس پر تبصرہ بھی کردیں۔

آپ کی تھیسس کا شدت سے انتظار ہے۔ والسلام

محمد رضی الاسلام

---

[۳۰]

علی گڑھ

۲۷؍دسمبر۲۰۰۲ء

برادر مکرم ومحترم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مع جملہ متعلقین بعافیت ہوں۔

آپ کا خط پیش نظر ہے اسی کو دیکھ کر جواب لکھ رہا ہوں۔محترم مولانا مجیب اللہ صاحب کا کوئی خط نہیں ملا۔ بہت افسوس ہوا کہ ضائع ہوگیا۔معلوم نہیں مولانا نے کیا کیا لکھا ہو۔ جامعۃ الرشاد کے ایک نمائندہ چندروز قبل آئے تھے ان سے بھی کچھ معلوم نہ ہوسکا۔

آپ کی کتاب ''سید سلیمان ندوی بحیثیت مورخ'' پر تحقیقات میں تبصرہ نہ آسکا اوراب تو بہت تاخیر ہوگئی، معذرت ہے۔ چونکہ میرا تبصرہ اردو بک ریویو میں شائع ہوگیا تھا اس لیے میں نے اپنے رفیق مولانا جرجیس صاحب سے کہا تھا کہ وہ تبصرہ کردیں۔مگر وہ اپنی بیماری کی وجہ سے نہیں کرسکے۔کئی ماہ سے بیمار ہیں اور ادھر تو تین ماہ سے گھر چلے گئے ہیں۔عید کے کچھ دنوں بعد شاید ملیں ویسے آپ اگر اپنی تھیسس بھیجیں تو انشاءاللہ اس پر تبصرہ میں خود کروں گا اوراسے تحقیقات ہی میں شائع کروادوں گا۔

اپنے مجموعہ مضامین کے لیے آپ نے جونام لکھے ہیں ان میں ''چند مشاہیر علم وادب'' مجھے موزوں لگ رہا ہے۔''شخصیات ونظریات'' بھی چل سکتا ہے۔دیگر مجھے نہیں جچے۔

رمضان المبارک اختتام کی طرف گامزن ہے۔میری جانب سے عید کی مبارک باد قبول فرمائیں۔ والسلام

دعاؤں کا طالب

محمد رضی الاسلام

[۳۱]

علی گڑھ

۳؍جنوری ۲۰۰۳ء

برادر مکرم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مع متعلقین بصحت و عافیت ہوں۔

آپ کا خط موصول ہوا۔ تحقیقات اسلامی کے سلسلہ میں محض مبارک باد دینا کافی نہیں ہے۔ آپ کی اصل مبارک باد اس وقت ہوگی جب آپ عملی و قلمی تعاون کرتے ہوئے اپنے مقالات ارسال کریں گے۔ میں آپ کو رسمی خط برائے قلمی تعاون بھجوا چکا ہوں اور اب شخصی طور پر بھی آپ سے درخواست کرر ہا ہوں۔ امید ہے مایوس نہیں کریں گے۔ البتہ جو مضمون بھیجیں اس کی اشاعت میں تھوڑا سا صبر سے کام لیں۔ اسے اور کہیں اشاعت کے لیے نہ بھیجیں۔

الفاروق سمینار کے مقالات کا مجموعہ ابھی ابھی شائع ہو کر آیا ہے، اس میں آپ کا مضمون ''الفاروق کے تراجم'' شامل ہے۔ برادرم عبید اللہ فہد صاحب نے وعدہ کیا ہے کہ جلد اعظم گڑھ والوں کے نسخے بھجوائے جائیں گے تو اس میں آپ کا نسخہ بھی بھیج دیا جائے گا۔ محترم مولانا مجیب اللہ صاحب کی خدمت میں میرا اسلام ضرور پہنچا دیں۔ والسلام

دعاؤں کا طالب

رضی الاسلام

---

[۳۲]

علی گڑھ

۴؍اپریل ۲۰۰۳ء

برادر مکرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مع متعلقین بصحت و عافیت ہوں گے۔

آپ کا خط ملا۔ کتابیات قانون آپ کے ملاحظہ کے لئے بھیجی تھی۔ تبصرہ کروانے کا ذہن میں نہیں تھا۔ مناسب سمجھیں تو کر دیں۔ میں دوسرا نسخہ بھی بھیج رہا ہوں۔ البتہ اپنی کتاب ''حضرت

ابراہیمؑ‘‘ کے دو نسخے بھیج رہا ہوں، اس پر ضرور تبصرہ کردیں۔ کریسنٹ لاہور کا شبلی نمبر دستیاب نہ ہوسکا۔ جائسی صاحب سے معلوم کیا، انہیں خبر نہیں ہے۔ مولانا آزاد لائبریری اور اسلامک اسٹڈیز میں بھی نہیں ہے۔ ڈاکٹر ضیاء الدین انصاری نے فکر ونظر کے شبلی نمبر میں جہان شبلی کے عنوان سے جو اشاریہ تیار کیا ہے اس میں اس کے مندرجات نہیں دئے ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ انہیں بھی وہ دستیاب نہیں ہوسکا تھا۔ معلوم کرتا رہوں گا اگر مل گیا تو فوٹو کاپی بھجواؤں گا۔

اعظم گڑھ کی طرف آنے کا فی الحال تو کوئی ارادہ نہیں ہے۔ دیکھئے اللہ تعالیٰ کب آپ سے ملاقات کے اسباب فراہم کرتا ہے۔ دعائے خیر میں ضرور یاد رکھیں اور تمام پرسان حال کی خدمت میں سلام پہنچا دیں۔ محترم مولانا مجیب اللہ صاحب کی خیریت سے ضرور مطلع کیجئے اور ان کی خدمت میں میرا سلام پہنچا دیجئے۔

والسلام
رضی الاسلام ندوی

---

[۳۳]

علی گڑھ
۲۶/اپریل ۲۰۰۳ء

برادر مکرم ومحترم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زہے نصیب، آپ کی کتاب کا دیدار ہوا۔ اور یہ دیکھ کر تو آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں کہ آپ نے پیش لفظ میں اپنے قریبی احباب میں مجھے بھی شامل کیا ہے۔ ذرہ نوازی ہے آپ کی۔ ورنہ آپ کے تحقیقی مقالہ کے تعلق سے میرا تعاون کیا؟

اردو اکادمی اور فخر الدین اکیڈمی دونوں کا معاملہ بڑا دگرگوں ہے۔ تین سال قبل میری ہمشیرہ کی کتاب ’’مصر میں آزادی نسواں کی تحریک‘‘ کی منظوری ملی تھی۔ چھپ کر بھجوائے ہوئے ڈیڑھ سال ہوگئے۔ اب جا کر ایک ماہ قبل منظور شدہ مالی تعاون کی نصف رقم مل سکی ہے۔ بقیہ کے لیے اگلے سال کا وعدہ۔

ایسے میں کیا وہ لوگ نئے موصول ہونے والے مسودات پر غور کرسکیں گے۔ شبہ ہے، ویسے

بھیج دینے میں مضائقہ نہیں۔ آپ کی کتاب پر انشاء اللہ کچھ لکھ کر بھیجوں گا ویسے مصنفین تبصرہ نگاروں سے عموماً ناراض رہتے ہیں۔ جائسی صاحب تک امروز وفردا میں آپ کا پیغام پہنچا دوں گا۔

والسلام

دعاؤں کا طالب

محمد رضی الاسلام ندوی

---

[۳۴]

علی گڑھ

۱۱؍جون ۲۰۰۳ء

برادر گرامی　　　　السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے مع متعلقین بعافیت ہوں۔

آپ کی کتاب ''دارالمصنفین کی تاریخی خدمات'' کی رسید بھیج دی تھی۔ اس پر کچھ لکھنے کا ارادہ ہے مگر بعض مصروفیات کے سبب اب تک وقت نہ نکال سکا۔ ان دنوں تحقیقات اسلامی کا شمارہ اپریل، جون زیر ترتیب ہے۔ جون کے اواخر تک اشاعت متوقع ہے۔ گنجائش نکلی اور مدیر محترم نے منظور کر لیا تو انشاء اللہ اسی شمارے میں اس پر بطور تعارف وتبصرہ کچھ لکھ دوں گا۔

محترم مولانا مجیب اللہ ندوی کا حال لکھئے۔ ان کی خدمت میں سلام پہنچایئے۔ ہاں الرشاد کے تازہ شمارے میں اشاریہ الرشاد نظر سے گذرا۔ ٹھیک ہے، ایک بات قابل توجہ ہے، ہر مضمون جس صفحہ سے شروع ہوا ہے اور جس صفحہ پر ختم ہوا ہے۔ دونوں کا نمبر لکھنا چاہیے۔ تاکہ مضمون کی ضخامت کا اندازہ ہو سکے یہی مروج طریقہ ہے۔ تمام قسطیں آنے کے بعد سب کو مرتب کر کے کتابچہ کی صورت میں شائع کروائیں تو اس کی افادیت میں اضافہ ہوگا۔

والسلام

محمد رضی الاسلام ندوی

---

[۳۵]

ادارہ تحقیق وتصنیف اسلامی علی گڑھ

۲۲؍جون ۲۰۰۳ء

برادر مکرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تحقیقات اسلامی کا شمارہ اپریل، جون ۲۰۰۳ء زیر ترتیب ہے ایک ہفتہ میں مکمل ہو جائے گا۔ انشاء اللہ آپ کی کتاب ''دارالمصنفین کی تاریخی خدمات'' پر تبصرہ لکھ کر بعض اور تبصروں کے ساتھ کاتب صاحب کو دے دیا ہے کہ مضامین کی کتابت کے بعد گنجائش نکلنے پر انھیں ایڈجسٹ کر دیں۔ تبصرہ کیا، بس تعارف۔

یہ خط اپنا یہ احساس آپ تک پہنچانے کے لیے لکھ رہا ہوں کہ آپ کا تحقیقی مقالہ ماشاء اللہ بہت خوب، اور محنت سے لکھا گیا ہے۔ اب تو دارالمصنفین والوں کو اس کی بنیاد پر آپ کو اپنا رفیق بنالینا چاہیے۔

تمام احباب و پرسان حال کی خدمت میں سلام پہنچا دیں۔ محترم مولانا مجیب اللہ صاحب کی خیریت بتائیں اور ان تک میرا سلام پہنچا دیں۔

والسلام

دعاؤں کا طالب

محمد رضی الاسلام

---

[۳۶]

علی گڑھ

۴؍ستمبر ۲۰۰۳ء

برادر گرامی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے مع متعلقین بعافیت ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے خانگی مسائل بھی حل کرے۔ آپ اس سے بالکل پریشان اور ہراساں نہ ہوں۔ انہیں حالات میں کام کرنا ہے ؎

غم ہے متاع زیست تو اس سے گریز کیوں

جس سے ملے جہاں ملے جس قدر ملے

تحقیقات کے گذشتہ شمارے (اپریل، جون۲۰۰۳ء) میں تبصروں کی گنجائش نہ نکل سکنے کے سبب آپ کی کتاب پر تبصرہ شامل نہیں ہوسکا تھا۔ اردو بک ریویو کے تازہ شمارے میں اس پر تبصرہ نظر سے گذرا ہے۔ دیکھئے تحقیقات جولائی، ستمبر کا شمارہ زیر ترتیب ہے۔ اس میں گنجائش نکلتی ہے۔

مجموعہ مضامین کا نام ''منزل کے نشان'' کے بجائے ''نشانِ منزل'' یا ''نشانات منزل'' زیادہ مناسب معلوم ہورہا ہے۔

اشاریہ الرشاد بھی مولانا سے کہہ کر ادارہ الرشاد سے شائع کروایئے۔ البتہ میری رائے میں ابھی ایک کالم اور ضرور بنایئے صفحہ کا۔ ہر مضمون کے بارے میں بتایئے کہ وہ کس صفحہ سے کس صفحہ تک ہے؟ آخر میں اشاریہ مضمون نگاران کا اضافہ کیجئے۔

محترم مولانا مجیب اللہ ندوہ مدظلہ العالی کی خدمت میں میرا سلام ضرور پہنچادیجئے گا۔

والسلام

دعاؤں کا طالب

محمد رضی الاسلام

---

[۳۷]

ادارہ تحقیق وتصنیف اسلامی علی گڑھ

۹/اکتوبر۲۰۰۳ء

برادر مکرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، دسمبر اب زیادہ دور نہیں۔ اللہ کرے آپ کا سمینار میں آنا یقینی ہو۔ شاہ ولی اللہ پر میرا مطالعہ بہت کم ہے۔ سوانحی کتابیں دیکھیں۔ کچھ معلومات ضرور ملیں گی۔ میرا خیال ہے دارالمصنفین میں خاصی کتابیں آپ کے کام کی مل جائیں گی۔

افسوس ہے تحقیقات کے تازہ شمارہ میں تبصرہ کی گنجائش نہیں نکل سکی۔ ایک صفحہ کا تبصرہ بہت پہلے کا رکھا ہوا تھا پاکستان کی ایک کتاب پر صرف اسے شامل کیا جاسکا، تبصروں کو مولانا جلال الدین عمری اہمیت نہیں دیتے، ورنہ مضامین کے انتخاب میں ایسی منصوبہ بندی کی جاسکتی تھی۔ دو چار

کتابوں پر ہر شمارے میں تبصرہ رہے۔

اشاریہ الرشاد کے سلسلے میں میں مولانا مجیب اللہ صاحب کو خط لکھ رہا ہوں، دیکھئے کچھ اثر ہوتا ہے یا نہیں؟

میری لکھنے کی رفتار بہت کم ہوگئی ہے انتظامی مصروفیات کی وجہ سے بس تحقیقات اور زندگی کا ہوکر رہ گیا ہوں۔

''عظمت کے نشاں'' نام مناسب ہے۔ کب تک شائع ہورہی ہے؟

الرشاد کا تازہ شمارہ اب تک نہیں پہنچا، آتا ہوگا۔ محترم مولانا مجیب اللہ صاحب کی خدمت میں سلام پہنچادیں اور گھر میں بھی سب لوگوں کو حسب مراتب سلام ودعا۔

والسلام

محمد رضی الاسلام ندوی

---

[۳۸]

علی گڑھ

۷/نومبر ۲۰۰۳ء

برادر محترم ومکرم　　　　السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرا مشورہ ہے کہ آپ ایک بار ضرور زحمت کرکے اپنے اشاریہ میں صفحات نمبروں کا اضافہ کرلیں۔

اس دوران بغیر اشاریہ بھیجے ڈاکٹر ضیاء الدین انصاری ڈائریکٹر خدابخش سے خط وکتابت کرلیں کہ پورا اشاریہ قسط وار الرشاد میں شائع ہوچکا ہے۔ کیا کتابی صورت میں وہ خدابخش سے شائع ہوسکتا ہے؟ اگر ہاں تو الرشاد میں اسے ملاحظہ کرکے حسب ضرورت فنی مشورے دے دیں۔ تاکہ ان کی روشنی میں آپ فائنل تصحیح وترتیب دے کر کتابی صورت میں اشاعت کے لیے خدابخش بھیج دیں۔ اب یہ آپ خود فیصلہ کریں کہ انصاری صاحب سے خود آپ کی خط وکتابت مناسب ہوگی یا مولانا مجیب اللہ صاحب سے ان کے نام خط لکھوانا مناسب ہوگا۔ زیر ترتیب شمارہ اکتوبر، دسمبر ۲۰۰۳ء میں تبصروں کی گنجائش حسب ضرورت ہے۔ امید ہے اس میں آپ کی کتاب پر تبصرہ

شامل ہوگا۔انشاءاللہ۔دعاؤں میں یادرکھیں اوراہل خانہ کوحسب مراتب سلام ودعا پہنچادیں۔

فکرونظر(پاکستان)حمیداللہؒنمبر میں آپ کے مضمون کی شمولیت پر مبارک بادقبول کریں۔ ابھی دیکھ نہیں سکا ہوں۔مطالعہ کے بعد کوئی بات ذہن میں آئی تو لکھوں گا۔

والسلام

محمد رضی الاسلام

---

[۳۹]

تحقیقات اسلامی علی گڑھ

۴/جولائی ۲۰۰۴ء

برادرم الیاس اعظمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرصہ سے آپ کی خیریت نہیں ملی۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مع متعلقین بعافیت ہوں۔

الرشاد کا حق مارکر نہیں،اس کے علاوہ آپ جو مضامین دیگر رسائل کو بھیجتے ہیں۔ان میں سے بعض ہمارے مطلب کے تحقیقات اسلامی کے لیے بھی بھیج دیں نوازش ہوگی۔

اپنی خیریت سے بھی مطلع کریں۔

والسلام

دعاؤں کا طالب

محمد رضی الاسلام

---

[۴۰]

علی گڑھ

۱۹/جولائی ۲۰۰۴ء

برادر گرامی ڈاکٹر الیاس اعظمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میری نئی کتاب ''حقائق اسلام'' ابھی چھپ کر آئی ہے۔ پیش خدمت ہے الرشاد میں کچھ سطریں لکھ دیجئے گا۔

دو نسخے برائے تبصرہ معارف میں دے دیجئے گا بہت مشکور ہوں گا۔ محترم عمیر بھائی سے سفارش کر دیجئے گا کہ کتاب کا اگلا ایڈیشن آنے سے پہلے تبصرہ کی گنجائش نکالیں تو خوشی ہوگی۔

تبصرہ سے ہٹ کر آپ کے تاثرات اور تنقیدوں کا خواہش مند ہوں۔

متعلقین سے حسب مراتب سلام ودعا۔

ایک خط حال معلوم کرنے لیے لکھ چکا ہوں جس کا اب تک جواب نہیں آیا ہے۔

والسلام

دعاؤں کا طالب

محمد رضی الاسلام

---

[۴۱]

ادارہ تحقیقات اسلامی علی گڑھ

۲۴؍جولائی ۲۰۰۴ء

برادر مکرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط مورخہ ۱۲؍۷؍۲۰۰۴ء ملا۔ ادھر اندازاً تین ماہ کے عرصہ میں آپ کا کوئی خط نہیں موصول ہوا اور نہ کتاب اسہل التجوید ہی ملی۔

میں نے اپنی تازہ کتاب ''حقائق اسلام'' رجسٹر ڈاک سے بھیجی ہے۔ انشاء اللہ مل گئی ہوگی۔ آپ کے تاثرات کا انتظار رہے گا۔

والسلام

محمد رضی الاسلام ندوی

---

[۴۲]

علی گڑھ

۲۵؍اگست۲۰۰۴ء

برادرمکرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مع متعلقین بعافیت ہوں۔

''تنازعہ اور الزام'' کی خبر نے بہت تشویش میں مبتلا کردیا۔کیا مقدمہ شروع ہوگیا ہے؟اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے اور نجات دے۔کچھ تفصیل معلوم نہ ہوسکی۔

اشاریہ الرشاد(دو نسخے)اور اسہل التجوید(ایک نسخہ)آپ نے خط میں دونسخوں کا تذکرہ کیا ہے،موصول ہوئے۔دونوں پر لکھوں گا۔اسہل التجوید پر تبصرہ تو تحقیقات اسلامی میں شامل ہوگا۔انشاء اللہ۔اشاریہ الرشاد کے بارے میں کہہ نہیں سکتا۔اس لیے کہ اسلامیات سے براہ راست متعلق کتابوں پر ہی تبصرے تحقیقات میں شامل کیے جاتے ہیں۔تبصروں کے لیے تحقیقات میں اضافہ نہیں کیا گیا ہے۔صرف اسی شمارے میں نہ چاہتے ہوئے صفحات بڑھانے پڑے کہ منتخبہ مضامین کی کمپوزنگ کے بعد گنجائش کے بقدر کوئی چھوٹا مضمون نہیں تھا۔مجوزہ خبرنامہ میں شامل کیا تھا اور تبصرے بھی کئی کتابوں پر دیئے گئے۔مولانا تاکید کرتے رہتے ہیں کہ تبصرہ کے صفحات کم سے کم رکھے جائیں۔

آپ کی کتاب ''قرائے عظام اور ان کے علمی و دینی اور اخلاقی کارنامہ'' میرے لیے نئی ہے۔غالباً ابھی طبع نہیں ہوئی ہے۔اگر ایسا ہے اور اس کے مشتملات میں سے کوئی مضمون ابھی شائع نہ ہوا ہو تو تحقیقات اسلامی کے لیے بھیجیں۔غیر مطبوعہ ہونا چاہیے۔

اشاریہ کو بالاستیعاب دیکھا۔کمپوزنگ اور طباعت خوب صورت اور معیاری ہے۔موضوعات اور مصنفین پر فہرست میں مکمل معلومات دے کر آپ نے اچھا کیا۔اگرچہ اس کی بنا پر کچھ ضخامت بڑھ گئی ہے۔آپ نے میرا بھی شکریہ ادا کردیا۔اس کی ضرورت نہ تھی۔خیر۔اس شکریہ کا شکریہ۔

''الرشاد کی ڈاک'' میں اگر قوسین میں مختصراً یہ بھی بیان ہوجائے کہ اس میں کیا خاص بات کہی گئی ہے تو افادیت میں اضافہ ہوتا۔

محترم مولانا مجیب اللہ ندوی کے رشحات کا تذکرہ اس اشاریہ میں کیوں نہیں ہے؟اس کی کمی محسوس ہوئی۔جب یہ پورے رسالے کا اشاریہ ہے تو رشحات کا بھی اشاریہ بنانا چاہیے۔اور ہر

شمارہ کے ''رشحات'' کا کوئی عنوان قوسین میں دینا چاہیے اور اگر ایک سے زائد موضوعات ہوں تو کئی عناوین دے دیئے جائیں۔

''حقائق اسلام'' کے نسخے میرے پاس بھی نہیں اور یہاں ادارہ میں بھی نہیں ہیں۔ براہ راست مرکزی مکتبہ اسلامی سے بھجوادوں گا یا وہاں سے لاکر ادارہ کے مکتبہ کی معرفت بھجوادوں گا۔ انشاءاللہ۔

والسلام

محمد رضی الاسلام ندوی

---

[۴۳]

علی گڑھ

یکم جنوری ۲۰۰۵ء

برادر گرامی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے اشاریۂ الرشاد پر تبصرہ لکھ گیا تھا۔ ارادہ تھا کہ تحقیقات کے گذشتہ شمارہ میں ہی شامل کردوں گا۔ مگر اس کی گنجائش نہیں نکل سکی۔ انشاءاللہ جنوری، مارچ ۲۰۰۵ء والے شمارے میں شامل ہوگا۔

کافی دن ہوگئے آپ سے ملاقات ہوئے۔ ایک صورت نکلی ہے۔ جامعۃ الفلاح میں فروری کے آخری ہفتہ میں ایک سیمینار متوقع ہے۔ ممکن ہو مدعوئین میں میرا بھی شمار ہو، اسی بہانہ آپ سے ملاقات ہو سکے گی اور محترم مولانا مجیب اللہ ندوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔

آپ کے سفرنامہ بمبئی سے کافی محظوظ ہوا۔

محترم مولانا مجیب اللہ صاحب کے ''نقوش زندگی'' کافی نصیحت آمیز ہیں۔

دعائے خیر میں ضرور یاد رکھیں۔

والسلام

رضی الاسلام ندوی

[۴۴]

علی گڑھ

۱۵/ جون ۲۰۰۵ء

برادر مکرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مع متعلقین بعافیت ہوں۔

الرشاد میں میرے تبصرہ کی شمولیت کا بہت بہت شکریہ۔

ابھی ''الشارق'' اپریل جون ۲۰۰۵ء کا شمارہ دیکھ رہا تھا اس میں آپ کا مضمون حاجی معین الدین ندوی پر ہے۔ یاد نہیں آ رہا ہے کہ یہ ''دارالمصنفین کی تاریخی خدمات'' میں شامل ہے یا آپ نے الگ سے لکھا ہے۔ اس میں آپ نے لکھا ہے:

''دائرۃ المعارف حیدرآباد'' نے ان کی خدمات مستعار لیں۔ وہاں انھوں نے قدیم ہندوستانی تاریخی مقامات کا ایک جغرافیہ عربی زبان میں مرتب کیا جسے دائرۃ المعارف نے شائع کیا۔

یہ جغرافیہ کی کوئی کتاب نہیں ہے بلکہ اصلاً **نزھۃ الخواطر** مولانا عبدالحی حسنی کی جلد دوم میں مذکور مقامات کی توضیح وتشریح ہے۔ کتاب کا نام ہے ''**معجم الامکنۃ التی لھا ذکر فی نزھۃ الخواطر**'' اس کا اردو ترجمہ خدابخش لائبریری جرنل نمبر ۱۲۶ (اکتوبر۔ دسمبر ۲۰۰۱ء) میں شائع ہو گیا ہے۔ ترجمہ لائبریری کے ریسرچ فیلو ڈاکٹر محمد حبیب الرحمٰن نے کیا تھا، البتہ انھوں نے اس کا مصنف شاہ معین الدین احمد ندوی کو بنا دیا تھا۔ اس پر میرا استدراک جرنل کے شمارہ نمبر ۱۲۷ (جنوری۔ مارچ ۲۰۰۲ء) میں شائع ہوا ہے۔

آپ کے گھریلو مسائل حل ہوئے؟ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ جیسے علمی کام کرنے والوں کو ذہنی سکون اور اطمینان قلب نصیب فرمائے۔

والسلام

دعاؤں کا طالب

محمد رضی الاسلام ندوی

---

[۶۳]

محمد شعائر اللہ خاں

[۱]

رام پور
۱۸؍اگست ۲۰۱۰ء

مکرمی! سلام مسنون

کل کی ڈاک میں ہماری زبان- دہلی کا ۱۵؍تا ۲۱؍اگست ۲۰۱۰ء کا شمارہ ملا سرورق پر آپ کا مضمون ''مولانا شبلی کی غیر مدون تحریریں'' پڑھا۔ یقیناً یہ بڑا اہم نکتہ ہے جس کی طرف آپ نے توجہ دلائی۔ علامہ شبلی نعمانی جیسے نابغۂ روزگار کی منتشر تحریریں ابھی تک مدون نہیں ہوسکیں بڑی حیرت کی بات ہے۔ شیدائیان شبلی کو اس طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے۔

۲۔ سردست یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں شمار نمبر ۱۱ کے تحت رسالہ عبرت نجیب آباد جنوری ۱۹۱۶ء پر شبلی کا مضمون کہاں میسر ہے جو ''موجودہ زمانہ میں تاریخ کا فن'' عنوان سے شائع ہوا ہے۔ مجھے روہیل کھنڈ کی صحافت کے ذیل میں اس مضمون کی ضرورت ہے۔ از راہ عنایت جواب سے نوازیں۔ ممنون رہوں گا۔

والسلام
طالب دعا
محمد شعائر اللہ خاں

[۶۴]

ڈاکٹر محمد ضیاء الدین انصاری

[۱۹۴۲-۲۰۰۶ء]

[۱]

علی گڑھ

۲۸؍دسمبر ۱۹۹۶ء

برادر گرامی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

علامہ سید سلیمان ندوی سمینار میں آپ سے نیاز حاصل ہوا۔ وہاں آپ کی مصروفیت اور انتظامی صلاحیت دیکھ کر بے حد مسرت ہوئی۔ سمینار ماشاء اللہ بہت کامیاب رہا۔ اس فقید المثال کامیابی میں آپ کی محنت، لگن اور احساس فرض شناسی کا بڑا دخل ہے۔ اس کا اعتراف خود مولانا مجیب اللہ ندوی صاحب نے اپنی اختتامی تقریر میں بھی کیا تھا۔ آپ خوش نصیب ہیں کہ آپ کو مولانا جیسی بزرگ اور مشفق ہستی کے ساتھ کام کرنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے۔

آپ حضرات نے مہمانوں کی بڑی خاطر مدارات کی اور ان کی ہر ممکن آسائش کا خیال رکھا۔ وہاں چار روزہ قیام کے دوران ہمیں کسی بھی قسم کی پریشانی یا تکلیف سے دوچار نہیں ہونا پڑا۔ آپ کے ساتھ آپ کے رضا کاروں نے بھی بڑی مستعدی سے اپنے فرائض انجام دیئے۔ ہماری جانب سے سب کا شکریہ ادا کر دیجئے۔

آپ سے آپ کی مصروفیت کے سبب تفصیلی ملاقات نہیں ہو سکی، آپ اپنا تحقیقی کام جاری رکھیں۔ میرے لائق جو خدمت ہو اس سے بلا تکلف مطلع فرمائیں۔

والسلام

محمد ضیاء الدین انصاری

[۲]

علی گڑھ

۶؍نومبر ۲۰۰۰ء

برادر محترم　　　　سلام مسنون

گرامی نامہ مورخہ ۱۹؍اکتوبر مجھے ۴؍نومبر کو ملا۔ یاد فرمائی کا شکریہ۔

حالات سے کسی قدر آگاہی ہوئی۔ الرشاد میرے نام کبھی نہیں آیا۔ اب بھی نہیں آرہا ہے۔ آپ علی گڑھ ضرور تشریف لائیں، ہم آپ کو خوش آمدید کہیں گے۔ افکار سلیمانی کا ایک نسخہ ملا، ماشاء اللہ بہت خوب ہے، مضامین بھی (کلید سلیمانی کے علاوہ) بہت اعلیٰ اور کتابت وطباعت بھی بہت معیاری، مولانا نے شاگردی کا حق ادا کر دیا ہے۔ پہلے عظیم الشان اور فقید المثال سمینار منعقد کر کے اور پھر اس میں پیش کیے گئے مقالات کو معیاری اور دیدہ زیب ودل کش انداز میں شائع کر کے۔ ان کی خدمت میں علاحدہ سے خط بھیجوں گا، انشاء اللہ۔ سلام عرض کر دیں۔

میرا خیال ہے کہ آپ کے مطلوبہ قومی آواز کے شمارے ہماری لائبریری میں دستیاب ہوں گے، لائبریری کا منصوبہ بہت اچھا ہے۔ اسے فروغ دیجئے، اس کے لیے میری خدمات حاضر ہیں۔

امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے۔

والسلام

محمد ضیاء الدین انصاری

---

[۳]

علی گڑھ

۲۲؍دسمبر ۲۰۰۰ء

محبّ گرامی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج جمعۃ الوداع ہے۔

آج آپ کے بھیجے ہوئے معارف کے دو شمارے ملے۔ شکریہ۔

آپ نے واقعی بڑی عنایت کی۔ میری متاعِ گم شدہ کی بازیابی کا وسیلہ بنے۔ اس کا جتنا بھی شکریہ ادا کروں، کم ہے۔ مزید عنایت یہ فرمائی کہ نومبر کا شمارہ بھی ارسال کر دیا۔ سب سے پہلے آپ کا ہی مضمون پڑھا۔ ماشاء اللہ بہت اچھا مضمون ہے۔ آپ نے بڑی محنت سے شبلی کے بارے میں نئے معلومات فراہم کیے ہیں۔ مضمون ہر لحاظ سے معیاری ہے۔ شروع سے آخر تک دلچسپی برقرار رہتی ہے۔ اگر آپ یہ شمارہ نہ بھیجتے تو میں ایک اچھے اور معلومات افزا مضمون کے استفادہ سے محروم رہتا۔

اگر آپ اجازت دیں تو چند باتیں عرض کر دوں۔

۱۔ آپ نے بہ کثرت لفظ 'اصولوں' استعمال کیا ہے، یہ جمع الجمع ہے۔ بنیادی لفظ 'اصل' ہے۔ اس کی جمع 'اصول' ہوگئی۔ اس لحاظ سے 'اصولوں' غلط ہو گیا۔ اس کے استعمال کے جواز میں یہ کہیے گا کہ میں نے بڑے بڑے ادیبوں کو 'اصولوں' لکھتے دیکھا ہے۔ جو بات غلط ہے، وہ غلط ہے۔ اس کا کوئی جواز نہیں ہو سکتا۔

۲۔ آپ نے لکھا ہے: ''گلشن ہند کی تصحیح وتحقیق کو اردو میں متنی تدوین وتصحیح وتحقیق کا اولین نمونہ قرار دیا جا سکتا ہے''۔

شبلی سے بہت پہلے سر سید احمد خاں ترتیب وتدوین وتحقیق متن کی روایت قائم کر چکے تھے۔ انھوں نے تاریخ فیروز شاہی، توزک جہانگیری اور آئین اکبری کو ایڈٹ کر کے ناقابل فراموش کارنامہ انجام دیا ہے۔ ان کی مساعی کو ہم اولین نقوش قرار دے سکتے ہیں۔

۳۔ آپ کے پیش نظر گلشن ہند کا جو نسخہ ہے۔ اس کے بارے میں آپ نے یہ وضاحت نہیں کی کہ یہ نسخہ آپ کی ذاتی ملکیت ہے، یا کسی کتابخانہ کی زینت ہے، یعنی ایک عام قاری اگر اس سے استفاد کرنا چاہے، تو کیا صورت ہوگی۔

امید ہے میری معروضات کو مثبت انداز میں لیں گے۔ میں نے جو کچھ عرض کیا ہے وہ بر بنائے اخلاص کیا ہے۔ میرا مقصد تنقید کرنا ہرگز نہیں ہے۔

امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے۔

عید کی پیشگی مبارکباد قبول فرمائیں۔ والسلام

محمد ضیاءالدین انصاری

[۴]

خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ

۲۷/مارچ ۲۰۰۱ء

عزیز گرامی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ مورخہ ۲۲/مارچ ۲۰۰۱ء ملا۔ شکریہ۔

جنوری میں آپ علی گڑھ تشریف لائے تھے۔ کئی دن قیام کیا تھا، اسی دوران ہماری آپ سے خوب ملاقاتیں رہیں۔ اسی میں آپ نے خدابخش لائبریری کے ڈائریکٹر منتخب ہونے پر خوب جم کر مبارکبادیں بھی دیں اور نیک خواہشات کا اظہار بھی کیا۔ اور یہاں کے مسائل ومعاملات کے سلسلہ میں تفصیلی گفتگو بھی کی۔ بس، وہ کافی تھا۔ اس کے بعد مبارکباد کا خط لکھنے کی کیا ضرورت، آپ کا خلوص، محبت اور اس ناچیز سے لگاؤ مسلم ہے۔ اس میں اس قسم کے تکلفات اور رسمیات کا کوئی دخل نہیں۔

بہرحال آپ نے خط کے ذریعہ بھی مبارکباد بھیجی اور نیک تمناؤں کا اظہار بھی کیا۔ اس کے لیے صمیم قلب سے سپاس گذار ہوں۔ ویسے اتنی بات ضرور ہے کہ آپ کا خط ہمیشہ میرے لیے پیغام مسرت لاتا ہے اس لیے جی چاہتا ہے کہ ہر روز آپ کا خط ملا کرے۔

آپ کی کتاب ''سید سلیمان ندوی بحیثیت مورخ'' طباعت کے مراحل سے گذر رہی ہے۔ انشاء اللہ جلد شائع ہوجائے گی۔ دوسری کتاب ''دارالمصنّفین کی تاریخی خدمات'' ادبی کمیٹی کے سامنے پیش کی جائے گی۔ اس کی منظوری ملنے پر ہی طبع کی جاسکے گی۔ میٹنگ آئندہ ماہ ہوگی۔

امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے۔

مولانا مجیب اللہ ندوی صاحب کی خدمت میں سلام عرض کیجئے۔

والسلام

محمد ضیاء الدین انصاری

[۵]

خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ
۲؍جون ۲۰۰۱ء

محبّ گرامی سلام مسنون

گرامی نامہ مورخہ ۲۵؍مئی ۲۰۰۱ء شرف صدور لایا۔ شکریہ

آپ نے جرنل کا تازہ شمارہ پسند فرمایا۔ اس کا بہت بہت شکریہ۔ میری کوشش یہی ہے کہ یہاں جو کام بھی ہو وہ سلیقہ اور شگفتگی سے ہو۔ خصوصیت سے کتابوں اور رسالوں کی طباعت وغیرہ کا کام انتہائی نفاست اور شائستگی سے ہونا چاہیے اس لیے کہ ہماری مطبوعات دنیا کے ہر خطہ میں جاتی ہیں اور ہماری شہرت اور ناموری کا باعث بنتی ہیں۔ اسی لیے ان کی جانب ہماری خصوصی توجہ رہتی ہے۔

آپ کی کتاب ''سید سلیمان ندوی بحیثیت مورخ'' بہت عمدہ چھپی ہے۔ اس سے مجھے بڑی خوشی ہے۔ آپ کی دوسری کتاب دارالمصنّفین کی تاریخی خدمات بھی انشاء اللہ جلد شائع ہو جائے گی۔ جون میں اکیڈمی کمیٹی اور لائبریری بورڈ دونوں کے جلسے ہوں گے۔ دونوں سے اس کی اشاعت کے لیے منظوری حاصل کرنی ہے۔ ایک اکسپرٹ کے پاس ویٹنگ کے لیے بھیجی گئی تھی، انھوں نے مجموعی طور پر موافقت میں رپورٹ دی ہے۔ اس کی روشنی میں مندرجہ بالا دونوں کمیٹیوں سے منظوری ملنی آسان ہو جائے گی۔

آپ پٹنہ ضرور تشریف لائیں۔ دل ماشاد آپ کا قیام لائبریری کے مہمان خانہ میں رہے گا۔
امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے۔

والسلام
محمد ضیاء الدین انصاری

---

[۶]

خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ
یکم نومبر ۲۰۰۱ء

برادر گرامی   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الرشاد کا تازہ شمارہ (اکتوبر ۲۰۰۱ء) میرے ہاتھوں میں ہے اور آپ کا مضمون اردو تاریخ نویسی کا ایک جائزہ زیر مطالعہ۔ مجھے افسوس ہے کہ اس کی پہلی قسط نظر سے چوک گئی اور میں اس سے مستفید ہونے سے محروم رہا۔ آپ کو معلوم ہی ہے کہ آپ کی ہر تحریر کو میں بصد شوق اور بالالتزام و بالاستیعاب پڑھتا ہوں۔ موجودہ قسط کو میں نے ایک ہی نشست میں بڑی دلچسپی سے پڑھا اور کچھ حصے مکرر پڑھے۔ مضمون اچھا ہے۔ آپ نے بڑی محنت سے لکھا ہے لیکن شاید حق ادا نہیں ہوا۔ دراصل یہ موضوع اتنا وسیع ہے کہ کل وقتی محنت اور بہت زیادہ تفحص و تلاش چاہتا ہے۔ اعظم گڑھ میں چوں کہ اعلیٰ قسم کے کتابخانوں کی کمی ہے اس لیے وہاں بیٹھے بیٹھے لکھنے سے اس موضوع کے ساتھ انصاف نہیں ہوسکتا۔ اس نوع کے مضامین کے لیے دارالمصنّفین کا کتابخانہ بھی، جس کا شمار انتہائی وقیع مشرقی کتابخانوں میں ہوتا ہے، اس کے لیے کافی وشافی مواد فراہم نہیں کرسکتا۔ اس کے لیے مولانا آزاد لائبریری علی گڑھ اور خدا بخش لائبریری پٹنہ سے استفادہ ضروری ہے۔ اس لیے کہ یہ بات میرے علم میں ہے کہ فورٹ ولیم کالج اور مرحوم دلی کالج کی بیشتر مطبوعات مولانا آزاد لائبریری کے اردو سیکشن میں محفوظ ہیں۔ میں نے بڑی کوششوں سے انھیں حاصل کیا تھا اور بڑے اہتمام سے انھیں ریزرو کلکشن میں رکھا تھا۔ ان کو لائبریری کے باہر لے جانے کی اجازت عام طور پر نہیں دی جاتی تھی۔ صرف اردو سیکشن میں بیٹھ کر ہی ان کا مطالعہ کیا جاسکتا تھا۔ اسی لیے آج یہ دستیاب ہیں۔ ورنہ کب کی ضائع ہوگئی ہوتیں۔ آپ کے لیے علی گڑھ جا کر ان کتابوں کا دیکھنا ضروری ہے۔

دوسرے علی گڑھ میں ایک بزرگ ہوا کرتے تھے حسن سبحانی۔ مولانا آزاد سبحانی کے صاحبزادے۔ آج کل گورکھپور میں مقیم ہیں۔ انھوں نے علی گڑھ سے ایم۔فل اور پی،ایچ،ڈی کیا تھا۔ ایم،فل کا موضوع تھا ''دلی کالج کے تراجم'' یہ مقالہ آزاد لائبریری میں مل جائے گا۔ شعبہ اردو کی سمینار لائبریری میں بھی اس کا ایک نسخہ رکھوایا گیا تھا۔ ان کے علاوہ ایک اور صاحب جن کا نام غالبًا جنید احمد (یا محمد جنید) ہے، انھوں نے بھی اس موضوع پر کام کیا تھا۔ ان کا مقالہ بھی آزاد لائبریری میں ہونا چاہیے۔

آپ نے ماسٹر رام چندر اور مولوی ذکاء اللہ کا مختصراً تعارف دیا ہے۔ ایسے مضامین میں

تاریخ ولادت اور تاریخ وفات دونوں کا دینا ضروری ہوتا ہے۔ یہ بھی تاریخ نویسی کا لازمی جزو ہے۔مولوی محمد یحییٰ تنہا کی ایک اہم تالیف سیر المصنّفین دو جلدوں میں ہے۔اس کی غالباً پہلی جلد میں مولوی ذکاءاللہ کے احوال تفصیل سے درج ہیں۔اس میں ان کی جملہ تصانیف وتراجم کی مکمل فہرست دی گئی ہے۔اس سے بھی استفادہ ضروری ہے۔ ماسٹر رام چندر جو رسالہ نکالا کرتے تھے اس کی بنیادی اہمیت یہ ہے کہ اس میں سائنسی موضوعات پر مضامین بالالتزام شائع ہوتے تھے۔ اس زمانہ کے لحاظ سے یہ بالکل نئی بات تھی بعد میں یہ مضامین کتابی شکل میں بھی شائع ہوئے۔

تاریخ ابوالفدا کے سلسلہ میں آپ نے لکھا ہے: ۱۹۴۷ء میں اشرف علی کے اہتمام میں مطبع مطلع العلوم سے شائع ہوئی۔اس کا سال اشاعت اصلاً ۱۸۴۷ء ہے، نہ کہ ۱۹۴۷ء۔ پوری ایک صدی کا فرق ہو گیا۔مزید یہ کہ مطبع کے ساتھ مقام اشاعت بھی دینا ضروری ہوتا ہے۔پھر آپ نے یہ بھی نہیں بتایا کہ یہ کس علاقے کی اور کس عہد کی تاریخ ہے۔ یہ کتاب بھی آپ کو آزاد لائبریری میں مل جائے گی۔

''رسوم ہند'' تاریخ کی کتاب نہیں ہے۔ یہ ہندوؤں کے مختلف فرقوں میں رائج رسم ورواج سے متعلق ہے۔اس کے مصنف پیارے لال آشوب ہیں۔ یہ شمس العلماء ڈاکٹر ضیاءالدین کی تصنیف نہیں ہے۔اس کا جدید ایڈیشن بھی شائع ہو گیا ہے۔اور جدید وقدیم دونوں ایڈیشن آزاد لائبریری میں موجود ہیں۔

تاریخ آگرہ اور تفریح العمارات کو بھی تاریخ نویسی میں شامل نہیں کیا جانا چاہیے۔سید کمال الدین حیدر کی تاریخ اودھ سے متعلق تالیف دو جلدوں میں ہے۔ایک کا نام قیصر التواریخ ہے اور دوسری کا سوانحات سلاطین اودھ ہے۔ یہ دونوں جلدیں بھی آپ کو آزاد لائبریری میں مل جائیں گی۔میں نے بڑی حفاظت سے انھیں رکھا تھا۔

معاف کیجئے گا! خط کچھ زیادہ ہی طویل ہو گیا اور شاید زیادہ تنقیدی بھی۔لیکن ان معروضات سے میرا مقصد کسی طرح بھی مضمون کی اہمیت کو کم کرنا نہیں ہے۔مضمون چوں کہ بہت اہم ہے اور آپ نے بڑی محنت سے لکھا ہے، اس لیے چاہتا ہوں کہ ہر لحاظ سے مکمل ہو اور قاری تک جامع اور درست بات پہنچے۔اس کی معلومات میں صحت منداضافہ ہو۔اور آپ کی محنت رائیگاں نہ جائے۔ اگر کوئی بات بار خاطر ہوئی ہو تو اس کے لیے معذرت خواہ ہوں۔

امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے۔ والسلام

مخلص

محمد ضیاء الدین انصاری

---

[۷]

خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ

۲۷ر دسمبر ۲۰۰۱ء

برادر گرامی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ بہت بہت شکریہ۔

آپ نے مولانا آزاد سمینار میں شرکت کی میری درخواست کو 'قبول' کیا اور اپنے موضوع سے بھی مطلع کیا، اس کے لیے صمیم قلب سے ممنون و متشکر ہوں۔ آپ نے جو موضوع منتخب کیا ہے، وہ بہت خوب ہے، مگر آپ کی خصوصی دلچسپی تو تاریخ نویسی سے ہے، اس موضوع پر تو آپ نے بہت لکھا ہے اور بہت خوب لکھا ہے۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ سمینار کے لیے بھی آپ مولانا کی تاریخ نویسی یا تاریخی بصیرت پر اظہار خیال کریں؟ یہ ایسا موضوع ہے جس پر کوئی اور صاحب قلم اپنی نوک قلم کو جنبش دینے کی جسارت نہیں کرے گا۔ مولانا کی تاریخی بصیرت کی جھلکیاں غبار خاطر میں بھی ملتی ہیں اور ترجمان القرآن میں بھی۔ پھر تذکرہ تو مجسم تاریخ نویسی ہے ہی۔ اس کے علاوہ الہلال اور البلاغ کے مضامین بیشتر تاریخی ہیں۔ اگر طوالت کی غرض سے ان مضامین سے صرف نظر کر لیا جائے تو صرف غبار خاطر، ترجمان القرآن اور تذکرہ کی روشنی میں ہی سیر حاصل بحث کی جاسکتی ہے۔ سورہ کہف میں سکندر کی شخصیت کے تعین کے سلسلہ میں مولانا نے جو بحث کی ہے وہ بے مثال ہے۔ یہاں مولانا کا تاریخی شعور ہمیں نقطۂ عروج پر نظر آتا ہے۔

یہ میرا صرف مشورہ ہے۔ اس پر مجھے اصرار نہیں ہے۔ آپ اسی موضوع پر لکھیں جس پر آپ کا دل کہتا ہو۔ مولانا مجیب اللہ ندوی صاحب کی خدمت میں سلام عرض کر دیجئے۔ ان کے خط کا انتظار ہے۔ والسلام

محمد ضیاء الدین انصاری

[۸]

خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ

۳۰؍دسمبر ۲۰۰۱ء

محترمی   سلام مسنون

گرامی نامہ مورخہ ۱۰؍دسمبر ۲۰۰۱ء شرف صدور لایا۔ شکریہ۔

میں آپ کا ممنون ہوں کہ میری درخواست کو آپ نے شرف قبولیت بخشا اور مولانا آزاد قومی سمینار کی شرکت کے لیے اظہار آمادگی فرمایا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کی خدا بخش لائبریری میں تشریف آوری اور مذاکرات سے سمینار ہر لحاظ سے کامیاب ہوگا اور اس کی وقعت وافادیت میں اضافہ ہوگا۔ میں آپ کی اس عنایت کے لیے بھی شکر گذار ہوں کہ آپ نے اپنے مقالے کے عنوان سے بھی مطلع فرمایا۔ اس سے ہمیں پروگرام کو مرتب کرنے میں مدد ملے گی۔

حتمی تاریخوں سے انشاءاللہ جلد مطلع کیا جائے گا۔   مخلص

محمد ضیاءالدین انصاری

---

[۹]

خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ

۳۰؍جنوری ۲۰۰۲ء

محترمی!   سلام مسنون!

میں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے میری درخواست کو شرف قبولیت بخشا اور سہ روزہ مولانا آزاد سمینار میں شرکت کا وعدہ فرمایا۔

دعوت نامے میں عرض کیا گیا تھا کہ سمینار فروری ۲۰۰۲ء کے آخری ہفتہ میں منعقد ہوگا لیکن بعض ناگریز حالات کے تحت فروری میں اس کا انعقاد ممکن نہیں، لہٰذا اس کی تاریخیں آگے بڑھادی گئی ہیں۔ اب انشاءاللہ یہ اوائل مارچ ۲۰۰۲ء میں منعقد ہوگا۔ براہ کرم نوٹ فرمالیں۔

مخلص

محمد ضیاءالدین انصاری

[۱۰]

خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ

۲؍مارچ ۲۰۰۲ء

برادر گرامی سلام مسنون

مکتوب گرامی مورخہ ۱۳؍فروری مجھے ۲۸؍فروری کو ملا۔

آپ نے درست نشاندہی کی ہے ''مقامات نزہۃ الخواطر'' کے سلسلہ میں کئی غلطیاں راہ پا گئی ہیں۔اس کا احساس خود مجھ کو بھی ہوا اور بعض حضرات نے بھی ان کی نشاندہی کی ۔ میں ذاتی طور پر سب کا ممنون ہوں۔

یہ مضمون کتابچہ کی شکل میں بھی شائع ہو رہا ہے۔خدا کا شکر ہے اس میں یہ غلطیاں نہیں ہیں۔اس کا ایک نسخہ آپ کی خدمت میں بھی بھیجا جائے گا۔

دارالمصنّفین کی تاریخی خدمات طباعت کے مرحلے میں ہے۔اس کی چوں کہ ضخامت زیادہ ہے اس لیے اس کی کمپوزنگ، پروف ریڈنگ اور پھر اصلاح کے کام میں کافی وقت لگ گیا۔پروف ایک بار سے زیادہ پڑھے گئے تاکہ غلطی کا کوئی امکان باقی نہ رہے۔اب کتاب دہلی بھیجی جارہی ہے جہاں اس کی طباعت اور جلد بندی ہوگی۔اس میں خاصا وقت صرف ہوگا۔لہٰذا توقع ہے کہ انشاءاللہ مارچ کے آخر تک یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں پہنچ جائے گی۔

ملک کے موجودہ حالات کے پیش نظر مولانا آزاد سمینار کو ایک بار پھر ملتوی کر دینا پڑا۔اب یہ مارچ کے بعد ہی منعقد ہو پائے گا۔

امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے۔

مخلص

محمد ضیاءالدین انصاری

---

[۱۱]

خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ

۱۵؍اپریل ۲۰۰۲ء

برادر گرامی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ ملا شکریہ۔

ادھر تقریباً دو ہفتے سے بہت زیادہ مصروفیت رہی۔ کل ہند انجمن اساتذہ فارسی کی ۲۳ویں سالانہ کانفرنس خدا بخش لائبریری میں منعقد ہوئی۔ یہ سہ روزہ کانفرنس تھی جس میں تقریبا ایک سو ہندوستان کے اور ۳۰ تا جکستان، افغانستان اور ایران کے فارسی اسکالر نے شرکت کی۔ اس طرح یہ کانفرنس کل ہند سے بڑھ کر بین الملی بن گئی تھی۔ یوں تو یہ کانفرنس ۸/اپریل سے ۱۰/اپریل تک رہی لیکن اس کی تیاری اور ضروری انتظامات دس بارہ دن پہلے سے شروع ہو گئے تھے۔ اس کے بعد حالات کو معمول پر آنے میں دو تین دن لگ گئے۔ آج صحیح معنی میں ہوش آیا تو سب سے پہلے آپ کی یاد آئی۔

دیوان عرفی مرتبہ محمد ولی الحق انصاری جو خدا بخش لائبریری سے ۲۰۰۰ء میں شائع ہوا تھا، ۵۷۷/صفحات پر مشتمل ہے۔ اسکی قیمت چار سو روپئے ہے۔ دس فیصد کمیشن پر لائبریری سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

دارالمصنّفین کی تاریخی خدمات انشاءاللہ جلد منظر عام پر آجائے گی۔

امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے۔

حضرت مولانا مجیب اللہ ندوی صاحب کی خدمت میں سلام عرض کر دیجئے۔

والسلام

محمد ضیاء الدین انصاری

---

[۱۲]

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ

۴/جون ۲۰۰۲ء

برادر محترم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مکتوب گرامی باصرہ نواز ہوا۔ شکریہ!

سب سے پہلے تو کتاب کی اشاعت پر مبارکباد قبول فرمایئے۔ ماشاءاللہ اچھی چھپی ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ خدابخش لائبریری سے ایک اچھی اور مفید کتاب شائع ہوئی جو اپنے موضوع، مواد اور کتابت وطباعت، غرض ہرلحاظ سے معیاری ہے۔ مجھے اس بات کی بھی مسرت بلکہ فخر ہے کہ ایسی معیاری اور کارآمد کتاب میرے زمانے میں شائع ہوئی۔ انشاءاللہ علمی وادبی حلقوں میں یہ کتاب ہاتھوں ہاتھ لی جائے گی۔

ٹائیٹل صفحہ کے سلسلہ میں آپ کی شکایت بجا ہے لیکن ہماری بھی کچھ مجبوریاں ہیں۔ ہماری مطبوعات پر ٹائیٹل صفحہ یکسر سادہ رہتا ہے۔ اس پر کسی قسم کی تزئین کاری یا گلکاری نہیں ہوتی۔ اصل حسن تو طرز نگارش اور ترتیب مواد میں ہوتا ہے۔ بقول امیر مینائی ؎

ہے جوانی، خود جوانی کا سنگار
سادگی گہنا ہے اس سن کے لیے

لائبریری کا مونوگرام صرف لائبریری جرنل کے ٹائیٹل صفحہ پر ہوتا ہے، کتابوں پر نہیں۔ یہ ہماری مجبوری ہے کہ اس مرحلہ پر ہم اس روش سے انحراف بھی نہیں کر سکتے۔

آپ خدابخش لائبریری تشریف لایئے۔ صرف میں ہی نہیں بلکہ دو لاکھ مطبوعہ کتابوں اور اکیس ہزار قلمی نسخوں کا ذخیرہ آپ کا انتظار کر رہا ہے۔

مخدوم ومکرم مولانا مجیب اللہ ندوی صاحب کی خدمت میں بعد پرسش احوال سلام عرض کر دیجیے۔

امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے۔ خیراندیش

محمد ضیاءالدین انصاری

---

[۱۳]

خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ

۲۲/جون ۲۰۰۲ء

برادرگرامی سلام مسنون

آپ کا ۱۸/جون ۲۰۰۲ء کا مکتوب گرامی ملا۔ شکریہ

میں نے آپ کو ایک خط بھیجا تھا، جس میں آپ کی کتاب دارالمصنّفین کی تاریخی خدمات کی اشاعت پر مبارکباد پیش کی تھی اور ٹائیٹل صفحہ کی ڈیزائن کی وضاحت بھی کی تھی۔ اندازہ ہوتا ہے وہ خط آپ کو نہیں ملا۔ ورنہ اس خط میں اس کا حوالہ ضرور ہوتا۔

کتاب کی اشاعت پر ایک بار پھر مبارکباد قبول فرمائیے۔ انشاء اللہ یہ کتاب بہت مقبول ہوگی۔ اس کے چند نسخے آپ کی خدمت میں ارسال کر دیے تھے۔ وہ آپ کو مل گئے۔ بقیہ چند نسخے جلد ہی بھیج دیئے جائیں گے۔ ان نسخوں کو آپ مفت تقسیم نہ کریں۔ جن 'احباب' کو پڑھنے کا اشتیاق ہو، وہ خرید کر پڑھیں۔ عجیب صورت حال ہے۔ مصنف بے چارہ اتنی محنت سے کتاب لکھے۔ پھر اشاعت کے لیے ناشرین کی خوشامد کرے اور جب شائع ہوجائے تو ہر ایک ''مخلص دوست'' کی خدمت میں ایک ایک نسخہ پیش کرے۔ اور جواب میں کیا حاصل کرے؟ مخلصین کی جانب سے کچھ تعریفی جملے اور معاندین کی طرف سے چند حاسدانہ، معاندانہ اور ناقدانہ جملے!!

جو حضرات خرید کر پڑھیں گے، وہ فی الواقع مخلص بھی ہوں گے اور علم دوست بھی۔ وہی صحیح رائے بھی دیں گے، لہٰذا میرا مخلصانہ مشورہ ہے کہ مخلصین کے چکر میں نہ پڑیں اور ان نسخوں کو محفوظ رکھیں تاکہ سند رہیں اور وقت ضرورت کام آئیں۔ یہ مشورے میں اپنے ذاتی تجربے کی بنیاد پر دے رہا ہوں۔

لائبریری کی حین حیات رکنیت کا کوئی تصور نہیں ہے۔ میری دانست میں تو ہر اسکالر اور ہر تشنگان علم کو یہ بنیادی حق ہوتا ہے کہ جس کتب خانے سے چاہے اور جب چاہے استفادہ کر سکتا ہے۔ لائبریری کا اصل مقصد ہی علمی حلقوں کی خدمت کرنا ہوتا ہے۔ آپ خدا بخش لائبریری تشریف لائیے اور اس کے بے نظیر و بے عدیل علمی ذخایر سے فائدہ اٹھائیے۔ آپ کے قیام کی ذمہ داری بھی لائبریری کی ہی ہوگی۔

امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے۔

والسلام

مخلص

محمد ضیاء الدین انصاری

[۱۴]

خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ
۷؍جولائی ۲۰۰۲ء

برادر گرامی سلام مسنون

کافی عرصہ سے آپ کی خیریت معلوم نہیں ہوئی۔ امید ہے بخیر و عافیت ہوں گے۔

آپ کے علم میں تو یہ بات آ گئی ہوگی کہ ۴؍ اگست کو ہم مشرقی کتابخانوں پر ایک روزہ قومی سمینار منعقد کر رہے ہیں، جس میں ہندوستان کے مشہور اور مقتدر مشرقی کتابخانوں کے ناظموں کو شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ ان میں مخدوم ومکرم جناب مولانا مجیب اللہ صاحب ندوی اور مولانا ضیاء الدین اصلاحی صاحب قبلہ بھی شامل ہیں۔ ان میں مولانا اصلاحی صاحب کی جانب سے منظوری کا خط آ گیا ہے البتہ مولانا ندوی صاحب کے گرامی نامہ کا انتظار ہے۔

میری خواہش ہے کہ آپ بھی اس موقع پر تشریف لے آئیں۔ مشاہیر سے ملاقات بھی ہو جائے گی اور آپ لائبریری سے استفادہ بھی کر لیں گے۔ قیام اور طعام کی سہولت بھی ہو جائے گی۔ دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اگر (خدانخواستہ) کسی سبب سے مولانا ندوی تشریف نہ لا سکیں تو ان کی نیابت آپ فرمالیں۔ بس جامعۃ الرشاد کے کتابخانہ پر مولانا کی سرپرستی اور نگرانی میں ایک شاندار مضمون لکھ لیجئے اور خدابخش لائبریری آ جایئے۔ آمد و رفت اور قیام وطعام سب کچھ لائبریری کے ذمہ ہوگا۔ سمینار کے بعد لائبریری سے استفادہ کرنے کے لیے مزید قیام کریں۔ امید ہے آپ کو یہ تجویز پسند آئے گی۔ باقی حالات لائق صد شکر۔ مخلص

محمد ضیاء الدین انصاری

---

[۱۵]

خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ
یکم فروری ۲۰۰۳ء

محترمی۔ سلام مسنون

گذشتہ سال فروری میں مولانا آزاد پر سہ روزہ قومی سمینار کرنے کا ارادہ تھا جس میں شرکت

کے لیے آپ سے درخواست کی گئی تھی اور از راہ لطف وکرم آپ نے اسے شرفِ قبولیت بھی بخش دیا تھا۔ لیکن چند ناگزیر حالات کے سبب سمینار کو ملتوی کر دینا پڑا تھا۔ اب الحمدللہ حالات سازگار ہوتے جارہے ہیں۔ لہٰذا طے کیا گیا ہے کہ اس سال فروری کے آخری ہفتہ میں اسے منعقد کرلیا جائے۔ آپ سے گذارش ہے کہ اس میں ضرور شرکت فرمائیں۔ حتمی تاریخوں سے انشاءاللہ جلد ہی مطلع کیا جائے گا۔

امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے۔ نیاز کیش

محمد ضیاءالدین انصاری

---

[۱۶]

خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ

۲۴ر مئی ۲۰۰۳ء

محترمی تسلیم

بحوالہ لائبریری خط نمبر 76-3039 مورخہ یکم فروری ۲۰۰۲ء

مجھے یہ اطلاع دیتے ہوئے مسرت ہورہی ہے کہ مولانا ابوالکلام آزاد پر سہ روزہ قومی سمینار کی حتمی تاریخوں کا تعین ہوگیا ہے۔ یہ تاریخیں ہیں: ۳۰/۲۹/۲۸ر جون ۲۰۰۳ء۔ ۲۸ر جون کی شام میں افتتاحی جلسہ منعقد ہوگا۔ ۲۹ر اور ۳۰ر جون کو مقالات پیش کیے جائیں گے۔ ۲۹ر اور ۳۰ر جون کی درمیانی شب میں نعتیہ مشاعرہ کا بھی پروگرام ہے۔

براہ کرم اپنے پروگرام سے بعجلت تمام مطلع فرمائیں تاکہ ہمیں انتظامات میں سہولت ہو۔

امید ہے آپ بخیر وعافیت ہوں گے۔

نیازمند

ڈاکٹر محمد ضیاءالدین انصاری

---

[۱۷]

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ
۹ رستمبر ۲۰۰۳ء

برادر گرامی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مکتوب گرامی مورخہ ۵رستمبر ۲۰۰۳ء باصرہ نواز ہوا۔ شکریہ

آپ نے آل احمد سرور کے تبصرے کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھا۔ بس محنت وصول ہوگئی۔ تبصرہ نگاری پر آپ کا تبصرہ بہت مناسب ہے۔ آپ نے صحیح لکھا ہے کہ ہمارے تبصرہ نگار اصل موضوع سے کماحقہ واقفیت حاصل کیے بغیر ہی تبصرہ لکھ دیتے ہیں۔ اس لیے آج کل کے تبصرے غیر جانبدارانہ نہیں ہوتے۔ دراصل اس میں بنیادی قصور ان مصنّفین کا ہے جو فرمائش اور اکثر اصرار کر کے تبصرے لکھاتے ہیں۔ ظاہر ہے فرمائش ایسے ہی لوگوں سے کی جاتی ہے، جن کے بارے میں یقین کامل ہوتا ہے کہ کتاب کے معائب کو بھی محاسن بتا کر پیش کریں گے۔ اور مصنف اور تصنیف دونوں کی تعریف کے پل باندھ دیں گے۔ اس کے برخلاف جو تبصرے بغیر فرمائش کے لکھے جاتے ہیں وہ یکسر دوسری نوعیت کے ہوتے ہیں۔ ان میں تنقید کم، تنقیص زیادہ ہوتی ہے۔ نتیجۃً دونوں طرح سے تبصرہ نگاری کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ اس رجحان کے خلاف اہل علم کی جانب سے احتجاج ہونا چاہیے۔ آپ نے اس سلسلہ میں بالکل صحیح نشاندہی کی ہے۔ میں نے کچھ اشارے تو کیے ہیں، آپ حضرات کی جانب سے کتاب کے سلسلہ میں مفید مشورے آئیں تو آئندہ اشاعت کے لیے رہنمائی کا کام دیں گے۔

امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے۔

والسلام
محمد ضیاء الدین انصاری

[۶۵]

ڈاکٹر محمد عبداللہ

[۱]

لاہور

۲۸؍جنوری ۲۰۱۰ء

محترم ومکرم جناب ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج بخیر ہوں گے۔ تصنیفی تحقیق میں کوشاں ہوں گے۔

مولانا ضیاء الدین اصلاحیؒ کے علمی سمینار میں شرکت نہ کرنے بلکہ اعظم گڑھ میں نہ پہونچنے کا افسوس رہے گا۔ سمینار کے مقالات شائع ہو چکے ہیں یا نہیں۔ میں ایک مقالہ بعنوان: ''مولانا ضیاء الدین اصلاحیؒ اور پاکستان'' تیار کر رہا ہوں عن قریب ارسال کر دوں گا۔

جیسا کہ جناب کے علم میں ہے کہ 'جہات الاسلام' فیکلٹی کلیہ علوم اسلامیہ کا علمی و تحقیقی مجلّہ ہے۔ مجلّہ ھذا کے مشاورتی بورڈ میں جناب کا نام شامل کرنا چاہتے ہیں۔ آپ اس امر کی اجازت تحریری طور پر مرحمت فرمادیں۔ نیز اپنے رشحات قلم سے ہمیں نوازیں۔ اس تعاون پر راقم اور فیکلٹی آپ کی شکر گذار رہوگی۔

دارالمصنّفین کے جملہ احباب کو سلام عرض کر دیں۔ والسلام مع الاکرام

ڈاکٹر محمد عبداللہ

ایسوسی ایٹ پروفیسر/ایڈیٹر

جہات الاسلام

فیکلٹی علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی لاہور

[۲]

لاہور

۲۷/مارچ۲۰۱۱ء

گرامی قدر جناب ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی صاحب زادمجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج بخیر ہوں گے۔

موقع غنیمت ہے ملک ہندوستان سے کئی اہل علم 'سیرۃ سیمینار' میں شریک ہوئے اوران سے ملاقات اور گفتگو کر کے دل بہت مسرور ہوا۔آپ بھی ہم سفر ہوتے تو محبت دو چند ہو جاتی۔ چلئے احباب سے ملاقات گویا آپ سے ہی ملاقات سمجھتا ہوں۔

آپ نے راقم کے ذمہ ایک خدمت لگائی۔ ایک حد تک کامیابی ہوئی، کریسنٹ کا شبلی نمبر کا حصول ممکن ہو گیا ہے۔ حاضر خدمت ہے، انشاءاللہ دوسرے مجلّہ کی بھی تلاش میں ہوں۔ اگر مل گیا تو اطلاع دے دوں گا بلکہ حاصل کروں گا۔محترم رضی الاسلام ندوی کے ہاتھ بھجوار ہا ہوں۔ وصولی کی اطلاع دے دیجئے گا۔ مقالات شبلی ہم شائع کرنا چاہتے ہیں۔ مقالہ کے آخر میں مراجع کی فہرست مکمل نہیں ہے۔اسے مکمل کردیں اور فوری طور پرای میل کردیں تو شکرگذار رہوں گا۔

والسلام

محمد عبداللہ

---

[۳]

لاہور

۱۴/جون۲۰۱۲ء

محترم ومکرم جناب ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی صاحب زادمجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ معذرت خواہ ہوں کہ جہات الاسلام بروقت ارسال نہ کر سکا۔ ایک وجہ تو یہ تھی کہ سیرت کا شمارہ پریس میں تھا۔ انہوں نے خاصی دیر کردی۔ پھر

طمع یہ بھی تھی کہ اکٹھے ہی ارسال کردوں گا۔ گذشتہ ہفتے جناب رضی الاسلام ندوی، سید جلال الدین عمری کے ہمراہ تشریف لائے ان سے خوب ملاقات رہی۔ جہات الاسلام کے سیرت نمبر کے دو عدد شمارے میں نے دیئے ایک ان کے اپنے لیے دوسرا اقبال صاحب کے لیے۔ جب آپ کی بابت عرض کیا تو انہوں نے معذرت کرلی کیونکہ وہ پہلے ہی تحائف اور کتب کے بوجھ سے زیر بار ہو چکے تھے۔ لہٰذا تلافی مافات کے پیش نظر الاسلام اور جہات الاسلام کے چار عدد شمارے ارسال خدمت ہیں۔ تازہ شمار سیرت نمبر پر آپ نے معارف اعظم گڑھ میں عمدہ سا تعارف وتبصرہ شائع کروانا ہے۔

علاوہ ازیں جہات الاسلام ہماری یونیورسٹی کی ویب سائٹ پر بھی دستیاب ہے، ان کا لنک یہ ہے:

www.pu.edu.pk/home/journal/35 (مجلّہ پر تحریر ہے)

کتابیات شبلی پر متعدد تبصرے جن میں اردو بک ریویو دہلی، تحقیقات اسلامی (علی گڑھ) پڑھے، نیز براہ راست بھی کتاب دیکھی۔ نہایت عمدہ کاوش ہے اور شبلیات پر خوبصورت اضافہ۔ جناب نے فرمایا کہ بہتری اور اضافہ کا سفر جاری ہے۔ **اللھم زد فزد.** کتاب کے مقدمہ میں جناب نے ناچیز کا تذکرہ فرمایا۔ اس قابل تو نہیں ہوں۔ بہرحال علامہ شبلی کے حوالہ سے پاکستان میں کسی کتاب / رسالہ / مضمون وغیرہ کی ضرورت ہو تو بذریعہ ای میل خط لکھ دیا کریں۔ میں پوری کوشش کروں گا کہ دستیاب ہو جائے۔

جہات الاسلام کے لیے دو عدد مقالات وصول ہو گئے ہیں ایک کلیم صفات صاحب کا، دوسرا آپ کا۔ چونکہ ہمارا رسالہ اسلامک اسٹڈیز کا ہے اس لیے عنوان میں اس پہلو کو مدنظر رکھنا از حد ضروری ہے۔ کلیم صفات کا مقالہ ہم فوری شائع کرنا چاہتے ہیں۔ اگر وہ جہات الاسلام کو دیکھ کر حواشی وحوالہ جات آخر میں رکھ کر نئے سرے سے ترتیب دے دیں تو ہمیں آسانی ہوگی۔ ورنہ ہمیں خود دیکھنا پڑے گا۔ نیز ان کا تعارف بھی مقالہ میں نہیں ہے۔ آپ کا مقالہ کسی دوسرے اشاعت کے لیے اٹھا رکھا ہے۔ دیگر احباب سے بھی ہماری طرف سے درخواست کریں کہ وہ ہمیں مقالات بھیجیں۔

SMS میں جس پیکٹ کا ذکر کیا وہ ابھی تک نہیں پہنچا۔ آپ کا شکریہ کہ میرے لیے کتاب کا

نسخہ الگ سے ارسال کیا ہے۔ پیکٹ ملے گا تو مطلع کر دوں گا۔ سجاد صاحب کے پاس ایک کتاب کا ترجمہ دیکھا ''Never be a Hindu'' اچھا ترجمہ ہے۔ اس طرح کی تحریریں آتی رہیں دعوتی نقطہ نظر سے فائدہ مند ہیں۔ دلتوں کا مختصر تعارف بھی دے دیتے۔ یہ چیز ہمارے لیے نئی ہے۔ کہیں کہیں ہندی الفاظ بھی آ گئے ہیں بہرحال ترجمہ مفید ہے۔

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کا ذیلی ادارہ ''تراجم قرآن'' پر ایک سمینار کا اہتمام کر رہا ہے۔ اس میں کوشش کریں کچھ لکھیں۔ ملاقات کا بہانہ ہو جائے گا انہوں نے ویب سائٹ پر تفصیلات دی ہوئی ہیں۔ اگر آپ کے یہاں کوئی سمینار ہو تو ہمیں مطلع فرمائیں۔

اسلام اور عصر جدید کا شاہ ولی اللہ نمبر اور شاید شبلی نمبر بھی یہاں کراچی سے شائع ہو گیا ہے۔ کوئی بھی مفید اور کام کی چیز اگر سرحد پار آ جاتی ہے تو شائع ہو جاتی ہے کیونکہ طباعت پر کوئی پابندی وغیرہ نہیں ہے۔ دعاؤں کی درخواست ہے۔

ڈاکٹر شمیم اختر قاسمی سے رابطہ نہیں ہو رہا ہے اگر ممکن ہو سکے تو ان سے ای میل پر رابطہ کروا دیں۔

والسلام
ڈاکٹر محمد عبداللہ

---

[۴]

جامعہ پنجاب لاہور
۲۵ر مئی ۲۰۱۳ء

گرامی قدر جناب ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
مزاج بخیر!

بہت پہلے آپ نے کسی مکتوب میں یا ٹیلی فون کی گفتگو میں تذکرہ کیا تھا ڈاکٹر وحید قریشی کی تصنیف ''شبلی کی حیات معاشقہ'' کا۔ اس کتاب کی تلاش میں رہا تا آنکہ اس کا سراغ مل گیا۔ کتاب کے ناشر عرفان احمد خاں سے ملاقات بھی ہوئی اور ان سے آپ کے لیے کتاب کا ایک نسخہ

بھی حاصل کرلیا جو کہ ارسال خدمت ہے۔

کتاب کے مقدمہ میں عرفان احمد خاں نے بہت کچھ زیب داستاں کے لیے لکھ چھوڑا ہے۔ راقم نے یہ کتاب پہلی دفعہ دیکھی ہے ایک عجیب خلجان میں مبتلا کر دیا ہے۔ آپ ماہر شبلیات ہیں۔ اس پر آپ ہی کوئی روشنی ڈال سکتے ہیں۔ مناسب ہوگا ایک مفصل تبصرہ/مضمون کسی رسالہ میں شائع کروا دیں۔ اس پر آپ کی ارسال کردہ مختلف کتب متعلقہ افراد تک پہنچا دی ہیں۔

ہمارے مجلّہ کے لیے اہل علم کے مقالات ضرور ارسال فرمائیں۔

دعاؤں کی درخواست ہے۔ کار لائق ہو تو یاد فرمائیں۔

جو ڈاک رضی الاسلام ندوی کے ہاتھ بھجوائی تھی یقیناً موصول ہو چکی ہوگی ابھی تک رسید نہیں دی۔ شکریہ۔

والسلام

خیر اندیش

ڈاکٹر محمد عبداللہ

---

[۶۶]

پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی

[۱]

۶۴/الامین احمد نگر علی گڑھ

۲۰/مئی ۲۰۰۸ء

عزیز مکرم ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی حفظہ اللہ تعالیٰ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

معارف کے شمارہ فروری ۲۰۰۸ء میں آپ کا ''انوکھا'' مقالہ بقول مولانا ضیاء الدین اصلاحی رحمہ اللہ نظر سے گذرا اور دل میں گھر کر گیا۔ غالب کی تعبیر میں اسی طرح سہرا کہا جاتا ہے اور آپ کی طرح سر پر باندھا جاتا ہے۔ مقالہ اور اس پر مدیر معارف مرحوم کے تبصرے دوبار پڑھے کہ اول تاثر کہیں صرف حسن صورت کا تو نہیں پیدا ہوا۔ نظر ثانی نے اس کی قدر و قیمت مزید اجاگر کی۔ دل کا تقاضہ ہوا کہ آپ کو مبارکباد دوں اور کچھ عرض معروض بھی کر دوں۔ مگر شدید مصروفیات اور کچھ آلام جسم و جاں نے اور ان سے بڑھ کر لیت ولعل نے خط لکھنے سے باز رکھا۔ کل آپ کے گرامی نامہ کے وقت و تاریخ کے دو ماہ بعد ''شاہ معین احمد ندویؒ - حیات و خدمات'' شرف صدور لائی اور طرفہ ستم دوسرے یا غیر کے پتے اور ذریعہ سے۔ کیا آپ روبرو گفتگو اور براہ راست خطاب کے قائل نہیں ہیں؟

آپ کی کتاب کیا آئی؟ نہاں خانہ دل میں چھپی ایک محبوب تصویر کو آنکھوں کے سامنے مجسم کر گئی۔ شاہ صاحب مرحوم سے اس فقیر ناتواں کی ایک ہی ملاقات ہے جو ۱۹۷۳ء کے اوائل میں ان کے دولت کدے پر ہوئی تھی۔ فقیر شاہ نے دار المصنفین اور اس کے اکابر کی زیارت بھی اسی موقعہ پر کی تھی۔ شاہ صاحب کی قیام گاہ کے برآمدے میں حضرت شاہ تشریف فرما تھے کہ یہ فقیر سلام بجالایا۔ خندہ پیشانی، محبت فراواں اور التفات بیکراں کے ساتھ حضرت شاہؒ نے فقیر علم وعمل کا

پرتپاک خیر مقدم کیا۔آپ نے جس طرح پذیرائی کی تھی اس کا بیان ہی ممکن نہیں۔الفاظ وزبان کی تقصیر کا جیسا اندازہ اس دن ہوا کبھی نہ ہوا تھا۔ان کی مبارک مجلس میں گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ کی ملاقات نے اس احساس کو اور گہرا کر دیا۔حسن و جمال سحر و کید کے قصے سنے تھے اور بعض حسینان علم و جہاں کے جمال وجلال کا اسیر بھی رہا تھا،مگر حضرت شاہؒ کے جمال جہاں تاب نے مسحور کر دیا اور ایسا کہ ان کے کلام و گفتگو کا کوئی لفظ دل میں اتر نہ سکا۔مبہوت وششدر ان کی حسین صورت اور دلکش سراپا کو دیکھتا رہا۔ اور ان کے نورانی حلقے میں گردش کرتا رہا۔ جمال یوسف شاید اسی طرح دلوں، نگاہوں اور روحوں کو اسیر کرتا تھا کہ نظارہ میں خود فراموشی میں غوطے کھائے تھے۔حضرت شاہؒ اس وقت ستر کے پیٹے میں تھے اور ان کا فقیر جوانی کی دہلیز پر کھڑا امنگوں میں جھول رہا تھا۔ان سے مل کر اپنی جوانی ان کے جمال وسحر شخصیت کے سامنے خاک کا ڈھیر لگی اور اپنا وجود صرف وہم وخیال، چالیس سال کا عرصہ قریب قریب اس ملاقات وساحری پر گذر چکا،مگر شاہ صاحب کا تیور جمال ابھی تک مسلط ہے، میں اس کے سحر حسن سے ابھی تک نہیں نکل سکا اور نکلنا بھی نہیں چاہتا کیونکہ وہ تو گرانمایہ متاع دل و دین ہے۔نہ جانے شاہ صاحب کیوں مرشد و پیر کی تلاش میں تھے، وہ تو خود مرشد ذات اور پیر پیکر تھے۔انھیں تو اپنی ذات جمال اور شخصیت کمال کی بیعت لینی چاہیے تھی، لوگوں کو نہیں خواص کو اسیر و مرید کرنا چاہیے تھا۔وہ تو خود مرشد تھے،مرشد حقیقی اور پیر حقیقت جمال و کمال۔شاہ صاحب کی شخصیت میں اللہ تعالیٰ نے کمالات حقیقت ودیعت کر دیئے تھے۔

حضرت شاہؒ سے ملاقات صرف ایک تھی اور وہ ان کے حسن و جمال صورت وسیرت کا شکار ہوگئی۔لہٰذا ان پر کبھی مضمون نہیں لکھ سکا۔ان کی نگارشات پر لکھ سکتا تھا اور انشاءاللہ لکھوں گا بھی،مگر وہ دوسری چیز ہے،آپ سب بہت خوش نصیب تھے کہ مدتوں اس شاہ علم وعمل اور پیکر حسن و جمال کے حلقۂ ارادت وصحبت میں رہے اس کا ایک حسین مرقع آپ کی مذکورہ بالا کتاب مختصر ہے جو مزید تشنگی بڑھا گئی،اگرچہ خاصی پیاس بھی بجھا گئی۔اس میں آپ کی کتاب کے ایجاز واختصار کا بھی کچھ قصور ہے اور اس سے زیادہ میری فقیرانہ تونس کا مطالبہ ہے کہ پورا ہی نہیں ہوتا،مولانا محمد نعیم صدیقی مدظلہ کا حرف آغاز بھی صرف حرف آغاز ہی ہے اگرچہ وہ جمال شاہ کی کرامات سے لبریز ہے۔ جب ان جیسوں کو توفیق نہیں ہوتی تو ہم سب کاروان ساحل کیونکر ہمت کر سکتے ہیں۔نہ جانے وہ وقت وفا کب آئے گا؟

آپ کی کتاب مختصر ہے تاہم حضرت شاہؒ کی حیات و خدمات کے گوشوں ۔ بیشتر گوشوں کا احاطہ کرتی ہے ۔ باب اول میں ہی ان کو سمیٹ لیا گیا ہے ۔ ان پر کچھ نہ کچھ خامہ فرسائی پیش لفظ، مقدمہ اور دیباچہ میں بھی ہے ۔ تصنیفات پر باب دوم نے حضرت شاہؒ کی مختلف نگارشات کا تعارف کرایا ہے ہے اور وہ جامع تعارف ہے، ابواب سوم تا ششم مختصر مقالوں کی حیثیت رکھتے ہیں ۔ ان میں تذکرہ نگاری، ادب وتنقید، تاریخ نگاری اور اسلوب نگارش پر انتہائی مختصر وموجز ''تعارفات'' ہیں ۔ باب ہفتم افکار وخیالات کا باب، یہ باب یا موضوع بہ موضوع تعارف کراتا ہے ۔ اور آخری باب ہشتم میں حضرت شاہ کے مکاتیب ان کے معاصر اکابر واحباب کے نام جمع کر دیئے گئے ہیں ۔ بلا شبہ اس مختصر تصنیف نے حضرت شاہؒ کے حسن و جمال کا صرف ایک نظارہ یا ایک جھلک دکھائی ہے ۔ وہ بھر پور مطالعہ نہیں ہے جیسا کہ خود آپ کو بھی اعتراف ہے اور مقدمہ بازوں اور پیش نگاروں نے بھی یہی کہا ہے ۔ آپ کی کتاب مختصر ہوسکتا ہے کہ حضرت شاہؒ کے شایان شان ایک جامع کتاب سیرت کا عنوان بن جائے خود آپ ہی اس سے مہمیز پا کر اپنے مقالہ مذکورہ بالا ۔ مولانا شبلی کے منصوبوں ۔ کے معیار پر لکھ سکتے ہیں ۔ کہ آپ سے اب اسی معیار تحقیق وتنقید کی توقع کی جاتی ہے ۔ لوگ مقالے تبدیل کرتے ہیں آپ کتاب ہی بدل دیجئے ۔

محبت و مروت کا تقاضا ہے کہ تعریف وتحسین کے سوا اور کچھ نہ کہا جائے مگر آپ سے تعلق خاطر اور آپ کی علمی شخصیت سے شیفتگی کا مطالبہ ہے کہ کچھ عرض ومعروض بھی کر لی جائے جو نقد و تجزیہ بھی کہلاتی ہے ۔ اکابر معاصرین کے اقوال واقتباسات بالعموم مبالغہ آمیز عقیدت اور شخصیت پرستی کے مظاہر ہوتے ہیں اور وہ اس میں بھی ہیں ان میں لفاظی کی بدنمائی ہوتی ہے جس نے آپ کی کتاب کو بھی داغدار کیا ہے ۔ تکرار کا عیب بھی ان کی وجہ سے در آیا ہے ۔ تحلیل وتنقید جو آپ کا ایک حسین علمی وصف ہے وہ اس کتاب میں موجود نہیں ۔ یہ مشرقی مزاج کا خاصہ ہوسکتا ہے لیکن شبلی وسلیمان کا وطیرہ نہیں اور نہ ان کی نگارشات کا المیہ ہے ۔ وہ ناقد بھی تھے اور حقیقت میں بھی صرف طرفدارِ غالب نہ تھے ۔ حضرت شیخ نصیرالدین ''چراغ دہلی'' کا خطاب کہتے تھے یا لقب ۔ ایسی بعض اور اغلاط بھی ہیں ۔ ان کے لیے معذرت خواہ ہوں بقیہ کے لیے مدح خواہی ۔

آپ کا نیازمند
محمد یٰسین مظہر صدیقی

[۶۷]

ڈاکٹر مشتاق اعظمی

[پ: ۱۹۴۴ء]

[۱]

آسنسول
۹؍جولائی ۲۰۰۵ء

بھائی صاحب سلام پہنچے۔

آنجناب سے فون پر گفتگو ہوئی تھی۔ یہ عریضہ بطور یاددہانی ہے کہ جب الیکشن کی مصروفیات ختم ہوجائیں تو اقبال سہیل مرحوم کے تعلق سے جو مواد کسی زحمت کے بغیر حاصل ہوجائے، وہ بھجوادیں۔ چند مہینے قبل شبلی کالج میں کیفی اعظمی کی نسبت سے ایک سمینار منعقد ہوا تھا۔ کیا اس موقع پر کوئی مجلّہ بھی شائع ہوا تھا؟ مطلع فرمائیں۔

اور جناب، آپ کا موبائیل نمبر ریکارڈ کرنا بھول گیا۔

براہ کرم آگاہ فرمائیں تاکہ بوقت ضرورت فی الفور رابطہ ہوسکے۔

حضرت مولانا اور جناب فخرالاسلام اعظمی کی خدمت میں میرا ہدیہ سلام پیش کریں۔

جملہ حالات لائق شکر ہیں۔

خیراندیش وخیرخواہ
مشتاق اعظمی

---

[۲]

آسنسول
۱۴؍فروری ۲۰۰۸ء

مکرمی ڈاکٹر الیاس الاعظمی صاحب!

سلام مسنون!

گوجرانوالہ کے ضیاءاللہ کھوکھر صاحب نے میرے نام کچھ کتابیں بھجوائی ہیں۔ پیکٹ میں ایک لفافہ بھی تھا۔ اسے میں نے اپنے نام سمجھ کر غلطی سے کھول لیا۔ جس کے لیے معذرت خواہ ہوں۔ اب رجسٹرڈ ڈاک سے آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔

مولانا ضیاءالدین اصلاحی صاحب کے ایکسیڈینٹ اور پھر ان کے گذر جانے کا سانحہ بے حد دل خراش ہے۔ خدا ان کی مغفرت فرمائے۔

باقی حالات لائق شکر ہیں۔

مخلص
مشتاق اعظمی

---

[۳]

آسنسول
۲۶/اپریل ۲۰۱۴ء

برادرم ڈاکٹر الیاس الاعظمی صاحب!

سلام پہنچے

کل کتابیں الٹ پلٹ رہا تھا تو ''روح ادب'' کا وہ شمارہ ملا جس میں آپ کی کتاب ''مکتوبات شبلی'' پر تبصرہ شائع ہوا ہے۔ میں نے سوچا کہ اس رسالے کی مجھ سے کہیں زیادہ آپ کو ضرورت ہے۔ میں اردو اکاڈمی سے دوسری کاپی منگا لوں گا۔ لہٰذا ''روح ادب'' پیش خدمت ہے۔

میں کوئی سال بھر سے مختلف بیماریوں کا شکار ہوں۔ معلوم نہیں کس کی نظر بد لگ گئی ہے۔ حالاں کہ اس عمر میں کسی حسین کی نظر بد لگنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔ براہ کرم میرے لئے دعا فرمائیں۔ انگلیاں کانپتی ہیں اس لیے یہ خط اپنی بیٹی عزیزہ سیمیں رخسار کو ڈکٹیٹ کروا رہا ہوں۔ اس بات کی خوشی ہے کہ آپ نے ''شبلیات'' پر لاثانی کام کیا ہے۔ ''شبلیات'' پر کوئی بھی آپ کے قریب تک نہیں پہونچا ہے۔ مبارکباد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ ع: ''اللہ کرے منزل شوق نہ ہو

طے'' اور آپ کی فتوحات کا سلسلہ جاری رہے۔

اگرچہ مختلف ڈاکٹروں کے زیرِ علاج ہوں لیکن اس کا کیا کروں کہ لکھنے پڑھنے سے طبیعت اوب گئی ہے۔ جون ایلیا کا شعر یاد آرہا ہے:

وہ بھی ہیں جو بقدرِ ضرورت نہ پا سکے
ہم نے بقدرِ شوق نہ پایا تو کیا ہوا

خدا کرے آپ ہر طرح بہ عافیت ہوں۔

دار المصنّفین سے ''خیام'' اور ''سفرنامہ روم و مصر و شام'' مل گئی ہیں۔ آپ کی کتاب ''شبلیات کے سو برس'' کا انتظار ہے۔ خط یہیں پر ختم کرتا ہوں۔

نیاز مند
مشتاق اعظمی

---

[٦٨]

ڈاکٹر ملک زادہ منظور احمد

[۱۹۲۹-۲۰۱٦ء]

[۱]

سیمانت نگر لکھنؤ

یکم فروری ۲۰۰۰ء

محترم اعظمی صاحب !

سلام مسنون

شکر گذار ہوں کہ عید کے موقع پر آپ نے مجھے یاد رکھا اور اپنی نیک خواہشات سے نوازا امید ہے کہ یہ دن انفرادی اور اجتماعی دونوں حوالوں سے مبارک اور مفید ثابت ہوگا۔

میں کرایہ کے مکان سے اپنے ذاتی مکان میں آ گیا ہوں۔ پتہ کی تبدیلی نوٹ فرمالیں۔

اعظم گڑھ کے حالیہ ہنگامہ کی تفصیل جاننے کی خواہش ہے۔ امید ہے کہ آپ صورت حال سے مطلع فرمائیں گے۔ گھر میں سلام ودعا کہیئے۔

خیر اندیش

ملک زادہ منظور احمد

---

[۲]

سیمانت نگر لکھنؤ

۱۴ر ستمبر ۲۰۰۰ء

مکرمی !

سلام مسنون

میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں کہ اب فخر الدین علی احمد میموریل کمیٹی سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔

نئے چیئر مین ڈاکٹر حسن احمد نظامی صاحب کبھی کبھی ضرور آتے ہیں مگر ان سے ملاقات نہیں ہوتی۔ جب معلوم ہوتا ہے کہ وہ آئے ہیں تو وہ جا چکے ہوتے ہیں۔ ملاقات ہونے پر میں ان سے ضرور عرض کر دوں گا کہ آپ کے معاملات کو ترجیحات میں شامل کر لیں۔

میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ ان کو براہ راست رام پور کے پتہ پر خط تحریر کریں۔

ان کا پتہ ہے: جناب حسن احمد نظامی

صدر شعبہ اردو

رضا ڈگری کالج رام پور، یوپی

اس طرح ممکن ہے کہ رابطہ مفید ثابت ہو۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

خیر اندیش

ملک زادہ منظور احمد

---

[۳]

سیمانت نگر لکھنؤ

۶ / اکتوبر ۲۰۰۰ء

برادر محترم اعظمی صاحب سلام مسنون

دبئی اور قطر سے واپسی کے بعد نوازش نامہ ملا۔ اس کے جواب میں تاخیر ہوئی۔ معذرت خواہ ہوں۔

''رقص شرر'' ابھی شائع نہیں ہوئی ہے۔ سیمانت پرکاشن دہلی نے نامعقول حد تک تاخیر کر دی ہے۔ اور شاید دو حصوں میں چھاپ رہے ہیں مجھے اس کی رائلٹی ملے گی۔ کتاب سیمانت پرکاشن کی ملکیت ہوگی۔ شائع ہونے کے بعد آپ کو مطلع کر دوں گا۔

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

نیاز مند

ملک زادہ منظور احمد

---

[۴]

برادر محترم!

سلام مسنون

فخر الدین علی احمد میموریل کمیٹی کے حالات ابھی تک معمول پر نہیں آسکے ہیں۔ گذشتہ دنوں چیئر مین سے میری ملاقات شمیم حنفی کے یادگاری لکچر کے دوران ہوئی تھی۔ مگر وہ موقع مناسب نہ تھا کہ میں کسی بھی دفتری نظام سے متعلق مسئلہ پر گفتگو کرتا۔ انشاء اللہ کسی وقت ملاقات کر کے کہہ دوں گا۔ مطمئن رہیں، مگر یہ بات ذہن میں رہے کہ گرانٹ کے وقت پر نہ آنے کے سبب سارا دفتری نظام متاثر ہے۔

''رقص شرر'' کی اشاعت میں غیر معمولی تاخیر سیمانت پرکاشن والوں کی وجہ سے ہو رہی ہے۔

سبھی پرسان حال سے میرا سلام کہیئے۔

خیر اندیش

ملک زادہ منظور احمد

---

[۶۹]

سید منصور آغا

[۱]

دہلی

۴؍اگست ۲۰۰۵ء

مکرمی ومحترمی ڈاکٹر اعظمی صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مئی ۔ جون ۲۰۰۵ء کے ’الرشاد‘ میں جناب کا مضمون ’’ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ اور ماہنامہ الرشاد‘‘ دلچسپی سے پڑھا۔ بیشک ڈاکٹر صاحب مرحوم عظیم عالم، محقق اور مصنف تھے۔ ان کا ذہن انتہائی مرتب تھا اور کم الفاظ میں بات کو واضح کر دینے کا ملکہ ان کو حاصل تھا۔ میں نے کوئی ۳۵؍سال قبل ان کو پہلی مرتبہ پڑھا۔ میرے محترم استاذ ڈاکٹر محمد ہاشم قدوائی صاحب نے ان کی کتاب ’مسلم کنڈکٹ آف اسٹیٹ‘ مجھے اس وقت پڑھنے کے لیے عنایت فرمائی جب میں مسلم یونیورسٹی میں ایم اے (سیاسیات) کا طالب علم تھا۔ اس موضوع پر آج تک کوئی دوسری تصنیف اس قدر جامع، ایسی رواں دواں میری نظر سے نہیں گذری۔ مواد ایسا جس پر انگلی نہ اٹھائی جا سکے اور فصاحت و بلاغت کا یہ عالم کہ گویا دریائے معانی موجزن ہے۔ صفحات کے صفحات پڑھ جائیے، کہیں ایک لفظ ایسا نہیں ملے گا جس کو ہٹایا یا بدلا جا سکے۔ مضامین میں ربط اور بیان میں دلکشی کا یہ عالم کہ ایک کے بعد دوسرا مقالہ پڑھتے چلے جائیے، نہ کہیں تکان محسوس ہوتی ہے، نا کہیں ابہام درآتا ہے اور نا کوئی الجھن راستہ روکتی ہے۔

ان کی جلالت قلم کا دوسرا نقش کوئی ۲۴؍سال قبل میرے قلب و ذہن پر اس وقت مرتسم ہوا جب ان کی وقیع کتاب ’انٹروڈکشن ٹو اسلام‘ کا ترجمہ میں نے ہندی میں ’اسلام پریچے‘ کے نام سے کیا۔ ۵۰۰؍صفحات پر مشتمل اس ترجمہ کو ۱۹۸۴ء میں ’ہندوستانی پبلی کیشنز دہلی‘ نے شائع کیا تھا۔

پہلی کتاب کو میں نے ایک طالب علم کی حیثیت سے جلدی جلدی پڑھا تھا اور دوسری کو حرفاً حرفاً سنبھل سنبھل کر پڑھنا پڑا، جس سے ان کی علمی عظمت اور طرز استدلال کے جوہر اور بھی کھلتے چلے گئے۔

اتفاق سے ۷-۸ سال قبل مجھے فرانس جانے کا موقع ملا۔ سفر کے دوران پیرس میں اس علاقے سے میرا گذر ہوا جہاں ڈاکٹر صاحب مرحوم رہتے تھے۔ میرے میزبان ان کا گھر جانتے تھے۔ خواہش ہوئی کہ ڈاکٹر صاحب سے نیاز حاصل کیا جائے۔ سوئے قسمت وہ علیل تھے اور پیرس میں تشریف نہیں رکھتے تھے اور دل کی حسرت دل میں ہی رہ گئی۔ وہ ایک کمرے کے سادہ سے فلیٹ میں رہتے تھے۔ کتابوں کے درمیان ایک مسہری، ایک نماز کی چوکی، ایک میز اور دو تین کرسیاں اس کی زینت تھیں۔ نہایت سادگی سے زندگی گذارتے تھے اور جو بھی ملنے آتا اس کو اس کی حسب استعداد علمی مشوروں سے نوازتے تھے۔ اللہ غریق رحمت فرمائے، دین کی ایسی خدمت کر گئے، جو حکومتوں سے بھی نہیں ہو سکی۔ ان کی مومنانہ زندگی ایک معیار اور ایک مثال ہے۔ انہوں نے اپنی علمی خدمات سے خصوصاً یورپ میں اسلام کو جس طرح متعارف کرایا اور اشکال کا ازالہ کیا، وہ بے مثل ہے۔ مگر قلق اس بات کا ہے کہ ابھی ان کے انتقال کو کچھ مدت نہیں گذری کہ اسلام یورپ میں ایک مرتبہ پھر سنگین آزمائش میں گھر گیا ہے۔ یہ ویسی ہی ابتلا ہے جیسی صلیبی جنگوں کے دور میں پیش آئی تھی۔ دیکھئے اللہ کو اس بار کیا مطلوب ہے؟ کون صلاح الدین ایوبی پیدا ہوتا ہے؟

آپ کے گرانقدر مضمون سے یہ جان کر ایک گونہ اپنائیت اور مسرت محسوس ہوئی کہ ڈاکٹر صاحب مرحوم کا اتنا گہرا علمی رشتہ 'الرشاد' سے تھا۔ میرے ذہن میں ایک تجویز آئی اور وہی اس تحریر کا محرک بھی ہے۔ کیسا اچھا ہو کہ وہ تمام مضامین اور مراسلات جو ڈاکٹر حمید اللہؒ کے تحریر کردہ یا ان کے تعلق سے 'الرشاد' میں شائع ہوئے ہیں، یکجا کر دیئے جائیں اور ہو سکے تو ان کا پس منظر بھی شامل کر دیا جائے۔ ڈاکٹر صاحب کے اتنے سارے مضامین بیشک بہت بڑا علمی سرمایہ ہیں، ان پر بڑا علمی کام بھی کیا جا سکتا ہے، بلکہ کیا جانا چاہیے۔ ان کو یکجا مرتب کر دیئے جانے سے ممکن ہے اللہ کسی کو اس کی توفیق عنایت فرما دے۔ محترم مولانا مجیب اللہ ندوی صاحب کی خدمت میں میرا سلام پیش فرما دیں۔ خدا کرے مزاج گرامی بخیر ہوں اور صحت اچھی ہو۔ آمین

نیازمند
سید منصور آغا

[۷۰]

ڈاکٹر محمد ہاشم قدوائی

[۱۹۲۱-۲۰۱۷ء]

[۱]

دہلی

۶ رنومبر ۲۰۰۹ء

محترم المقام زادت معالیکم وعلیکم السلام

جواب میں اس لئے تاخیر ہوئی کہ میں اس اثنا میں دہلی سے کئی روز کے لئے باہر تھا، بہرحال اتنی دیر میں جواب دینے کے لئے از حد معذرت خواہ ہوں۔

آنجناب نے جس محبت سے ناچیز کا شکریہ ادا فرمایا یہ آنجناب کی ذرہ نوازی ہے، میں نے جو کچھ کیا وہ آپ کی فاضلانہ اور محققانہ کتاب پر لکھا وہ میرا فرض تھا۔

حضرت علامہ شبلی مسلمانان ہند کے بہت بڑے محسن ہیں۔ انہوں نے ان کی اور اسلام کی جو عدیم المثال خدمات انجام دی ہیں وہ کبھی رایگاں نہیں جاسکتیں۔ آنجناب نے اسلام کے اس سچے خادم اور مسلمانان ہند کے کارناموں کو اجاگر کرکے نہ صرف قومی فرض ادا کیا ہے بلکہ اسلام کی بڑی خدمت کی ہے یہ آنجناب کا ناقابل فراموش کارنامہ ہے۔

بڑا افسوس اس پر ہورہا ہے کہ آج ان لوگوں کو زیادہ اچھالا جارہا ہے جنہوں نے اسلام کو ریفارم اور تجدد اور اصلاح کے نام سے مسخ کرنے کی کوشش کی ہے۔

مجھے اگر کسی معاملے میں آنجناب کو زحمت دینے کی ضرورت ہوئی تو ضرور دوں گا۔

مخلص

محمد ہاشم قدوائی

خاکسار کی بدخطی پر معذرت قبول فرمائیں۔

مرتب کی شبلی شناسی

۱۔ متعلقات شبلی	2008
۲۔ کتابیات شبلی	2011
۳۔ شبلی سخنوروں کی نظر میں	2012
۴۔ مکتوبات شبلی	2012
۵۔ آثار شبلی	2013
۶۔ شبلی کے نام اہل علم کے خطوط	2013
۷۔ شبلی شناسی کے سو سال	2014
۸۔ شذرات شبلی	2014
۹۔ اقبال اور دبستان شبلی	2015
۱۰۔ شبلی اور جہان شبلی	2015
۱۱۔ مراسلات شبلی	2016

تحقیق و تدوین

۱۲۔ اورنگزیب عالم گیر پر ایک نظر	1999
۱۳۔ موازنہ انیس و دبیر	2004

ADABI DAIRA, AZAMGARH
email : azami408@gmail.com
Website : www.drmiazmi.webs.com
Mob.: 9838573645